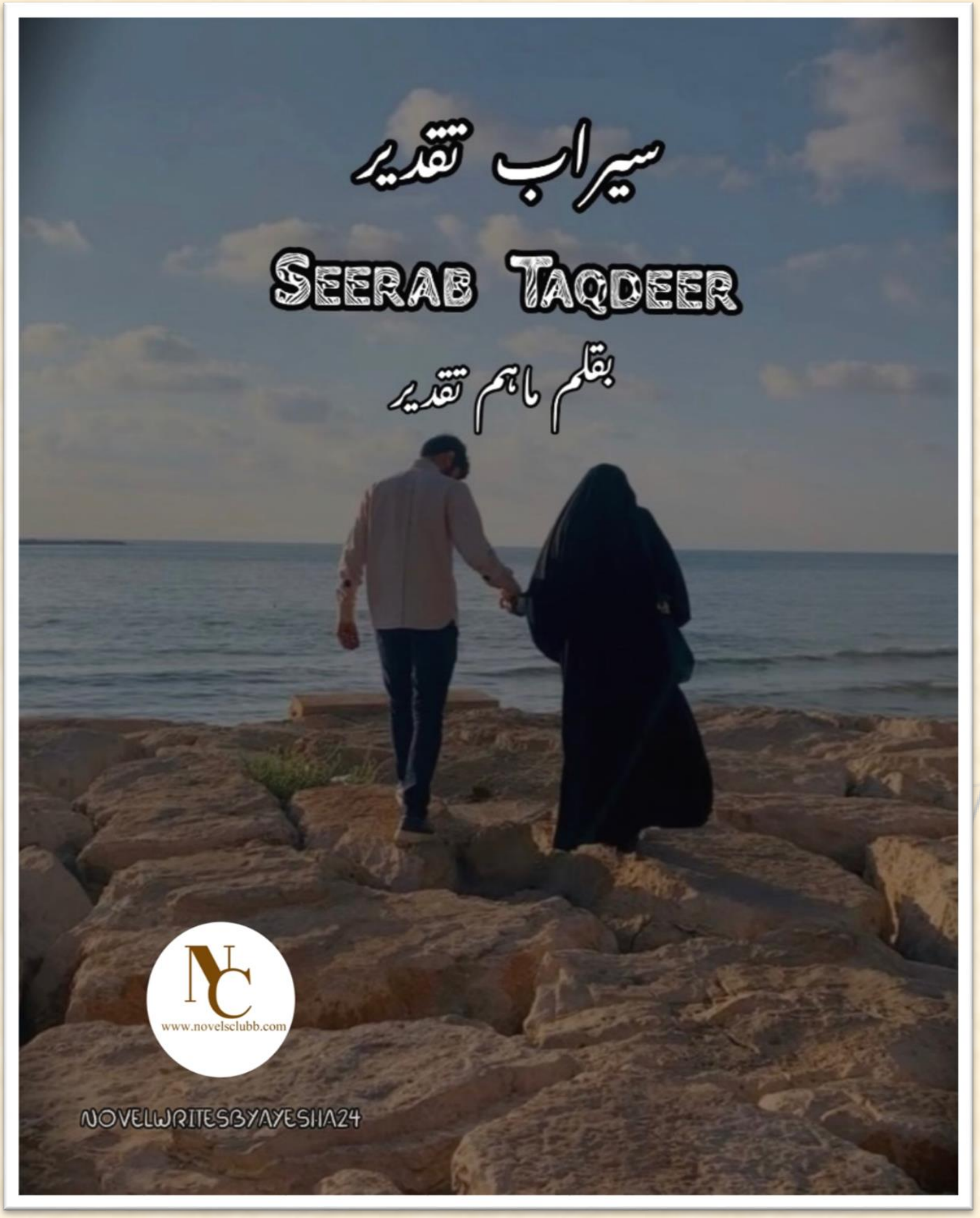
سیراب تقدیر
SEERAB TAQDEER
بقلم ماہم تقدیر
www.novelsclubb.com
NOVELWRITESBYAYESHA24

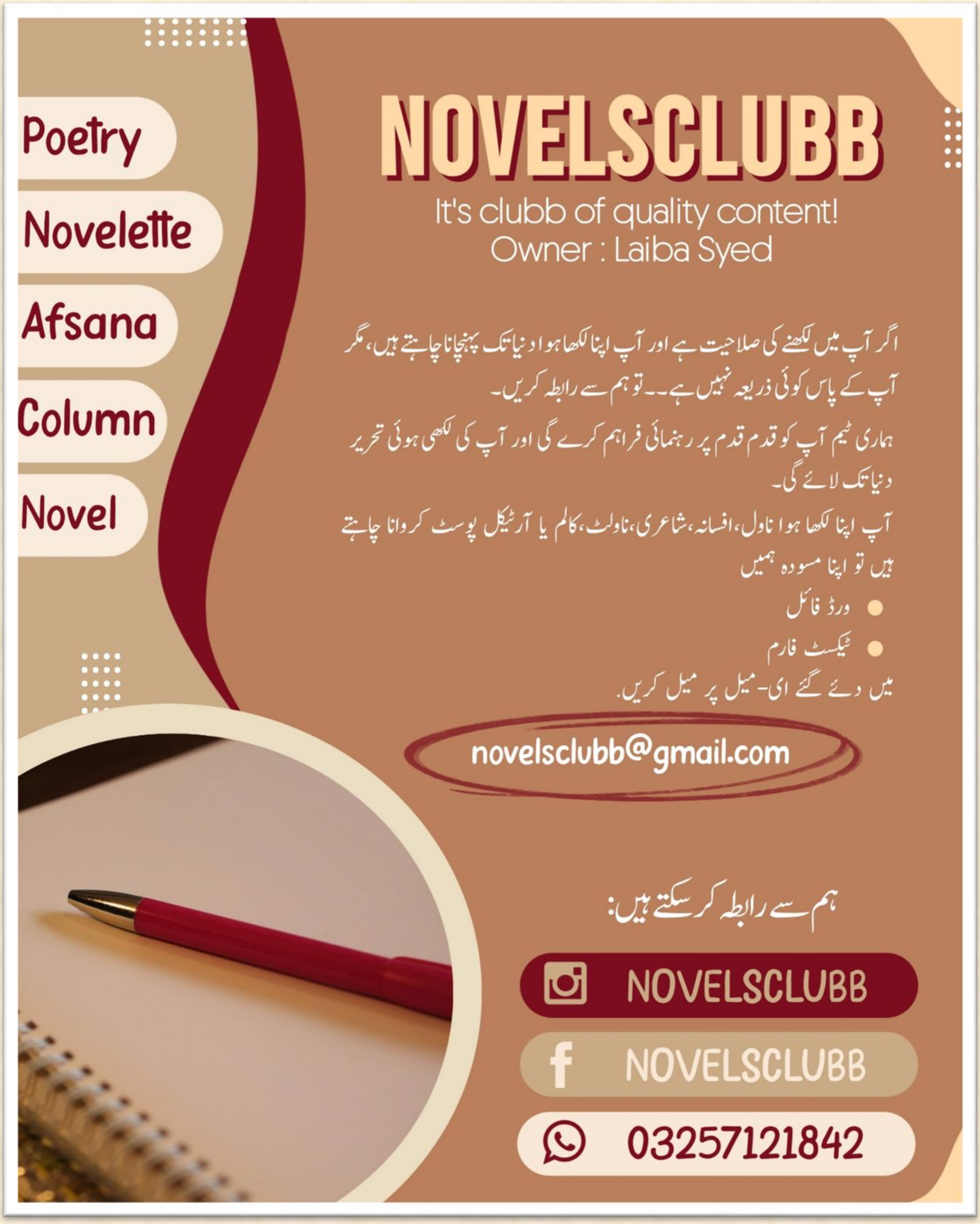
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سیرابِ تقدیر

از قلم

ماہم تنویر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "سیرابِ تقدیر" کے تمام جملہ حق لکھاری "ماہم تنویر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

سیر ابِ تقدیر

باب 6

"دو چہرے، ایک کھیل"

یہ کھیل نہیں تھا... فیصلہ تھا

یہاں کھیل دلوں سے نہیں... کمزوریوں سے کھیلا جاتا ہے

یہاں دل نہیں، تقدیریں توڑی جاتی ہیں

وہ فرشتہ نہیں——وہ نظام ہے، اور نظام رحم نہیں کرتا

وہ جیتتا نہیں، لوگوں کو ہارنے پر مجبور کرتا ہے

جو اس کے سامنے آیا... مٹ گیا یا بدل گیا

یہ اتفاق نہیں تھا... ہر قدم پہلے سے لکھا گیا تھا

اور جو اس کھیل میں آیا... وہ کبھی ویسا واپس نہیں گیا

دُرّاب کے کمرے کا منظر ہمیشہ کی طرح نفیس تھا اس کے کمرے میں گرم، دھیمی روشنی پھیلی ہوئی تھی——ایسی خاموش، مہنگی سی فضا...جو کسی خاص ذوق رکھنے والے انسان ہی کے کمرے میں ہوتی ہے۔

وہ اپنی الماری کے سامنے رُکا۔ ہلکی سی حرکت پر سلائیڈنگ دروازہ کھلا تو اندر سجے کپڑوں سے ایک نفیس سی خوشبو ابھری——خاص... مگر نامعلوم۔

دُرّاب نے ایک سوٹ نکالا——رنگ ایسا جو پہلی نظر میں سادہ لگے، اور دوسری نظر میں محسوس ہو کہ یہ شیڈ عام شیڈز میں شمار نہیں ہوتا۔ سفید شرٹ——چمکدار اور پرفیکٹلی پریسڈ۔ گلے پر ٹائی نہیں تھی؛ اس کی پرسنالٹی کو ٹائی کی ضرورت ہی کب تھی؟ اس کا انداز ہمیشہ سے سادہ، مگر غیر معمولی تھا۔

وہ آئینے کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آہستگی سے کف لنکس باندھے——چاندی کے وہ چھوٹے سے ٹکڑے اس کے زبردست فیشن سینس کا اعلان تھے۔ کف لنکس پر ایک چھوٹا، باریک حرف کندہ تھا:

D.A.

Clubb of Quality Content

پھر میز سے اس نے گھڑی اٹھائی

Rolex Oyster Perpetual۔

صرف وہ لوگ خریدتے ہیں جنہیں وقت بھی اہم لگتا ہے...اور لوگ بھی۔

اگلا مرحلہ اس کی پسندیدہ کمزوری تھا——پرفیوم۔بوتل بے حد سادہ، مگر مہنگے ذوق کی نشانی۔

ایک اسپرے کیا تو فضا میں وہی نرمی، وہی گہرائی، وہی خوشبو پھیلی جس کی یاد دیر تک رہ جاتی ہے۔

اس نے لمحہ بھر کو آئینے میں خود کو دیکھا۔اس کے چہرے پر وہی اعتماد، وہی خاموش کرشمہ...

جس نے ہمیشہ ہر نگاہ کو بے اختیار اپنی طرف کھینچا ہے۔

اسی لمحے فون بجا۔دُرّاب نے بغیر نظریں ہٹائے کال اسپیکر پر کی۔

"Yes, Emi..."

سیکرٹری کی ہلکی سی اطالوی ٹون کمرے میں اُبھری

"Sir, I'm sorry for the late update, an urgent meeting has been arranged at 7 PM. It's extremely

important. The board requested your presence specifically.”

دُرّاب نے آرام سے اپنا کالر سیدھا کیا۔

“Cancel it.”

”یہ واقعی بہت ضروری ہے۔ “Sir...

“I am not available today, Emi.”

وہ اب کوٹ پہن رہا تھا—آہستگی سے، مگر مکمل اعتماد کے ساتھ۔

“Sir... may I just confirm? Even the dinner with the international delegates?”

دُرّاب ہلکا سا رُکا، آئینے میں اپنی شکل دیکھی—ایک ایسا آدمی جو آج بالکل کسی اور شام کے انتظار میں تھا۔

“میں آج... کسی اور کے لیے رِزَرو ہوں۔ Everything. Cancel everything.”

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فون کی دوسری طرف ہلکا سا سانس رکا۔

“Understood… it’s just surprising, sir.”

“It’s meant to be.” اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، اور کال بند کر دی

دُرّاب نے جیکٹ سیدھی کی، ایک آخری نظر آئینے پر ڈالی

"آج کی شام... صرف مایا کے نام۔"

پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ کوریڈور کی ہلکی سنہری روشنی اس کے قدموں کے ساتھ ساتھ چلتی نظر آتی تھی۔ اس کی واک ہی میں ایک ایسا اعتماد تھا... جو دنیا میں کم لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔

اس کے ہاتھ میں فون تھا۔ سیڑھیاں اُترتے ہوئے انگلیاں بے حد سکون سے اسکرین پر چل رہی تھیں۔

نیچے پورچ میں ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا۔ باہر کھڑی گاڑی کی چمک روشنی میں اور ابھر گئی۔

جیک... گاڑی نکالو۔” دُرّاب نے بغیر اوپر دیکھے کہا۔“

Clubb of Quality Content

ڈرائیور فوراً حرکت میں آ گیا۔ وہ ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ اچانک فون بجا۔ اس نے فون پر نظر ڈالی — نمبر دیکھ کر معمولی سی بھویں تن گئیں۔

"Yes?"

دوسری طرف کوئی تیزی سے بول رہا تھا۔ الفاظ سنائی دیتے تھے، لیکن پوری بات نہیں بن رہی تھی — بس لہجے میں گھبراہٹ اور خبر کی شدت محسوس ہوتی تھی۔

دُرّاب کا قدم وہیں ٹھٹھک گیا۔

"کیا؟... ایک منٹ — کیا یہ کنفرم ہے؟ میں پوچھ رہا ہوں، کیا پکی بات ہے؟"

دوسری طرف پھر ایک جلدی جلدی سی آواز ابھری۔

"او کے... میں آ رہا ہوں۔"

فون بند ہوا۔ دُرّاب نے ایک بھاری، گہری سانس لی — ایسی جیسے کسی نے دل کے اندر ایک اچانک چوٹ رکھ دی ہو۔

پھر اس نے گردن موڑی۔

"حماس؟"

پیچھے سے وہی شخص سامنے آیا—اس کا سب سے خاص آدمی۔ کم بولنے والا، مگر سمجھنے میں تیز۔

"جی، سر؟"

دُرّاب آہستہ آہستہ لانج میں چلا گیا۔ کوٹ کی آستین سیدھی کی، گلے کا بٹن کھولا، اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کی انگلیوں میں اب بھی فون تھا، مگر نگاہ کہیں بہت دور۔

ایک کام کرو..." اس نے ذرار کے بغیر کہا۔"

"بارہ سفید گلاب لے آؤ—بالکل تازہ اور خوشبودار... اور ایک کاغذ بھی۔"

حماس خاموشی سے چلا گیا۔

لانج میں ایک عجیب سا سناٹا تھا—نہ غصہ، نہ دکھ... بس ایک فیصلہ، جو اس لمحے دُرّاب کے اندر پختہ ہو رہا تھا۔

دس منٹ بعد حماس واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں شفاف کاغذ میں لپٹے بارہ سفید گلاب تھے—صاف، سرد، پیارے... بالکل ویسے جیسے کوئی خاموش پیغام دے رہے ہوں۔

"Sir."

دُرّاب نے پھول لیے۔ انہیں دیکھنے کے انداز میں ایک عجیب سی نرمی تھی —— جیسے ان گلابوں کے ذریعے وہ کوئی ادھورا احساس بھیج رہا ہو، جو لفظوں میں نہیں رکھا جا سکتا۔

پھر اس نے کاغذ لیا، قلم اٹھایا، اور اس پر ایک تحریر لکھی۔ کاغذ کو دبے، ناپ تولے انداز میں تہ کیا —— ہر موڑ پوری احتیاط سے لگایا، یوں جیسے کاغذ نہیں، کسی بہت نازک جذبے کو ہاتھ لگایا ہو۔

اس نے کاغذ کا جہاز مکمل کیا اور پھولوں کے ساتھ رکھا۔

حماس نے سوالیہ نگاہ سے دیکھا، مگر پوچھا نہیں۔

"مایا کے اپارٹمنٹ میں دے آؤ۔" دُرّاب نے آہستہ سے کہا۔

حماس نے فوراً سر جھکا لیا۔

اس کے جاتے ہی دُرّاب آہستہ سے کھڑا ہوا۔ سیڑھیوں کی طرف چند قدم چل کر رکا۔ ہاتھ کوٹ کی جیب میں گیا، انگلیاں سختی سے بند ہوئیں —— جیسے کچھ اندر برداشت کرنے میں تھوڑی تکلیف ہو۔

پھر وہ پلٹ کر باہر آیا، گاڑی کا دروازہ کھولا، اور بیٹھتے ہوئے بس اتنا کہا

"چلو، جیک... The Knightsbridge."

گاڑی آگے بڑھی ـــــ اور دُرّاب کے چہرے پر وہی خاموش، دھڑکتے لمحوں والی شدید سنجیدگی باقی رہی۔

میرت بیگ کندھے پر ڈالے، قدم تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ بس! اور نہیں... یہاں ایک لمحہ بھی مزید برداشت نہیں کر سکتی۔ مجھے ابھی نکلنا ہے!"

وہ نیچے والے فلور پر پہنچی جہاں کلب کا داخلی دروازہ کھل رہا تھا۔ باہر کچھ لوگ شور مچاتے ہوئے اندر جا رہے تھے۔ ابھی وہ راہداری میں آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک ایک ویٹر تیزی سے گزرا۔ اس کی ٹرے میں رکھے رنگ برنگے گلاس ہلکے سے لڑکھڑائے، اور ایک گلاس کا رس میرت کے دوپٹے اور بازو پر جا گرا۔ "اوہ! دیکھ کے نہیں چل سکتے؟" میرت نے چونک کر کہا۔

ویٹر گھبرا گیا، ٹرے کو سنبھالتے ہوئے فوراً معذرت کرنے لگا۔ "سوری میم! واقعی بہت معذرت... آپ فوراً واشروم چلی جائیں، میں آپ کو رستہ دکھا دیتا ہوں۔"

میرت کے چہرے پر جھنجھلاہٹ اور بے چینی تھی۔ اس نے سر جھٹکا اور کہا "ٹھیک ہے، جلدی بتائیں کہاں ہے؟"

ویٹر نے ہاتھ کے اشارے سے بائیں جانب موجود ایک چمکتے دروازے کی طرف رخ دکھایا۔

"وہاں سیدھا جائیں، اندر لیڈیز واشروم ہے۔"

میرت نے جلدی قدم بڑھائے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹک گئی — یہ واشروم نہیں تھا! یہ تو کلب کا دوسرا سیکشن تھا۔ تیز بیس میوزک کی دھڑکن، رنگین نیون لائٹس، اور ہجوم کی چیختی ہنسی اس کے کانوں میں پڑی۔ میرت ساکت کھڑی رہ گئی، جیسے ایک اجنبی اور ناپسندیدہ دنیا کے بیچ آ گری ہو۔ اس کا دوپٹہ اب بھی تر تھا، ہاتھوں میں جمی ہوئی چپچپاہٹ سے وہ بیزار تھی، لیکن اس سے زیادہ بوجھل تھا وہ ماحول — جہاں سب کچھ شور، روشنی اور غفلت میں ڈوبا ہوا تھا... اور وہ وہاں بالکل تنہا کھڑی تھی۔ اس نے ایک بے اختیار قدم پیچھے ہٹایا، مگر دروازہ بند ہو چکا تھا۔ اس کے اندر ایک عجیب سی گھبراہٹ اٹھی، جیسے دل سینے سے باہر آ جائے گا۔

یااللہ... یہ کہاں آگئی میں؟ یہ تو—یہ تو کلب ہے!"

قریب ہی چند لڑکیاں اونچی آواز میں ہنس رہی تھیں، ایک جوڑا ایک دوسرے کے بازو میں بازو ڈالے ناچتا ہوا گزرا۔ ہاتھوں میں جگمگاتے گلاس، بے قابو قہقہے، دھواں، خوشبو، شور—ہر چیز جیسے اسے اس دنیا سے مزید بیگانہ کر رہی تھی۔ وہ جلدی سے دیوار کے ساتھ لگی، اپنے دوپٹے کو درست کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ شاید کوئی نکلنے کا راستہ نظر آ جائے۔ لیکن جتنے دروازے دکھائی دے رہے تھے، وہ سب اندر کی طرف جا رہے تھے، باہر کی طرف کوئی نہیں۔ ایک لمحے کے لیے اس کی نظر آئینے پر پڑی، جہاں روشنیوں کے جھٹکوں میں اس کی اپنی شکل مدھم سی جھلک رہی تھی۔ آنسو نہیں تھے، مگر آنکھوں میں ایک تھکن تھی—جیسے کوئی برسوں کا بوجھ اٹھائے کھڑا ہو۔

کمرے میں نرم، سنہری لیمپ جل رہا تھا، چاندی جیسی روشنی فرش پر بکھری تھی۔ مایا آئینے کے سامنے کھڑی تھی—اور آج... اس کے چہرے پر وہ سختی نہیں تھی جو ہمیشہ ہوتی ہے، اس کی جگہ ایک ہلکی، چھپی ہوئی مسکراہٹ تھی۔ آج کا دن معمولی نہیں تھا، آج وہ درّاب عالم

کے ساتھ ڈنر پر جا رہی تھی —— وہ درّاب جسے وہ اظہار کیے بغیر چاہتی تھی، اور جسے دیکھ کر اس کی دنیا چند لمحوں کے لیے تھم جاتی تھی۔

سرخ چیری رنگ کا لہراتا ہوا ڈریس —— کپڑے کی ملائم تہریں انگلیوں سے پھسلیں تو اُس کے ہونٹوں پر ایک شرمیلی سی، دل سے نکلی ہوئی مسکراہٹ آ گئی۔

"درّاب کو یہ رنگ پسند آئے گا..." وہ خود سے سرگوشی میں بولی، لرزتی مگر خوش آواز میں۔

ڈریس پہننے کے بعد آئینے میں خود کو ایک لمحہ دیکھ کر رک گئی۔۔ ریڈ فٹڈ ڈریس —— باریک سنہری اسٹریپس کے ساتھ، سلیولیس، جس سے اُس کی دودھ جیسی گوری، نازک بازوؤں پر روشنی ٹھہر کر مزید چمک پیدا کر رہی تھی۔ ڈریس کی کمر پر ہلکی سی فِٹنگ نے اُس کی شخصیت میں ایک شاندار نفاست بھر دی تھی۔۔

وہ کم سے کم میک اَپ کرتی تھی —— آج بھی بس ایک تیز سرخ لپ اسٹک، ہلکی لائنر کی لکیر اور بس۔ کوئی اوور ڈرامہ نہیں۔ کوئی پرنسز وائیبز نہیں۔ صرف مایا۔ سیدھی، مضبوط، خود پر یقین رکھنے والی۔ آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

"پتہ نہیں کیسے ہر بار تمہاری جھوٹی تعریفوں میں آ جاتی ہوں... لیکن آج تو واقعی خود کو دیکھ کر دل کہہ رہا ہے —— مایا... تم نے حد کر دی ہے۔"

سرخ ہونٹ... گھنی براؤن لٹیں جو کندھوں پر ہلکے کرل میں گری تھیں... گولڈن جیولری ــــ نفیس سی چین، چھوٹے مگر چمکتے ہوئے سٹڈ، اور باریک سا کنگن جو ہاتھ ہلانے پر نرم آواز دیتا تھا۔ بال آہستہ سے ہاتھوں سے سیدھا کرتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرائی،

"تم پاگل ہو مایا... اتنی خوش کیوں ہو رہی ہو؟ بس ایک ڈنر ہی تو ہے..."

مگر لفظ جھوٹے تھے۔ مایا خود جانتی تھی ــــ یہ صرف ڈنر نہیں تھا۔ وہ ہر سانس میں ایک چھپی تڑپ لے کر چل رہی تھی۔

وہ جھک کر اسٹائلش ڈریس سے ہم رنگ ہیلز پہنتی ہے، چیری ریڈ ہیلز جن پر گولڈن اسٹرپس تھیں۔۔ چلنے پر ہلکی سی چِھنک دیتی تھیں۔ کھڑے ہوتے ہی اُس کی شخصیت مکمل لگ رہی تھی ــــ جیسے محض مایا نہیں... کسی کہانی کا مرکزی کردار ہو۔

پرفیوم کے دو ہلکے اسپرے ہوا میں بکھرے ــــ خوشبو، روشنی، اور دل کی دھڑکن... تینوں مکس ہو گئے۔ کلائی پر گولڈ بریسلٹ پہنتے وقت ایک دھڑکن زور سے لگی ــــ لیکن اس بار مایا پیچھے نہیں ہٹی۔

"تم چاہو یا نہ چاہو... درّاب عالم، میرے دل میں تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا." آئینے میں خود کو آخری نظر دیکھ کر وہ مدھم سی ہنسی

"چل مایا... دیکھتے ہیں آج درّاب عالم کے ہوش پہلے جاتے ہیں یا تمہارے۔"

وہ آخری بار ہلکی سی لپ گلوس لگانے ہی والی تھی کہ اچانک——دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ اس کی سانس جیسے ٹھہر گئی۔ ایک نرم، دبکی ہوئی مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی——بلکل ویسی مسکراہٹ جو صرف درّاب کے خیال سے آتی تھی۔

"اوہ لگتا ہے آگیا..." وہ آہستہ سے خود سے بولی، دل کی دھڑکن دو قدم آگے بڑھتی ہوئی۔

اس نے جلدی سے ڈریس سیدھی کی، بالوں پر ہاتھ پھیرا، اور دروازے کی طرف چل پڑی——ہر قدم میں خوشی تھی، ہر دھڑکن میں بے چینی۔ دروازہ کھولا——لیکن دروازے پر درّاب نہیں تھا، دروازے پر حماس کھڑا تھا، درّاب کا خاموش، کم بولنے والا آدمی۔ سفید شرٹ، کالے کوٹ میں، بالکل رسمی، بالکل بے تاثر۔ مایا کے چہرے سے خوشی آہستہ آہستہ چلی گئی... جیسے کسی نے روشنی مدھم کردی ہو۔

حماس نے نظریں جھکائیں اور دونوں ہاتھوں سے ایک بُکے آگے بڑھایا——سفید گلابوں کا، خوشبودار، بے حد خوبصورت بُکے۔

مایا کے ماتھے پر شکن پڑی۔ "یہ... کس لیے؟"

حماس نے آہستہ کہا: "درّاب سر نے کہا تھا... یہ میم مایا کو دے آؤ۔"

ایک لمحے کے لیے مایا کے دل نے امید کی آخری ٹمٹماتی ہوئی روشنی پکڑی——شاید کوئی میسج ہوگا، شاید درّاب نیچے انتظار کر رہا ہو، شاید یہ کوئی سرپرائز ہو... مگر حماس کی آواز بے رنگ تھی۔ کوئی خوشی نہیں، کوئی تہنیت نہیں——ایک رسمی ڈیوٹی جیسی۔

مایا نے بُکے پکڑا۔ نہ مسکان تھی، نہ سوال——بس ایک عجیب سی خاموشی۔ حماس نے چھوٹا سا جھک کر کہا:

"سر کا کہنا تھا...یہی پہنچادوں۔" اور وہ چپ چاپ مڑ کر چلا گیا۔

دروازہ بند ہوا——اور کمرے کی خاموشی میں مایا کی سانس ٹوٹ کر رہ گئی۔ وہ آہستہ سے بُکے لے کر میز تک آئی، مخروطی انگلیوں سے گلاب کے درمیان سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا جہاز پھسل کر نیچے گرا۔ مایا نے چونک کر اسے اٹھایا۔ جہاز کو دیکھ کر اسے بہت کچھ یاد آیا، دل ایک لمحہ کے لیے بہت زور سے دھڑکا،

اس نے کاغذ کی تہ کھولی——اندر ایک تحریر لکھی تھی، خوبصورت لکھائی، وہ بہت خوبصورت لکھتا تھا، مایا کو اس کی لکھائی بہت پسند تھی لیکن آج اس کا لکھا اس کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

"مایا، آج پھر وقت مجھ سے جیت گیا...اور میں تم سے ہار گیا۔ یہ رات تمہاری ہونی چاہیے تھی——آج تمہارے ساتھ ڈنر کا وعدہ...میں نبھا نہیں سکوں گا۔ تم نے شاید سوچا ہوگا آج کا

ڈنر مختلف ہوگا... لیکن میری دنیا میں خوشیوں کے لیے وقت کم پڑ جاتا ہے اور مٹانے کے کام زیادہ ہو جاتے ہیں۔ کاش میں تمہیں اتنا ہی وقت دے پاتا جتنی تم اپنے دل میں مجھے جگہ دے چکی ہو۔ تم کہو گی کے میں بے حس ہوں، لیکن سچ یہ ہے— میں اب انسان نہیں مایا، میں نظام ہوں اور نظاموں کے دل نہیں ہوتے۔"

نوٹ ہاتھ میں تھا— مگر مایا جیسے خود کہیں ڈھل گئی ہو۔ اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی۔۔ لب تھرتھرائے۔ دل جیسے کسی نے ہاتھ سے مروڑ کر نچوڑ دیا ہو۔ اچانک— غصہ، دکھ، بے بسی سب ایک ساتھ اُٹھے۔ اس نے ٹکے میز پر دے مارا۔ چند سفید گلاب زمین پر بکھر گئے۔ نوٹ اس نے ہاتھ میں مروڑا— زور سے— یوں جیسے درّاب کی ساری بے وفائی اسی کاغذ میں قید ہو۔ مایا کے قدم لڑکھڑائے۔ وہ نیچے جھک کر بیٹھ گئی— گھٹنے فرش پر، بازو گود میں، اور آنسو... آواز کے بغیر بہنے لگے۔

"میں کیوں...؟ میں ہی کیوں ہر بار...؟"

اس کا سر جھکا تھا۔ ریڈ ڈریس کا رنگ اس کے آنسوؤں کی چمک سے اور بھی نمایاں ہو گیا تھا۔ بال کندھوں پر بکھر گئے۔ کمرے میں صرف ایک ہلکی ہچکی کی آواز تھی— اور سفید گلابوں کی خاموش خوشبو۔

مایاٹوٹ کر، بکھر کر فرش پر بیٹھی رہی۔اور آج پہلی بار——اس نے خود کو رو لینے دیا۔۔

"یہ لوگ... کیسے جیتے ہیں؟ شور میں، گناہ میں، بے فکری میں... کیا انہیں کبھی دل کی خاموشی محسوس نہیں ہوتی؟" میرت آہستہ سے بولی۔

اِس کے قدم خود بخود رک گئے۔سانس اٹک گئی۔یہ دنیا اُس کی نہیں تھی۔وہ پلٹنے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک لڑکا اس کے سامنے آگیا——چہرے پر زہریلی مسکراہٹ، آنکھوں میں شرارت نہیں، درندگی تھی

"۔Hey gorgeous, dance ? You look too tense... come on, relax."

میرت نے پیچھے ہٹتے ہوئے تیز لہجے میں کہا: "دور رہو مجھ سے، تمیز نام کی بھی کوئی چیز ہے تم میں؟"

وہ ہنسا قدم آگے بڑھائے اور ہنستے ہوئے بولا۔

Don't act innocent, sweetheart... come on, just one dance."

میرت ایک قدم پیچھے ہٹی، آواز میں سختی اور آنکھوں میں چنگاریاں۔

"میں نے کہا دور رہیں! بدتمیزی کی تو اچھا نہیں ہو گا!"

مگر لڑکا شاید باز آنے والا نہیں تھا—اس نے بے شرمی سے ہاتھ بڑھایا اور اس کا بازو تھامنے کی کوشش کی۔

میرت کا جسم جیسے لرز گیا، دل کی دھڑکن کانوں میں گونجنے لگی۔

"چھوڑو میرا ہاتھ، میں چیخ دوں گی

اور—بس وہی لمحہ تھا—ایک سخت گرفت نے اس کا ہاتھ پکڑا، ایسی گرفت کہ لڑکے کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"دراب عالم"

سیاہ شرٹ کی آستین چڑھی ہوئی، آنکھوں میں برف، لبوں پر گہری خاموشی۔ اس نے لڑکے کا ہاتھ مروڑتے ہوئے دھیمے مگر کٹیلے لہجے میں کہا: ""

ٹچ ہر اگین اینڈ آئی سوئیر لندن جتنا بھی بڑا ہو اِس شہر کو تمہاری قبر کے لئے ایک انچ جگہ بھی نہیں مل پائے گی۔۔

اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا، مگر آنکھوں میں بجلیاں کوندرہی تھیں۔ ہاتھ اب بھی اس لڑکے کی کلائی پر تھا، جسے وہ آہستہ آہستہ موڑتے ہوئے بولا——

"کیونکہ میں...لوگوں کو مارتا نہیں...انہیں اُن کی آخری سانس تک اپنی غلطی یاددلاتا ہوں۔"

وہ لڑکا کپکپاتے ہوئے بولا،

"س، سوری...میں——میں نے تو صرف——"

اس نے لڑکے کو زور سے پیچھے دھکیلا۔ وہ لڑکھڑا کر فرش پر گرا،اور چند لمحے بعد وہاں سے بھاگ نکلا۔

کلب کے ارد گرد موجود لوگ لمحے بھر کو ساکت ہو گئے۔ میوزک کا شور جیسے دور چلا گیا۔

میرت، جواب تک سکتے میں کھڑی تھی،اپنی کلائی کو دیکھ رہی تھی جہاں لڑکے نے چھوا تھا۔

دراب نے ایک گہری سانس لی،اور آہستگی سے کہا——

یہ جگہ آپ کے لیے نہیں ہے، کچھ روشنیوں کی چمک ہمیشہ اندھیرا بن کر لپٹ جاتی ہے۔۔۔

"چلیں یہاں سے۔" بس اتنا کہا،اور آگے بڑھ گیا۔

میرت نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا، پھر جیسے قدم خود بخود چلنے لگے۔

کلب کے شور سے نکل کر باہر آتے ہی، ہوا میں عجیب سی خاموشی گھل گئی۔اوپر آسمان پر بادل تھے، ہلکی روشنی میں سڑک نم سی چمک رہی تھی۔

میرت تیز قدموں سے آگے بڑھی، سانس اب بھی بھاری تھی، جیسے دل ابھی تک شور سے آزاد نہیں ہوا۔

دراب پیچھے تھا، قدم ہلکے مگر مضبوط——ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ارد گرد کے ہر خطرے سے آگاہ ہو۔

پارکنگ لاٹ تک پہنچ کر وہ گاڑی کے پاس رکا، دروازہ کھولا، اندر سے پانی کی بوتل نکالی، اور خاموشی سے اس کی طرف بڑھائی۔

"پانی پی لیجیے... گھبراہٹ کبھی کبھی الفاظ چھین لیتی ہے۔"

میرت نے چونک کر اس کی طرف دیکھا——چہرے پر سختی تھی مگر نگاہوں میں وہ خاموش اطمینان، جو الجھا بھی دیتا ہے اور سمجھ نہیں آتا۔اس نے اپنے ہاتھ میں موجود پرس کو مضبوطی سے تھاما۔

دراب نے پرس کی طرف دیکھا، آہستگی سے ہاتھ بڑھایا——

"یہ میں پکڑ لوں؟ آپ کے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔"

میرت نے ایک لمحے کو ہچکچایا، پھر پرس اس کے حوالے کر دیا۔

دراب نے پرس ایک ہاتھ میں لیا، دوسرے ہاتھ سے بوتل اس کی طرف بڑھائی۔

میرت نے خاموشی سے بوتل لی، دو گھونٹ پیے—جیسے کسی نے اس کے اندر کا شور تھوڑا سا کم کر دیا ہو

پھر وہ بولی، "آپ... وہاں؟ کیسے—"

دراب نے نگاہ اٹھائے بغیر کہا:

"یہ سوال بعد میں۔ فی الحال اگر مجھ پر تھوڑا سا بھروسہ کر سکتی ہیں، تو وہاں سامنے پارک میں چلتے ہیں۔ خاموشی ہے... آپ کو بہتر لگے گا۔

وہ ایک پل کو جھجکی—پھر ہلکے سے سر ہلا دیا۔

دراب نے ایک ہاتھ میں اس کا پرس پکڑا، دوسرے میں وہ آدھی خالی بوتل۔

وہ آگے بڑھ گئی، وہ پیچھے۔

راستہ سنّاٹا اوڑھے ہوا تھا۔ درختوں کے سائے، دور جاتی گاڑیاں، اور ان دو اجنبیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی وہ خاموشی—جو لفظوں سے زیادہ بولتی ہے۔

دُرّاب کی نظر اپنے ہاتھوں پر پڑی۔ ایک ہاتھ میں وہ پرس تھا — چھوٹا، سادہ، کوئی برانڈ نہیں، کوئی دکھاوا نہیں — بالکل اس کی مالکن جیسا۔ دوسرے ہاتھ میں آدھی پی ہوئی پانی کی بوتل — جس کے کنارے پر ابھی بھی اس کے ہونٹوں کا لمس تھا۔

وہ ایک لمحے کو رک گیا۔ آگے میرت چل رہی تھی — پرسکون، بے فکر، جیسے اسے اندازہ ہی نہ ہو کہ پیچھے کون ہے۔ دُرّاب نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا — پھر اس کی پشت کو — پھر دوبارہ اپنے ہاتھوں کو۔

اور اچانک — اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی — وہ مسکراہٹ جو صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو خود اپنی تاریکی سے واقف ہو

"...دُرّاب عالم"

اس نے بہت آہستہ — بالکل سرگوشی میں — اپنا نام لیا جیسے کسی اور کو پکار رہا ہو جیسے یہ یقین کرنا ہو کہ وہ واقعی وہی ہے۔

دلچسپ ہے..." وہ خود سے بولا۔ پھر آہستہ سے مسکرایا۔

پھر زیرِلب، خود سے جیسے کوئی راز کہہ دیا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لندن کا بے رحم بادشاہ جو اپنے دشمنوں کو اگلی سانس نہیں لینے دیتا، آج ایک لڑکی کے پیچھے پیچھے چل رہا ہے، ایک ہاتھ میں اُس کا پرس، اور دوسرے میں اُس کی آدھی پی ہوئی پانی کی بوتل پکڑے

اور پھر وہ ہنسا اس بار آواز کے ساتھ وہ ہنسی جو سینے سے نہیں، کہیں اور سے نکلتی ہے کسی ایسی جگہ سے جو عرصے سے بند پڑی ہو۔

اس نے سر ہلکا سا اوپر کیا رات کا آسمان تھا بادل تھے اور کہیں دور ایک ستارہ تھا جو جھلملا رہا تھا جیسے وہ بھی دیکھ رہا ہو جیسے وہ بھی ہنس رہا ہو۔

" واہ دُرّاب واہ"

اس کی آواز میں طنز تھا— مگر کس پر؟ اپنے آپ پر

ہوا نے رخ بدلا، میرت کے دوپٹے کا ایک گوشہ ہوا میں لہرا کر اُس کے رخسار سے جا لگا۔

دراب کی نگاہ پل بھر کو اُس پر ٹھہری چہرہ روشنی اور اندھیرے کے بیچ ایسا لگا جیسے وقت رک گیا ہو۔

درّاب کی آنکھوں نے خود بخود بند ہونے کا راستہ پکڑا۔ اس نے ایک گہری سانس لی— ایسی سانس... جیسے وہ خوشبو کو اپنے اندر قید کر رہا ہو۔

خوشبو... میرت کی، نرم، گرم، نازک — جیسے چاندنی میں بھیگتی رات۔

آنکھیں کھول کر اس نے آہستہ سے سر اٹھایا... اس کی نظر پھر میرت پر پڑی — جو فاصلے پر چل رہی تھی مگر اب... دراب کو وہ فاصلہ کچھ کم محسوس ہونے لگا تھا۔

ہوا میں ٹھنڈک تھی، اور درختوں کے پتے ہلکی ہوا کے ساتھ سرسرا رہے تھے۔ پارک کے کونے پر چند دیوار لیمپ اپنی مدھم روشنی میں منظر کو چاندنی سا بنا رہے تھے۔ دور کہیں سے کسی پرندے کی آواز آئی، اور میرت نے ہلکے سے شال اپنے گرد لپیٹی۔

دراب چند قدم آگے بڑھا، پھر ایک خالی بینچ کے قریب رکا۔

"یہ جگہ پرسکون ہے،" اس نے آہستہ کہا، اور بینچ پر بیٹھ گیا۔

میرت چند لمحے تذبذب میں کھڑی رہی، وہ بیٹھی نہیں۔

دراب نے یہ بات فوراً نوٹ کی۔ وہ رکا، ایک لمحے کو الجھا — جیسے اس خاموش رویّے کی وجہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"بیٹھی کیوں نہیں؟" وہ پوچھنے ہی والا تھا کہ اس کی نظر بنچ پر پڑ گئی۔

مٹی... گرد، شاید پچھلی بارش کے نشان۔ پھر اس کی نگاہ آہستہ سے اس کے سفید عبایا پر جا رکی——نرم، سادہ، بے حد صاف... جیسے اسے بہت احتیاط سے سنبھالا گیا ہو۔

دراب نے کچھ نہیں کہا۔ بس گہری سانس لی——ایسی سانس جو عام نہیں تھی، جیسے اندر کہیں کوئی سخت چیز ہل گئی ہو۔

اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا، ایک صاف ستھرا رومال نکالا، اور خاموشی سے بنچ صاف کرنے لگا۔

ایک ایک جگہ... دھیان سے... بغیر جلدی کے۔ درختوں کے درمیان سے چھن کر آتی روشنی اس کے ہاتھوں پر پڑ رہی تھی، یہ منظر مایا دیکھ لیتی تو شاید یقین ہی نہ کر پاتی——یا واقعی غش کھا کر گر جاتی۔

میرت ساکت کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ یہ وہی آدمی تھا، جو کچھ دیر پہلے کلب میں ہڈیوں کی زبان سمجھا رہا تھا۔ اور اب وہی آدمی خاموشی سے ایک بنچ صاف کر رہا تھا——صرف اس لیے کہ اس کا سفید عبایا میلا نہ ہو جائے۔

جب بنچ صاف ہو گیا۔ تو دراب نے رومال تہہ کیا، اور واپس جیب میں رکھ لیا۔

میرت کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی حیرت ٹھہر گئی۔

یہ دشمنی بھی کیا کیا کروا دیتی ہے" وہ بڑبڑایا اور پھر اس نے سر کی ہلکی سی جنبش سے بینچ کی طرف اشارہ کیا۔

"اب... بیٹھیے۔"

میرت آہستہ سے بیٹھی، دل میں عجیب سی کپکپاہٹ تھی——نہ خوف کی، نہ اعتماد کی... بس الجھن کی۔

دراب چند لمحے یونہی کھڑا رہا، پھر آہستہ سے بینچ کے دوسرے کنارے آ کر بیٹھ گیا۔

دونوں کے درمیان فاصلہ تھا——اتنا کہ سانسوں کی حدیں الگ رہیں، مگر خاموشی مشترک ہو گئی۔

ہوا نے درختوں کے پتّوں کو ہلایا، اسٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں ان کے سائے زمین پر ملتے، پھر الگ ہوتے رہے۔

دراب نے چپکے سے اس کی طرف دیکھا——وہ اب بھی تھوڑی سہمی سی، مگر وقار کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"اب آپ سوچ رہی ہوں گی... کہ میں کون ہوں؟ اور شاید یہ بھی... کہ کسی اجنبی پر بھروسہ کر کے آپ نے ٹھیک کیا یا نہیں۔" دراب نے ہلکے مگر سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

میرت نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔ وہاں صرف سچ تھا: "آپ اجنبی نہیں ہیں۔"

دراب نے ہلکی سی گردن موڑی، اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔

"میں آپ کو جانتی ہوں،" میرت نے بات جاری رکھی، "شاید آپ بھول گئے ہوں... لیکن آپ دو بار پہلے بھی میری مدد کر چکے ہیں۔"

دراب کی آنکھوں میں دلچسپی کی ایک جھلک اتری۔

"ایک بار نیشنل اسٹور میں،" میرت نے کہا، "جب ایک آدمی نے میرا پرس چھیننے کی کوشش کی تھی۔ اور ایک بار بس اسٹاپ پر — جب مجھے لگا تھا کہ میں اکیلی اور غیر محفوظ ہوں۔"

خاموشی چھا گئی۔ دراب کے لبوں پر وہ مسکراہٹ آئی جو خوشی کی نہیں ہوتی — وہ مسکراہٹ جو کسی منصوبے کے خاموشی سے کامیاب ہونے پر آتی ہے۔

"اوہ..." وہ بولا، "تو آپ کو یاد ہے مجھے؟ مجھے لگا تھا آپ بھول گئی ہوں گی۔"

میرت نے نظریں جھکا لیں، پھر دھیرے سے کہا: "میں اپنی مدد کرنے والوں کو کبھی نہیں بھولتی۔ کیونکہ مشکل وقت میں چہرے نہیں احسان یاد رہ جاتے ہیں۔"

دراب نے سر آہستہ سا جھکایا، جیسے اس ایک جملے کو کہیں دل میں محفوظ کر رہا ہو۔

"یہ اچھی عادت ہے،" وہ بولا، "مگر خطرناک بھی۔ کیونکہ ہر مدد کرنے والا ہمیشہ وہ نہیں ہوتا جو وہ دکھائی دیتا ہے۔"

میرت نے اس کی طرف دیکھا۔ "آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"

دراب نے بنچ کے کنارے پر ہاتھ رکھا، نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی جہاں بادل آہستہ آہستہ حرکت میں تھے۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں، کہ کبھی کبھی جو ہمیں بار بار بچاتا ہے وہ ہمیں کسی اور چیز کے لیے زندہ رکھ رہا ہوتا ہے۔"

میرت کے دل میں ایک انجانا سا احساس اُترا — خوف نہیں، مگر بے چینی ضرور۔ "کسی اور چیز کے لیے؟" اس نے پوچھا۔

دراب نے اس کی طرف دیکھا، آنکھوں میں وہی گہرا سکون، جو طوفان سے پہلے ہوتا ہے۔

"وقت بتائے گا۔"

ہوا تیز ہوئی۔ پتے سرسراہٹ میں کچھ کہنے لگے۔ دراب نے آہستہ سے کہا:

"ویسے... یہ اتفاق عجیب ہے نا؟ تین بار، تین مختلف جگہیں، اور ہر بار — میں۔"

میرت نے بے اختیار کہا: "شاید یہ اتفاق نہیں۔"

دراب نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کیں، جیسے دل ہی دل میں کچھ مہرے اپنی جگہ رکھ رہا ہو۔

"نہیں،" یہ اتفاق نہیں ہے۔بس ابھی تمہیں سمجھنے کی ضرورت نہیں۔"۔

خاموشی دوبارہ دونوں کے درمیان آگئی— مگر اب وہ خاموشی پہلے جیسی نہیں تھی۔ یہ وہ خاموشی تھی جس میں سوال بھی تھے،اور آنے والے طوفان کی آہٹ بھی۔

"شاید آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں... وہاں کیوں تھی۔ میں ویسی لڑکی نہیں ہوں جو—"

دراب نے دھیرے سے ہاتھ اٹھا کر بات کاٹی۔اس کا لہجہ پرسکون مگر مضبوط تھا۔

"مجھے وضاحت کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں آپ ویسی نہیں ہیں۔نہ وہ جگہ آپ جیسی تھی...نہ وہ لوگ۔اور نہ ہی میں یہ پوچھنے آیا ہوں کہ آپ وہاں کیوں گئیں۔کچھ باتیں جان کر نہیں، محسوس کر کے سمجھی جاتی ہیں۔"

میرت کے لب تھوڑے سے کھلے رہ گئے،اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا— آنکھوں میں حیرت تھی، جیسے کوئی اجنبی اُس کے دل کا راز پڑھ گیا ہو۔

میرت نے آہستہ سے شال لپیٹی، "اب چلنا چاہیے... کافی دیر ہو گئی ہے۔"

دراب نے سر ہلایا، مگر نظریں ہٹائیں نہیں۔ "ہاں، دیر تو ہو گئی ہے... لیکن کبھی کبھی کچھ ملاقاتیں دیر سے ہونا ہی بہتر ہوتا ہے — ورنہ ہم وقت کی نہیں، قسمت کی قید میں ہوتے۔"

وہ دونوں پارک کے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ چند قدم چلنے کے بعد دراب رکا، اس نے میرت کی طرف دیکھا — نگاہ میں وہی ٹھہرا ہوا سکون، مگر لہجے میں نرمی۔

ویسے، میں نے اپنا نام تو بتایا ہی نہیں... پھر خود ہی ذرا مسکراتے ہوئے بولا،

"دُرّاب۔ دُرّاب عالم۔"

وہ ایک لمحے کو رُکا، پھر مدھم لہجے میں گویا ہوا، "اگر چاہیں تو مجھے عالم کے نام سے یاد رکھ لیجیے... باقی، یاد رکھنا یا نہ رکھنا، یہ آپ کی مرضی ہے۔"

میرت نے خاموشی سے اسے دیکھا — وہ بولا تو سادہ سا جملہ تھا، مگر انداز ایسا جیسے اس نے کوئی عہد توڑا ہو یاد یا ہو۔

پھر اچانک، دراب نے ہاتھ آگے بڑھایا — "گڈ نائٹ یا شاید... گڈ بائے؟"

مگر ہاتھ بڑھانے کے فوراً بعد وہ رُک گیا، ہلکا سا سر جھکایا، اور بولا:

"اوہ، معاف کیجیے... میں بھول گیا، آپ ان رسموں میں یقین نہیں رکھتیں۔"

میرت کے لبوں پر ایک ان دیکھی مسکراہٹ آئی، ''شاید آپ مجھے بہت جلد پہچان گئے ہیں۔''

دراب نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا، ''پہچان نہیں... احساس۔ اور احساس، پہچان سے زیادہ سچا ہوتا ہے۔''

وہ دونوں پارک کے دروازے تک پہنچے۔ باہر سڑک پر ہلکی روشنی تھی، گاڑی قریب ہی کھڑی تھی۔

دراب نے دروازہ کھولا۔ ''میں آپ کو ڈراپ کر دوں؟ رات کے اس وقت... لندن بھی کبھی کبھار غیر مانوس ہو جاتا ہے۔''

میرت نے ذرا جھجک کر دیکھا، پھر مدھم لہجے میں بولی: ''ٹھیک ہے۔''

دراب نے دروازہ کھولا، وہ اندر بیٹھی —— مگر پچھلی سیٹ پر۔ دراب نے اُسے دیکھا، اور ایک دھیمی سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل گئی۔

''انٹریسیٹنگ۔'' ایک اجنبی کے ساتھ اکیلی گاڑی میں جا سکتی ہیں لیکن اگلے سیٹ پر بیٹھ کر نہیں۔۔۔ آہ! یہ لڑکیاں بھی نہ۔۔۔ وہ خود سے بولا، گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے۔

میرت نے شیشہ کے پار باہر دیکھا—— درخت، بارش، اور دھندلے چراغ جیسے خواب بن گئے تھے۔ دراب خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا، مگر اس کے چہرے پر وہی اطمینان تھا جو کسی چالاک شکاری کے پاس ہوتا ہے، جب شکار خود چل کر اس کی قید میں آجائے—— خاموش، مگر مطمئن۔

ہوا میں موسیقی کی ہلکی لہریں تھیں، اور رات، جیسے رک گئی ہو اُن دونوں کے درمیان۔

گاڑی ہوسٹل کے گیٹ کے سامنے آکر رُکی تو دُرّاب نے بریک ہلکے سے دبائی۔ انجن کی آواز بند ہوئی، مگر رات کی نمی اور سناٹا ویسا ہی قائم تھا۔

میرت نے دروازہ کھولا، ایک لمحے کو رُکی —— جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو، مگر پھر خاموشی کو بہتر سمجھا۔

''شکریہ،'' اس نے آہستہ کہا۔

دُرّاب نے اس کی طرف دیکھا۔ ''اپنا خیال رکھیے گا۔ اور یاد رکھئے گا کہ "لندن سب کچھ سنبھال لیتا ہے، بس دل خود نا بکھرے"

میرت نے سر ہلایا، اور گیٹ کے اندر چلی گئی۔

دُرّاب اس وقت تک گاڑی اسٹارٹ نہیں کر سکا جب تک اس کی نظر اس کے وجود کو اندھیرے میں جذب ہوتے نہ دیکھ چکی۔ پھر اس نے گیئر ڈالا اور گاڑی سڑک پر ڈال دی۔

ہال میں اب صرف مدھم پیلی روشنی باقی رہ گئی تھی۔ میزیں خالی، کرسیاں بکھری ہوئی، اور فضا میں ایک عجیب سا سناٹا چھایا ہوا تھا... ایسا سناٹا جو کسی طوفان سے پہلے اترتا ہے۔ انایا، نائل اور اسفنداب بھی وہیں موجود تھے — تھکے ہوئے، پریشان، مگر سب سے زیادہ بے چین۔ انایا مسلسل انگلیاں مروڑ رہی تھی، نائل ہاتھ جیب میں ڈالے بے چینی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا، اور اسفند... وہ ایک کونے میں کرسی پر بیٹھا تھا، چہرہ سنجیدہ، نظریں خلا میں اٹکی ہوئی، یوں جیسے وہ اپنے ذہن میں ہزار نقشے ایک ساتھ ترتیب دے رہا ہو۔

نائل نے آہستہ سے طنز میں کہا، "خان... آج پہلی بار تمہیں اتنا خاموش دیکھا ہے۔ ورنہ تمہاری دنیا میں تو سکوت کی اجازت نہیں ہوتی۔"

اسفند نے نظریں اٹھائے بغیر گہری سانس لی۔ آواز نیچی، مگر اتنی پُر اثر تھی کہ دونوں چونک گئے۔ "خاموشی..." وہ رکا۔ "کبھی کبھی شور سے زیادہ چیختی ہے۔"

اسی لمحے انایا کے فون کی تیز گھنٹی نے فضا چیر دی۔ سب چونک گئے۔ نظریں فوراً اسکرین پر جا ٹھہریں

“Meerat Calling...”

"انایا کی سانس رک گئی۔ "یہ... یہ میرت کا فون ہے!

اسفند نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ آنکھوں میں پہلی بار زندگی لوٹی——ایسی جیسے کسی تپتے صحرا میں اچانک پانی کی آواز سنائی دے۔

اسپیکر پر لاؤ!" اس نے فوراً حکم دیا۔ انایا نے تیزی سے کال ریسیو کی۔"

"ہیلو! میرت؟ کہاں ہو تم؟ ہم کب سے تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں!"

چند لمحوں کی خاموشی۔ پھر میرت کی مدھم، تھکی ہوئی آواز اُبھری۔

"میں ٹھیک ہوں۔ تم لوگ پریشان مت ہو۔"

"انایا فوراً گھبرا کر بولی، "ٹھیک ہو؟ کہاں ہو؟ میرت، پلیز——بولو، ابھی کہاں ہو؟

لیکن اسفند اب اپنے ضبط کا دھاگا تھام نہیں پایا۔ اس نے انایا کے ہاتھ سے فون تقریباً چھین لیا——آنکھوں میں وہ روایتی سختی نہیں تھی، بلکہ ایک عجیب سا خوف... جو کسی نے کبھی اس میں دیکھا ہی نہیں تھا۔

تمہیں اندازہ ہے، ہم تینوں کہاں کہاں تمہیں ڈھونڈتے پھرے ہیں؟"اس کی آواز بھاری تھی۔"عقل نام کی کوئی چیز ہے بھی تم میں؟ کہاں تھیں تم؟ایسے بنا بتائے غائب ہو جاتی ہو؟

ہال میں ساکت خاموشی چھا گئی۔نائل اور شیری پتھرا گئے،انایا نے ہونٹ کاٹ لیے۔

پھر—کال کے اس پار چند لمحوں کی خاموشی ٹوٹی۔میرت کی آواز اس بار صاف، سخت اور تیز تھی۔

"Excuse me?"

لفظ ایسے لگے جیسے برف کے ٹکڑے پھینکے گئے ہوں۔"آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے والے؟میرے باپ لگتے ہیں؟ یا میرے گارڈین ہیں؟جو اتنی ٹینشن لے رہے ہیں؟

"Stay within your limits, Mr. Khan!"

نائل نے فوراً دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیے—شیری کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی پھٹنے کو تھی، انایا نے آنکھیں پھاڑ کر اسفند اور موبائل کو باری باری دیکھا۔اور اسفند...اس کے چہرے پر غصہ نہیں اُبھرا۔بلکہ—اس نے ایک عجیب،بہت عجیب سی مسکراہٹ مسکرائی،پھر دھیمے مگر خطرناک حد تک پراعتماد لہجے میں بولا

ویسے... تم کہو تو میں لیگیلی گارڈین بن جاتا ہوں۔ مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں... بس تمہیں تین بار "
'قبول ہے' کہنا ہو گا۔

میرت کے چہرے پر پہلے حیرت کی جھلک تھی، وہ فون پر اسفند کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "یہ... یہ کیا؟" اس نے آہستہ آہستہ کہا، نظریں تھوڑی سی تیز، لب ہل رہے تھے جیسے دماغ میں سب کچھ چھو رہا ہو۔

پھر اچانک حقیقت اس کے شعور میں دھماکے کی طرح جاگ گئی۔ اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آنکھیں تیز ہو گئیں اور پچھلے چند لمحوں کی معصومیت جھٹک کر غصے کی آگ میں بدل گئی۔

"اس نے فون پر چیختے ہوئے کہا" بار میں جاؤ تم! فضول انسان

اسی لمحے پیچھے سے نائل کی آواز گونجی: "اسفند، کیا یہ پروپوزل تھا؟" وہ آواز سیدھی میرت کے کانوں تک پہنچی۔ اس کے گال اور بھی زیادہ لال ہو گئے، وہ شرم سے اور غصے سے بھر گئی۔ اس نے بغیر توقف کے فون کاٹ دیا

اسفند ایک لمحے کے لیے خاموش رہا، فون کی سکرین پر نگاہ ڈالی، پھر زوردار قہقہہ لگا دیا۔ دل میں ایک عجیب سا سکون محسوس ہوا، جیسے وہ جان گیا ہو کہ اب میرت واقعی محفوظ ہے۔

اتنے میں شیری اور نائل آ کر اس سے چمٹ گئے۔

واہ! کیا پروپوزل تھا!" شیری نے خوشی سے کہا۔

ہاں! بالکل!" نائل نے بھی تالیاں بجائیں۔ "

اسفند نے انہیں گھور کر کہا، "اوے! چپ کرو! ایسا کچھ نہیں، میں بس اسے تنگ کر رہا تھا۔

دونوں لڑکوں نے ہنس کر کہا، "اچھا جی، ایسا ہے کیا؟

اسفند نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "جی ہاں، کچھ کچھ ایسا ہی ہے۔

تینوں زور سے ہنس پڑے۔ ہنسی کے بعد اسفند پیچھے مڑا، اور دیکھا کہ انایا خاموشی سے انہیں گھور رہی تھی۔ وہ فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

، "تم دونوں اپارٹمنٹ چلو، میں زرا انایا کو ہاسٹل ڈراپ کر دوں۔ نائل اور شیری نے خوشی خوشی سر ہلایا

....

رات کی سرد روشنی گاڑی کے شیشوں پر پھسل رہی تھی، مگر اندر بیٹھا اسفند پوری طرح تناؤ میں تھا؛ اس کے ہاتھ اسٹیئرنگ پر مضبوطی سے جمے ہوئے، نگاہیں سامنے ٹکی ہوئی مگر آواز میں وہی دبی ہوئی سختی جو صرف تب نکلتی ہے جب دل میں خوف چھپا ہوا ہو۔ انایا اس کے برابر خاموش بیٹھی تھی، چہرے پر مکمل احساسِ خطا، جیسے ہر گزرتا لمحہ اسے یاد دلا رہا ہو کہ آج اس نے غلطی کی ہے۔ اسفند نے تیز سانس لیتے ہوئے گاڑی سائیڈ پر روکی اور بغیر اس کی طرف دیکھے سرد لہجے میں بولا

انایا یہ آخری بار سمجھ لو۔ آج جو ہوا ہے، وہ دوبارہ نہیں ہونا چاہیے۔

انایا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا، پہلی بار وہ واقعی اس کے لہجے کا بوجھ محسوس کر رہی تھی۔

"جی خان غلطی میری تھی میں تسلیم کرتی ہوں

اس کے ہاتھ اسٹیئرنگ پر اور زیادہ سختی سے جم گئے، جیسے ضبط اور بے چینی ایک ساتھ اس کی انگلیوں میں سمٹ آئی ہو۔ اس کی آواز دبی ہوئی تھی مگر اندر کہیں چھپا ہوا خوف صاف جھلک رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

غلطی ؟...،"ہماری ذراسی بے احتیاطی اس کی جان خطرے میں ڈال سکتی ہے اس نے نگاہیں سڑک پر ہی رکھتے ہوئے کہا۔"

یہ کھیل نہیں ہے،اور نہ ہی وہ ایسی لڑکی ہے جو خطرہ پہچان لے۔"

لمحہ بھر کو اس کے لہجے میں وہ نرمی بھی تھی جو صرف اس وقت نکلتی ہے جب کسی کے نقصان کا خوف دل میں بیٹھ جائے۔

"سمجھ رہی ہو نا؟""ہم افورڈ نہیں کر سکتے کہ اس کے ساتھ کچھ ہو۔

اس کے جملوں کی شدت اتنی واضح تھی کہ انایا کی پلکیں جھک گئیں،اس نے آہستگی سے سر نیچا کر لیا، جیسے اعترافِ غلطی کے ساتھ اسفند کی پریشانی بھی پہلی بار پوری طرح سمجھ آئی ہو۔

انایا نے آہستگی سے سر ہلا کر کہا،"میں سمجھ گئی،آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔میں مکمل ذمہ داری لیتی ہوں۔"

اسفند نے ایک گہرا سانس لیا،اس کی آنکھوں میں وہ چھپا ہوا خوف اب بھی موجود تھا،وہی خوف جو صرف وہ جانتا تھا کہ کیوں دل میں بیٹھا ہے۔پھر اس نے آہستہ مگر سخت لہجے میں کہا،

اچھی بات ہے۔اب آگے سنو——ہاسٹل پہنچ کر مجھے فوراً اپڈیٹ دینا،کنفرم کرنا کہ وہ" واقعی سیف ہے۔اور...ڈسکریٹلی یہ بھی جاننا کہ وہ گئی کہاں تھی اور کیوں۔

انایا نے فوراً سر ہلایا،پوری سنجیدگی اور پختہ عزم کے ساتھ بولی،"کنسیڈر اٹ ڈن۔اس بار کوئی سقم نہیں ہوگا۔"

اسفند نے ایک مرتبہ پھر نظریں سامنے گاڑ دیں،پھر دھیرے سے کہا،"گوڈ۔اب جاؤ۔اور جب تک مکمل رپورٹ نہ دو،واپس کنیکٹ رہنا۔"

انایا نے گاڑی کا دروازہ کھولا،قدم باہر رکھتے ہوئے اس کے چہرے کی سختی اور مکمل فوکس کو محسوس کیا——ہر لائن میں اس کی فکر،ہر نظر میں وہ محافظت،اور ہر لفظ میں انفرادی ذمہ داری کا وزن تھا۔دروازہ بند ہو گیا۔اور اسفند کی گاڑی کے اندر ایک ادھ کھلا سا سکوت رہ گیا——وہ سکوت جس میں اس کی بے چینی صاف سنائی دے رہی تھی۔

راستہ خاموش تھا۔اسٹریٹ لائٹس ایک ایک کر کے پیچھے رہتی جا رہی تھیں،جیسے وقت کسی سمت بہہ رہا ہو۔

گاڑی دروازے کے سامنے رُکی۔اور دُرّاب عالم باہر اُترا۔سامنے محل کھڑا تھا——سفید سنگِ مرمر، بلند ستون، خاموشی میں ڈوبا ہوا۔یہ گھر نہیں تھا...ایک اعلان تھا،اور وہ اس اعلان کا واحد مطلب تھا۔دُرّاب نے سر اٹھا کر عمارت کو دیکھا بھی نہیں، جیسے اسے دیکھنے کی ضرورت ہی نہ ہو،اور سیدھا اندر داخل ہو گیا۔اندر ہر چیز اپنی جگہ تھی——مدھم روشنی، مہنگی فضا، مکمل خاموشی——یہ وہ جگہ تھی جہاں ہر چیز اُس کے حکم سے سانس لیتی تھی۔

سیڑھیوں کے قریب حماس موجود تھا۔

سر کام ہو گیا ہے،وہ نیچے تہ خانے میں ہے"

دُرّاب کے قدم نہیں رُکے۔

"Should be." بس اتنا کہا اور نیچے اتر گیا۔

ہر قدم کے ساتھ روشنی مر رہی تھی اور نیچے صرف سایے باقی تھے۔دروازہ کھلا تو اندر ایک لڑکا بندھا ہوا تھا،ہاتھ کرسی سے جکڑے،سانس بے ترتیب،آنکھوں میں وہ خوف جو انسان کو بولنے سے پہلے ہی توڑ دیتا ہے۔دُرّاب اندر آیا تو لڑکے کی آواز ٹوٹ گئی،

"س...سر...پلیز...میں——"

"چپ رہو۔"

آواز اونچی نہیں تھی مگر ایسی کہ سانس رک جائے۔ دُرّاب اس کے سامنے آکر رُکا، کچھ لمحے خاموشی رہی، صرف لڑکے کی ٹوٹی ہوئی سانسیں۔ پھر اس نے دھیرے سے کہا،

''میں نے تمہیں کیوں رکھا تھا؟''

لڑکا ہچکچایا، ''س... سر... آپ نے کہا تھا... اسے روکوں——''

''روکنا کہا تھا۔'' ایک وقفہ آیا، پھر اس کی آواز اور نیچی اور خطرناک ہو گئی، ''یا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم ہاتھ لگاؤ گے؟''

لڑکے کی آنکھیں پھیل گئیں، ''سر، میں نے سوچا کہ——''

''تم سوچتے ہو... اور میں حکم دیتا ہوں۔''

دُرّاب ایک قدم اور قریب آیا۔ وہ جھکا——اس کی آنکھیں اب سیدھی لڑکے کی آنکھوں میں تھیں۔

''تمہاری حیثیت حکم ماننے کی ہے... بنانے کی نہیں۔'' وہ جھکا، اتنا قریب کہ لڑکا سانس لینا بھول گیا،

''میں نے تمہیں اسے وہیں روکنے کو کہا تھا... کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ وہیں رہے۔ میں نے تمہیں اختیار نہیں دیا تھا کہ تم اسے چھوؤ۔''

لڑکے کے ہونٹ کانپ رہے تھے، "سر، ایک موقع——"

دُرّاب سیدھا کھڑا ہو گیا، "موقع اُنہیں ملتا ہے جو غلطی کرتے ہیں...اور تم نے حد پار کی ہے۔"

کمرے میں خاموشی جم گئی۔ وہ مڑا، "حماس۔"

"جی، سر۔"

دُرّاب کی آواز اب بالکل سپاٹ تھی، جیسے فیصلہ لکھا جا چکا ہو، "اسے بتاؤ... کہ دُرّاب عالم کے حکم کو بدلنے کی سزا کیا ہوتی ہے۔"

لڑکا تڑپ اٹھا، "سر، پلیز! میں——" مگر حماس آگے بڑھ چکا تھا۔ اگلے ہی لمحے ایک چیخ گونجی، پھر ایک اور، پھر مسلسل ٹوٹتی ہوئی آوازیں۔ دُرّاب دروازے پر رُکا بھی نہیں، وہ اوپر چلا گیا۔ اوپر محل ویسا ہی خاموش تھا

چیخوں کی آوازیں ابھی بھی نیچے گونج رہی تھیں جب دُرّاب عالم سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آیا۔ اس کے قدم نہ تیز تھے، نہ سست——بالکل ویسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ تہہ خانے کا دروازہ اس کے پیچھے بند ہو چکا تھا مگر آوازیں اب بھی دیواروں سے ٹکرا کر اوپر آ رہی تھیں۔ وہ برآمدہ نما ہال میں آ کر رُکا۔ وسیع، خاموش، پُر تعیش۔ مدھم روشنی میں سب کچھ ویسا ہی

تھا—بالکل درست، بالکل بے اثر—جیسے نیچے کسی کی دنیا ابھی ٹوٹی نہ ہو۔ دُرّاب نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں، پھر آہستہ سے صوفے کی طرف بڑھا، انگلیاں ہلکے سے اس کی پشت پر پھسلیں جیسے وہ کسی خیال کو وہیں چھوڑ رہا ہو۔ نیچے سے ایک اور چیخ ابھری، مگر اس کے لبوں پر صرف ایک بے احساس سی مسکراہٹ آئی۔ وہ مڑا، کوٹ اتارا اور صوفے پر رکھ دیا، جوتے اتارے، ننگے پاؤں سیڑھیاں چڑھتا ہوا سیدھا اپنے کمرے میں آگیا۔

کمرے کی لائٹ جلائی۔ یہ کمرہ اس کی شخصیت جیسا تھا—سادہ، مہنگا، اور بے رحم حد تک منظم۔ اس نے گھڑی اتاری، میز پر رکھی۔ فون جیب سے نکالا، لاپرواہی سے بیڈ پر پھینکا۔ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا۔ چہرہ بالکل ویسا ہی تھا—پرسکون، قابو میں، مگر آنکھوں میں آج کچھ زیادہ ٹھہراؤ تھا۔

"میرت..." نام بے ساختہ لبوں تک آگیا۔ وہ چونکا نہیں، بس خود کو دیکھا۔

فون اٹھایا۔ اسکرین خالی تھی۔ نہ مایا کی کال، نہ کوئی پیغام۔ ایک لمحے کے لیے اس کی انگلی نام پر رُکی، پھر اس نے فون بند کر دیا۔

"خاموشی بھی اپنی جگہ معنی رکھتی ہے،" وہ آہستہ بولا۔

کھڑکی کی طرف بڑھا۔ پردہ ہٹایا۔ شہر نیچے پھیلا ہوا تھا——روشنیوں کا جال، جس میں ہر چمک کسی نہ کسی راز کو چھپائے ہوئے تھی۔ اس نے سگریٹ نکالی، جلائی۔ پہلا کش لیتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر فون دوبارہ ہاتھ میں آیا۔ نمبر ڈائل ہوا

"حماس؟"

دوسری طرف آواز فوراً مستعد ہو گئی، "جی سر۔"

دُرّاب کا لہجہ پر سکون تھا، مگر اسی سکون میں خطرہ چھپا ہوا تھا۔ "آج کی ملاقات؟" ایک لمحے کی خاموشی کے بعد جواب آیا،

"سر... ملاقات کامیاب رہی ہے۔ لڑکی تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی، لیکن——"

"لیکن؟" دُرّاب نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔

"سر، اس لڑکی کے پیچھے ایک اور شخص کا نام سامنے آیا ہے۔"

دُرّاب کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی۔ "نام؟"

"میر، سر۔ ابھی صرف نام معلوم ہوا ہے۔ کوئی پروفائل، کوئی بیک گراؤنڈ——کچھ واضح نہیں۔" کمرے میں خاموشی چھا گئی، صرف سگریٹ کے جلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی

تھی۔ دُرّاب نے کھڑکی کے شیشے میں اپنی پرچھائیں دیکھی۔ ''میر...'' اس نے نام دہرایا، جیسے زبان پر تول رہا ہو۔ پھر ہلکی سی ہنسی نکلی —— ٹھنڈی اور بے احساس۔

''نام ہی کافی ہے، حماس،'' وہ بولا۔ ''اکثر کھیل نام سے ہی شروع ہوتے ہیں اور انجام تک پہنچ جاتے ہیں۔'' اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں بجھا دی۔ ''دیکھتے ہیں یہ میر کون ہے جو میرے کھیل میں مداخلت کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔''

دوسری طرف فوراً جواب آیا، ''جی سر، میں مکمل رپورٹ نکلوا لیتا ہوں۔''

''جلدی نہیں،'' دُرّاب نے آہستگی سے کہا، ''میں چاہتا ہوں وہ خود سمجھے کہ وہ کس کے سامنے کھڑا ہے۔

حماس چند لمحے خاموش رہا، جیسے الفاظ کو ترتیب دے رہا ہو، پھر آہستہ سے بولا، ''سر... ایک اور بات ہے۔''

دُرّاب کی نگاہ اب بھی کھڑکی کے شیشے پر تھی، مگر توجہ پوری طرح حماس پر آ چکی تھی۔

''کیا؟'' اس نے مختصر سا سوال کیا۔

''سر، رومان الزیدی... وہ کانٹریکٹ کے لیے تیار ہے۔''

ایک لمحے کو کمرے کی فضا جیسے ٹھہر گئی۔ دُرّاب کے ہونٹوں پر آہستہ سے ایک مسکراہٹ آئی—وہ مسکراہٹ جو خوشی نہیں، بلکہ کسی حساب کے پورا ہونے کا اشارہ ہوتی ہے۔ اس نے انگلیوں سے ایش ٹرے کو ہلکا سا گھمایا، جیسے کسی سوچ کو ترتیب دے رہا ہو۔

"آخر کار جواب آ ہی گیا..." اس نے دھیمے لہجے میں کہا، پھر نگاہ سیدھی کی، "لوگ اکثر دیر کرتے ہیں سمجھنے میں... مگر جب سمجھ آ جائے تو راستہ وہی چنتے ہیں جو میں پہلے ہی ان کے لیے چھوڑ دیتا ہوں۔"

وہ آہستہ سے سیدھا ہوا، "کل صبح... سب فائنل کرو۔ کوئی گنجائش نہیں رہنی چاہیے—نہ الفاظ میں، نہ شرائط میں۔" پھر ایک مختصر وقفہ لے کر اس نے مزید کہا، "اور مایا کو انفارم کر دو... میٹنگ وہ اٹینڈ کرے گی۔" اس کی آواز میں ایک عجیب سی ٹھہراؤ تھی—جیسے یہ صرف ایک بزنس ڈیل نہ ہو، بلکہ کسی بڑے کھیل کی اگلی چال ہو۔"

دُرّاب نے دوبارہ آئینے میں خود کو دیکھا۔ چہرہ وہی، نظریں گہری، لبوں پر مدھم مسکراہٹ—مگر اب اندر ایک چھپی ہوئی تشویش بھی تھی۔

"کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ مدد اتفاق ہوتی ہے،" وہ خود سے بولا، "اور کچھ یہ نہیں جانتے کہ اتفاق بھی اکثر منصوبے کا حصہ ہوتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے لائٹ بند کی۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا، مگر دُرّاب عالم اب پوری طرح جاگ چکا تھا۔

کھیل شروع ہو چکا تھا—اور اس بار مہرے خود چل کر بساط پر آ رہے تھے۔

لندن میں ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔ ہلکی دھوپ بادلوں کے پیچھے سے جھانک رہی تھی، اور سڑکوں پر زندگی آہستہ آہستہ بیدار ہو رہی تھی۔ ہوا میں وہ خاص سی خنکی تھی جو ہر نئی شروعات کا احساس دلاتی ہے—جیسے آج کچھ نیا ہونے والا ہو۔ یونیورسٹی کی عمارت کے باہر طلبہ کا ہجوم تھا، کہیں ہنسی کی آوازیں، کہیں جلدی جلدی قدموں کی چاپ، کہیں کتابیں سینے سے لگائے سنجیدہ چہرے۔ ہر طرف ایک ہلچل تھی—ایک مصروف، زندہ سی ہلچل۔

کلاس روم کے اندر بھی ماحول مختلف نہیں تھا۔ طلبہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے کہ دروازہ کھلا اور پروفیسر پیٹر اندر داخل ہوئے۔ ان کے آتے ہی کلاس میں ہلکی سی خاموشی پھیل گئی۔ وہ اپنی مخصوص سنجیدہ مگر پُراعتماد انداز میں ڈائس کے پاس آ کر رُکے، عینک درست کی، اور بولے،

“Good morning, everyone.”

“Good morning, sir.”طلبہ نے ایک ساتھ جواب دیا،

پروفیسر پیٹر نے ہلکا سا سر ہلایا، پھر بولے، ”آج میں آپ سب کو ایک پروجیکٹ دینے جا رہا ہوں۔

”کلاس میں فوراً سرگوشیاں شروع ہوگئیں۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے خاموشی کروائی اور بات جاری رکھی،

”یہ پروجیکٹ آپ اکیلے نہیں کریں گے... بلکہ اپنے سینئرز کے ساتھ مل کر کریں گے۔ یہ آپ کی اسائنمنٹ کا ایک اہم حصہ ہوگا۔

یہ سنتے ہی کلاس میں ایک نئ قسم کی ایکسائٹمنٹ پھیل گئ۔ کچھ طلبہ خوش تھے، کچھ تھوڑے گھبرائے ہوئے۔

پروفیسر پیٹر نے میز پر رکھا ایک شفاف سا باؤل اٹھایا، جس میں چھوٹی چھوٹی مڑی ہوئی چِٹس پڑی تھیں۔ ”اس باؤل میں سینئرز کے رول نمبرز ہیں۔ آپ سب باری باری ایک ایک چِٹ لیں گے، اور جس کا رول نمبر آپ کے ہاتھ آئے گا، وہی آپ کا پروجیکٹ پارٹنر ہوگا۔ کلاس

میں ہلکی سی ہنسی گونجی

"It's like a lucky draw!" کسی نے کہا،

"Exactly." پروفیسر پیٹر مسکرا دیے

طلبہ ایک ایک کر کے اٹھنے لگے۔ ہر کوئی اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے تھوڑا پرجوش، تھوڑا بے چین نظر آرہا تھا۔ کوئی چِٹ کھول کر مسکرا دیتا، کوئی اپنے دوست کو دکھاتا، کوئی ہنستے ہوئے بیٹھ جاتا۔ میرت اپنی جگہ بیٹھی سب کو دیکھتی رہی۔ آخرکار وہ لمحہ بھی آگیا جب کلاس میں تقریباً سب چِٹس لے چکے تھے اور وہ اکیلی رہ گئی تھی۔ وہ آہستہ سے اُٹھی، چند قدم چل کر باؤل کے پاس پہنچی، اور ایک چِٹ اٹھالی۔

Roll No. 13 اس نے چِٹ کو کھولا

وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی — بس ایک نمبر۔ نہ کوئی نام، نہ کوئی پہچان۔

کلاس ختم ہونے لگی۔ طلبہ ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگے۔ ہنسی، باتیں، منصوبے — سب کچھ ساتھ لے کر۔ مگر میرت وہیں کھڑی رہی۔

وہ آہستہ سے پروفیسر پیٹر کے پاس گئی۔

"سر... پروجیکٹ کی ڈیٹیلز...؟"

"Yes, of course." پروفیسر نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا،

"آپ کا رول نمبر کیا آیا ہے؟"

"...میرت نے ہلکی آواز میں کہا، "13

ایک لمحے کو پروفیسر کے چہرے پر خوشی سی ابھری۔

رول نمبر تھرٹین؟" وہ ہلکے سے مسکرائے، "آپ بہت لکی ہیں۔ وہ ہمارا سب سے بریلینٹ اسٹوڈنٹ ہے۔ آپ کو کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی—وہ آپ کو سب کچھ خود سمجھا دے گا۔

You're in good hands." "Don't worry,"

"Thank you, sir..." میرت نے آہستہ سے سر ہلایا

میرت کے چہرے پر بھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ دل میں کہیں خوشی کی ایک چھوٹی سی لہر اُٹھی—شاید واقعی وہ لکی تھی۔ مگر اسی لمحے... میرت کے دل میں ایک ہلکی سی خواہش اُبھری—کاش اس کا نام انایا کے ساتھ آتا... کتنا آسان، کتنا خوبصورت ہوتا اگر وہ دونوں مل کر یہ پروجیکٹ کرتیں۔

"انایا کے ساتھ کیوں نہیں...؟"

یہ سوال اس نے زبان پر نہیں لایا، مگر دل میں گونجتا رہا۔

وہ آہستہ سے پلٹی، کلاس روم سے باہر نکلی۔ راہداری میں روشنی اب ذرا تیز ہو چکی تھی، مگر اس کے اندر ایک عجیب سا ملا جلا احساس تھا—— تھوڑی سی خوشی، تھوڑی سی کمی۔

یونیورسٹی کے اُس وِنگ میں قدم رکھتے ہی میرت کو لگا جیسے وہ کسی میلے میں آگئی ہو؛ سینئرز کی کلاس کے باہر اور اندر عجیب سی گہما گہمی تھی—— کہیں قہقہے، کہیں نام پکارے جا رہے تھے، کوئی اپنے پارٹنر کو ڈھونڈ رہا تھا تو کوئی پہلے ہی کسی کے ساتھ کھڑا ہنستے ہوئے پلان بنا رہا تھا۔ شور ایسا تھا جیسے ہر کوئی ایک ہی وقت میں بول رہا ہو، مگر پھر بھی سب کچھ کسی نہ کسی طرح سمجھ آ رہا تھا۔ میرت نے ایک لمحے کو رک کر گہری سانس لی اور نظریں کمرے میں گھمائیں، دل نے ہلکی سی بے چینی سے کروٹ لی—— "یہاں کیسے ڈھونڈوں گی...؟"

وہ آہستہ سے ایک لڑکی کے قریب گئی، "ایکسکیوز می...رول نمبر تھرٹین کون ہے؟"

لڑکی نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا، پھر ہلکا سا مسکرا کر کمرے کے کونے میں کھڑے ایک گروپ کی طرف اشارہ کیا

"وہ تینوں...خاص کر جو سب سے کم سنجیدہ لگ رہا ہے—— وہی ہو گا۔"

میرت نے نظریں اُس طرف اٹھائیں؛ تین لڑکے جیسے شور کے بیچ بھی اپنی الگ ہی دنیا میں کھڑے ہوں۔ وہ ایک لمحے کو رُکی، پھر خود کو سنبھالا——"چلو، کچھ نہیں ہوتا..." اور اعتماد کے ساتھ اُن کی طرف بڑھ گئی۔

مگر میرت جیسے ہی اُس گروپ کے قریب پہنچی، اس کے قدم ایک لمحے کو رک گئے۔ اس کی نظر جیسے ہی نائل اور شیری پر پڑی، اس کے ذہن میں ایک جھٹکا سا آیا

یہ تو... وہی ہیں... پارٹی والے لڑکے

ایک لمحے کو وہ سوچ میں گم ہو گئی، چہرے پر ہلکی سی پہچان کی جھلک ابھری، مگر ابھی وہ کچھ کہتی کہ شیری فوراً مڑا، اور اس کے چہرے پر وہی بے تکلف مسکراہٹ پھیل گئی، "اوہ... مس میرت!" اس نے ہلکے سے ہاتھ پھیلائے، "ہمارے غریب خانے میں خوش آمدید!"

میرت نے فوراً اسے ایک سیدھی، صاف نظر سے گھورا——جو بہت کچھ کہہ گئی۔ نائل نے فوراً شیری کو کہنی ماری، "اوئے سیدھا ہو" وہ خود آگے آیا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "جی مس، پہلے یہ تو بتائیں... آپ کو کون سا رول نمبر ملا ہے؟"

میرت نے بغیر جھجک جواب دیا، "تھرٹین۔"

شیری کی مسکراہٹ ایک لمحے کو اٹک گئی، پھر اس کے ہونٹوں سے دبی ہوئی ہنسی پھسلی،

"اوہہ..." وہ فوراً نائل کی طرف جھکا، "گئی بھینس پانی میں..."

نائل نے ہنسی دبانے کی کوشش کی مگر آنکھوں کی چمک چھپ نہ سکی۔ شیری نے خود کو سنبھالا، پھر آہستہ سے سر موڑ کر ڈرامائی انداز میں ہاتھ گھما کر پیچھے اشارہ کیا، "تو پھر مبارک ہو... آپ کی قسمت بہت خاص ہے۔ یہ رہے — رول نمبر تھرٹین۔"

میرت کی نظر جیسے ہی اُس سمت گئی، وہ ایک لمحے کو ٹھٹھک گئی، "تم...؟" اس کے سامنے اسفندیار خان کھڑا تھا — ہاتھ جیب میں، چہرے پر آدھی سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں وہی بے پرواسی چمک۔

میرت کے چہرے پر حیرت صاف نظر آئی، "تم... تم ہو رول نمبر تھرٹین؟ بقول پروفیسر پیٹر کے، کلاس کے سب سے بریلینٹ اسٹوڈنٹ؟"

وہ ایک سیکنڈ رُکی، پھر ہلکا سا ابرو اٹھا کر بولی، "تم پڑھتے بھی ہو...؟"

نائل اور شیری ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسی روکنے لگے۔ اسفند، جو شاید کچھ اور سننے کی توقع کر رہا تھا، یہ سنتے ہی ایک لمحے کو ساکت ہوا، پھر اس کے جبڑے سخت ہوئے، اس نے آہستہ سے سر ایک طرف جھکایا جیسے سوال کو سنجیدگی سے سوچ رہا ہو، پھر نہایت سکون سے بولا،

’’نہیں... میں تو یونیورسٹی صرف لڑکیاں تاڑنے آتا ہوں،

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد شیری اور نائل زور سے ہنس پڑے، ’’یہی بولنا تھا اس نے!‘‘ شیری نے کہا۔

میرت نے اسے گھورا بازو باندھے ایک نظر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا، پھر ہلکے طنزیہ انداز میں بولی، ’’ہاں... نظر تو آ رہا ہے۔ پڑھائی سے تو واضح طور پر کوئی تعلق نہیں لگتا آپ کا۔ لیکن فکر نہ کریں، آپ کی کیٹیگری سمجھ آ گئی ہے مجھے بیک گراؤنڈ ڈیکوریشن۔‘‘

نائل نے فوراً منہ دوسری طرف کر لیا ہنسی چھپانے کے لیے، شیری نے سر جھکا کر کہا، ’’یار... اس بار تو واقعی ستھری ہو گئی ہے۔‘‘

اسفند کی آنکھیں سکڑیں، وہ ایک قدم آگے بڑھا، مگر میرت پہلے ہی پلٹ چکی تھی، ’’مجھے نہیں کرنا کوئی پروجیکٹ تمہارے ساتھ۔‘‘ وہ سیدھی چل دی۔‘‘

اوئے سنو تو——’’اسفند فوراً اس کے پیچھے آیا، ’’بات تو سنو... پارٹنر!‘‘

میرت اچانک رکی، تیزی سے مڑی، آنکھوں میں صاف جھلکتا غصہ، ’’پروجیکٹ پارٹنر—— مائنڈ اٹ۔‘‘ ہر لفظ الگ، واضح اور سیدھا، پھر وہ دوبارہ مڑی اور چلنے لگی۔

اسفنداب کی بار اس کے آگے جا کر الٹا چلنے لگا، اس کا چہرہ اس کی طرف، قدم پیچھے کی طرف بڑھتے ہوئے، "ویسے... لائف پارٹنر بننا بھی کوئی مشکل کام نہیں —— اگر آپ اجازت دیں تو——"

میرت نے اسے گھورا تو وہ فوراً سیدھا ہوا، "میرا مطلب ہے —— پروجیکٹ پارٹنر!"

میرت نے کچھ نہیں کہا، بس چلتی رہی، پھر اچانک وہ ایک بینچ کے پاس رکی اور بیٹھ گئی۔

دھوپ ہلکی سی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے اسفند اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا، اس انداز میں کہ سورج کی روشنی اس تک نہ پہنچے، اب اس کا سایہ میرت پر تھا۔

اسفند نے گہری سانس لی، "اوکے... ریلیکس۔" لہجہ اب ذرا نرم تھا، "ہماری لڑائی —— جو کہ ویسے صرف تمہاری طرف سے ہے ——" میرت نے فوراً گھورا، "... میرا مطلب ہے ——" وہ فوراً سنبھلا، "دونوں کی طرف سے ——" ہم اسے تھوڑی دیر کے لیے سائیڈ پر رکھتے ہیں۔" وہ ذرا سا جھکا، "... صرف پروجیکٹ کے لیے۔"

میرت خاموش رہی۔ اسفند نے پہلی بار سنجیدگی سے کہا، "ہم دونوں اچھا پروجیکٹ کر سکتے ہیں۔ آئی مین اٹ۔"

میرت نے اس کی طرف دیکھا، اس بار غور سے، پہلی بار بغیر غصے کے، پھر آہستہ سے بولی،

"اور میں تم پر کیوں بھروسہ کروں؟"

اسفند کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، "مت کرو۔ بس کام کرو۔

میرت نے اسے غور سے دیکھا، جیسے پرکھ رہی ہو کہ یہ وہی لڑکا ہے یا کوئی اور چہرہ۔ پھر اس نے آہستہ مگر صاف لہجے میں کہا، "تو پھر ٹھیک ہے..." ایک لمحہ رکی، "...میری تین شرطیں ہیں۔"

اسفند کے لبوں پر فوراً وہی شرارتی مسکراہٹ لوٹ آئی۔ "اوہ—" وہ ایک قدم آگے بڑھا، ایک ہاتھ اس نے اپنے سینے پر رکھا اور نگاہیں اٹھا کر سیدھا میرت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا، "قبول ہے... آپ کی تین کیا— آپ کی ہر شرط... سر آنکھوں پر۔"

میرت ایک لمحے کو ساکت رہ گئی۔ اسفند نے ذرا سا اور جھک کر نرمی سے، مگر واضح انداز میں کہا، "یہ آپ کی گھورتی ہوئی آنکھیں... اس کی نظریں واقعی اس کی آنکھوں پر ٹھہر گئیں جو ہر بات سے پہلے فیصلہ سنا دیتی ہیں..." پھر ہلکا سا توقف کیا، اس کی نظر پیشانی کی طرف گئی، "...اور مجھے دیکھتے ہی پیشانی پر آ جانے والے یہ بل..." اس کے لبوں پر ایک ہلکی، بہت ہلکی "مسکراہٹ آئی، "...ان سب سمیت... آپ بھی قبول ہیں۔

ایک لمحے کو میرت واقعی ساکت رہ گئی، پھر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں صاف غصہ اُبھر آیا۔ وہ تیزی سے بینچ سے اٹھی، ''تم... کبھی نہیں سدھرو گے!'' ہر لفظ میں جھنجھلاہٹ تھی، وہ مڑی اور تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی۔

''ارے سنو تو—'' اسفند نے پیچھے سے آواز لگائی، ''ملکہِ حجاب... آپ ہی سُدھار دیں نا!''

یہ بندہ دل و جان سے سُدھرنے کے لیے تیار کھڑا ہے بس آپ کوشش تو کریں

اس کے لہجے میں وہی ہلکی سی شرارت تھی میرات رکی نہیں۔ شاید اس نے سنا بھی نہیں... یا سن کر نظرانداز کر دیا۔ وہ بس چلتی رہی۔ اسفند وہیں کھڑا رہا، چند لمحے... پھر اس نے آہستہ سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور ایک گہری سانس کے ساتھ مسکرا دیا،

''پارٹنر...'' وہ دھیرے سے بڑبڑایا، ''...مائی پارٹنر۔''

ہلکی سی ہنسی اس کے لبوں سے نکلی، ''ناٹ بیڈ۔''

دور کھڑے شیری نے آواز لگائی، ''ہوا کیا؟ مان گئی؟!''

''اسفند نے مڑ کر نہیں دیکھا، بس ہاتھ ہلایا، ''مانے گی...'' ایک لمحہ، ''...آخر میری ہی پارٹنر ہے۔'' اس کی نظریں اب بھی اسی سمت تھیں جہاں میرت جا چکی تھی، اور اس کی مسکراہٹ میں پہلی بار صرف شرارت نہیں بلکہ کچھ دلچسپی بھی شامل تھی۔

کمرے میں پردے آدھے گرے ہوئے تھے، صبح کی مدھم روشنی فرش پر بکھری تھی، اور دُرّاب عالم گہری نیند میں تھا—ایسی نیند جو صرف ان لوگوں کو آتی ہے جو رات کو دوسروں کی نیندیں حرام کر کے سوتے ہیں۔ اچانک دروازے پر زوردار دستک ہوئی، ایک نہیں، دو نہیں—مسلسل۔ دُرّاب نے کروٹ بدلی، دانت پیسے اور لیٹے لیٹے آواز لگائی،

"کون مرنا چاہتا ہے میرے ہاتھوں، صبح صبح...؟" مگر دستک اور تیز ہو گئی۔

اس نے آنکھیں کھولیں، غصے سے کمبل ایک طرف پھینکا، ننگے پاؤں فرش پر اترا—قدموں کی آواز ہی بتا رہی تھی کہ جو بھی سامنے آئے گا، بچے گا نہیں۔ دروازہ کھولا تو سامنے حماس کھڑا تھا، چہرہ معصوم مگر آنکھوں میں صاف گھبراہٹ۔

دُرّاب دھاڑا، "تم پاگل ہو گئے ہو؟ تمہیں گھڑی نظر آتی ہے یا میں نے تمہیں اجازت دی تھی کہ—"

حماس فوراً بولا، "سوری سر! واقعی معذرت—لیکن سر، یہ بہت ضروری ہے—

دُرّاب نے آنکھیں تنگ کیں، ''ضروری؟ اگر یہ ملک جل نہیں رہا تو تم ابھی دس سیکنڈ میں غائب ہو جاؤ۔''

حماس نے ہمت جمع کی، ''سر... پلیز... نیوز دیکھ لیجیے، ابھی۔''

دُرّاب نے ابرو چڑھائے، ''میں نیوز چینل نہیں چلاتا، حماس۔ جا کے کسی اور کو تنگ کرو۔''

حماس کی آواز میں اب گھبراہٹ واضح تھی، ''سر، نام آپ کا آ رہا ہے ——ہر چینل پر۔''

دُرّاب ایک لمحے کو رُک گیا، ''میرا نام؟'' پھر طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر آئی، ''پھر کوئی فضول اسکینڈل ہو گا، لندن بور نہیں ہوتا نا میرے بغیر۔''

حماس نے آہستہ کہا، ''اس بار اسکینڈل نہیں ہے، سر...''

دُرّاب کی پیشانی پر بل پڑا، وہ مڑا، غصے سے ریموٹ اٹھایا اور بولا، ''دس سیکنڈ —— اگر وقت ضائع ہوا تو تم خود نیوز بن جاؤ گے۔''

اس نے ٹی وی آن کیا، چینل بدلتے ہوئے اچانک ایک نیوز چینل پر تصویر ٹھہر گئی، اینکر مسکرا رہی تھی اور اسکرین پر بڑا سا ہیڈ لائن تھا

: “London’s Most Powerful Act of Charity!”

دُرّاب کے ماتھے پر شکن آئی، اینکر کی آواز گونجی، ''ناظرین، آج لندن کی تاریخ میں ایک نئی مثال قائم ہو گئی ہے۔ مشہور بزنس ٹائکون، عالم ہولڈنگز کے اونر، مسٹر دُرّاب عالم نے — ''دُرّاب سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، '' — بیس کروڑ روپے کی خطیر رقم مختلف آرفنیجز کو عطیہ کر دی ہے۔ یہ لندن کی تاریخ کی سب سے بڑی انفرادی چیریٹی سمجھی جا رہی ہے۔''

کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی، دُرّاب کی آنکھیں اسکرین پر جمی تھیں، نیند جیسے کسی نے چھین لی ہو۔ اینکر بولتی جا رہی تھی، ''ذرائع کے مطابق، یہ عطیہ خاموشی سے دیا گیا — بغیر کسی تشہیر کے، جو اس عمل کو

اور بھی عظیم بناتا ہے۔'' اسکرین پر اس کی تصویر کے نیچے لکھا تھا

"The Silent King with a Golden Heart."

دُرّاب کے جبڑے بھنچ گئے، ''... کیا؟'' اینکر نے مزید کہا،

سوشل میڈیا پر دُرّاب عالم کو اینجل آف لندن کہا جا رہا ہے

''دُرّاب نے ریموٹ زور سے ٹی وی پر دے مارا، ''یہ کیا بکواس ہے؟!''

حماس نے ہچکچاتے ہوئے کہا، ''سر... تمام چینلز یہی چلا رہے ہیں۔''

دُرّاب اٹھ کھڑا ہوا، ''میں نے کوئی ڈونیشن نہیں دی!'' اس کی آواز میں وہ خطرناک ٹھہراؤ تھا جو طوفان سے پہلے ہوتا ہے، ''

کون ہے یہ؟ کس نے میرا نام استعمال کیا؟''

حماس آہستہ سے بولا، ''سر، بینک ٹرانسفر ویریفائیڈ ہے، بلکہ اماؤنٹ آپ کے پرسنل اکاؤنٹ سے ٹرانسفر ہوئی ہے۔''

دُرّاب کا لہجہ بدل گیا، ''میرے پرسنل اکاؤنٹ سے؟''

حماس نے فائل آگے بڑھائی، “Yes, sir. Primary account. No proxy. No shell. Direct transfer.”

دُرّاب پلٹا، اس کی آنکھیں سرخ نہیں تھیں ——وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک تھیں، بالکل پرسکون، بالکل خالی،

''تمہیں اندازہ ہے اس اکاؤنٹ تک رسائی کس کے پاس ہوتی ہے؟'' پھر وہ ہلکی سی بے جان ہنسی ہنسا، ''کسی کے پاس نہیں... کوئی ایک بھی نہیں۔ یہ اکاؤنٹ ——میرے نام ہے، میرا پرسنل، تم سمجھ رہے ہو، حماس؟''

وہ چند قدم چلا، پھر اچانک رک گیا، ''مطلب یہ کہ لندن کی تاریخ کی سب سے بڑی چیریٹی میں نے کی...اور مجھے خبر تک نہیں؟ کسی نے میرے نام سے نیکی کی ہے...اور وہ بھی میرے پیسوں سے؟ واہ...''

وہ بیڈ کے کنارے آ کر بیٹھ گیا، جیسے اچانک سارا جسم وزن پکڑ گیا ہو، ایک لمحہ...دو لمحے...پھر جیسے دماغ میں بجلی گری، ''...نہیں۔'' اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں،

''نہیں، مایا ایسا نہیں کر سکتی...یا شاید...صرف وہی کر سکتی ہے۔'' اس کی سانس گہری ہوئی، ''وہی ایک ہے جو میرے اکاؤنٹ تک...''

وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھ گیا، انگلیاں بالوں میں دھنس گئیں، ''...مایا۔'' نام جیسے دانتوں کے بیچ سے نکلا، ''اُف—مایا، یہ تم نے کیا کر دیا...''

، ''ایک ڈنر پر نہ آنے کی اتنی بھاری قیمت؟ بیس کروڑ...یہ پاگل پن ہے، مایا۔'' اس بار آواز میں غصہ نہیں تھا، حیرت تھی، صدمہ تھا—بیس کروڑ کا صدمہ

اچانک موبائل کی آواز گونجی، دُرّاب نے سر اٹھایا، اسکرین دیکھی—مایا،

ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں، پھر میسج کھولا

“Congratulations, Mr. Angel of London. I am proud of you

دُرّاب نے پیغام کو چند لمحے گھورا، پھر ناک سے سانس چھوڑتے ہوئے بولا، ”تم واقعی حد سے زیادہ پاگل ہو، مایا... آج تم نے یہ ثابت کر دیا۔“

اس نے فون بند کر کے بیڈ کے ساتھ رکھ دیا، غصہ ابھی باقی تھا مگر اس کے بیچ کہیں ایک بے بس سی مسکراہٹ بھی تھی، ”ایک ڈنر اور اس نے پوری دنیا کو شامل کر لیا۔

حماس خاموش کھڑا تھا، دُرّاب نے آہستہ سانس چھوڑتے ہوئے کہا،

”لندن کا فرشتہ...“

اور ہلکی سی ہنسی لبوں سے نکلی، ”عجیب بات ہے، میں نے تو کبھی کسی کو جنت کا راستہ نہیں دکھایا... بس قبرستانوں کا انتظام بہتر کیا ہے۔“

حماس نے نظریں چرا لیں، دُرّاب نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا، ”اور یہ لقب کس نے دیا؟ وہی لوگ نا جو کل تک میرے خلاف انکوائری کی خبریں چلا رہے تھے؟“

حماس نے دھیرے سے جواب دیا، ”جی سر... سوشل میڈیا پر لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا دل سونے کا ہے۔“

دُرّاب طنزیہ ہنسا، ’’سونا؟ میرا دل سونا ہوتا تو اب تک کسی زیور کی دکان میں پڑا ہوتا۔ یہ جو دھڑک رہا ہے نا، حماس ——یہ حساب کتاب سے دھڑکتا ہے۔‘‘

وہ اٹھا، کھڑکی کی طرف گیا، پردہ ذرا سا ہٹایا، لندن جاگ چکا تھا، ’’کمال ہے... میں نے پوری زندگی شیطان بن کر گزاری، اور ایک عورت نے راتوں رات مجھے فرشتہ بنا دیا۔‘‘

پھر مڑا اور بولا، ’’تم جانتے ہو، اس میں سب سے خطرناک بات کیا ہے؟‘‘ حماس نے نفی میں سر ہلایا تو وہ بولا،

’’یہ نہیں کہ پیسے گئے، بلکہ یہ کہ لوگ اب مجھ سے اچھائی کی توقع رکھیں گے ——اور مجھے توقعات توڑنے کی عادت ہے۔‘‘ فون دوبارہ بجا، اس نے موبائل اٹھایا اور مایا کا پیغام پڑھا، فائنلی، لندن کو آج ان کا فرشتہ مل گیا۔‘‘

دُرّاب کے چہرے پر خاموش مسکراہٹ آئی، ’’فرشتہ؟ کمبخت، شیطان کہہ لیتی تو شاید صدمہ کم ہو جاتا...‘‘

اسی لمحے دروازے پر ہلکی دستک ہوئی، ایک ملازم اندر آیا اور سر جھکا کر بولا، ’’سر... میم مایا ڈرائنگ روم میں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔‘‘ دُرّاب نے آہستہ سر اٹھایا ——آنکھوں میں اب غصہ نہیں تھا، ایک خطرناک سکون تھا۔

ڈرائنگ روم میں صبح کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ پردے آدھے کھلے تھے، مگر فضا میں عجیب سی سنجیدگی ٹھہری ہوئی تھی۔ مایا صوفے پر بیٹھی تھی، بال سلیقے سے بندھے، چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ — چند لمحے خاموشی رہی۔ اتنی خاموش کہ دیوار کی گھڑی کی ٹک ٹک صاف سنائی دے رہی تھی۔ درّاب عالم تیز قدموں سے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ دروازہ بند کرنے کی آواز معمولی نہیں تھی — وہ آواز تھی جو کسی کے ضبط کے ٹوٹنے سے پہلے آتی ہے۔

مایا پر سکون، بالکل ویسے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

درّاب نے ایک نظر اس پر ڈالی، پھر سامنے دیوار پر چلتی اسکرین کی طرف — جہاں اب بھی "Angle of London…" اس کا نام چل رہا تھا۔

وہ ہنس پڑا۔ ایک خشک، بے مزہ ہنسی۔ "تم نے ایک رات میں میرے نام کو تماشہ بنا دیا، مایا۔" مایا نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی، لہجہ نرم مگر آنکھیں سیدھی۔

تماشہ نہیں، لیجنڈ فرق ہوتا ہے درّاب عالم۔"

درّاب نے میز پر ہاتھ مارا—زور نہیں تھا، لیکن کمرے کی فضا بدل گئی۔ "میرے ذاتی اکاؤنٹ سے بیس کروڑ نکلے ہیں!" "اور میں وہ شخص ہوں جسے اپنے پیسے کا ایک ایک پاؤنڈ یاد رہتا ہے۔" آواز اب نیچی تھی، اور یہی خطرناک بات تھی۔

مایا نے فوراً آنکھیں سکوڑیں، جیسے ذہن میں حساب لگا رہی ہو، پھر معصومیت سے بولی:

"اوہ...واقعی؟ تو پھر تم نے کبھی یہ کیوں نہیں یاد رکھا کہ تم نے مجھے کتنی دفعہ نظرانداز کیا؟ وہ شاید پاؤنڈز سے مہنگا تھا۔"

درّاب نے پلکیں جھپکائیں۔ "یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔"

مایا ہنسی—ہلکی، مگر چبھنے والی۔

کوم آن، مسٹر "تم تو ایسے ریاکٹ کر رہے ہو جیسے میں نے تمہارا پن کوڈ نہیں دل چرا لیا ہو۔

ون پاؤنڈ میموری

درّاب نے ہلکی سی سانس لی۔ "یہ ذاتی اکاؤنٹ تھا، مایا۔ کاروبار نہیں۔"

"میں جانتی ہوں، "اسی لیے تو مزہ آیا۔"

درّاب کے ہونٹ ہلکے سے کھلے۔ "تمہیں اندازہ ہے یہ خبر میرے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟"

مایانے کندھے اچکائے۔ ''ہاں، اور یہی تو مسئلہ ہے۔ تم ہمیشہ معنی خود طے کرتے ہو، کسی اور کو موقع نہیں دیتے۔''

درّاب ایک قدم آگے آیا۔ ''تم نے پوچھا بھی نہیں۔ سوچا بھی نہیں۔ بس فیصلہ کرلیا؟'' مایا آہستہ سے کھڑی ہوئی۔ اب دونوں برابر کھڑے تھے۔ اب دونوں کے درمیان فاصلہ کم تھا۔ بہت کم۔

''فیصلے وہی لوگ کرتے ہیں جنہیں اجازت مانگنا پسند نہیں، درّاب

درّاب نے گہری سانس لی۔ پھر اچانک ہنسا۔ ''ایک ڈنر پر نہ جانے کی یہ قیمت؟ واقعی؟'' پہلی بار اس کے لہجے میں حیرانی گھلی۔

''تم جانتی ہونا، یہ رقم میں پلک جھپکتے دے سکتا تھا—— مگر اپنی مرضی سے۔''

مایانے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''اور میں نے تمہیں یہی یاد دلایا ہے۔ کہ ہر چیز تمہاری مرضی سے نہیں ہوتی۔''

،''یہ حرکت خطرناک تھی... کوئی اور ہوتا——'' درّاب نے دھیرے سے کہا

''لیکن میں کوئی اور نہیں ہوں، درّاب عالم میں وہ ہوں جو ایک رات میں تمہاری پوری ایمپائر تباہ کر سکتی ہوں۔۔ مایا کی انگلیاں اب اس کے کالر پر جا کر رکیں۔ اب دونوں کے درمیان فاصلہ تقریباً ختم تھا۔

''اور ہاں یہ تو بس ایک ٹریلر تھا، درّاب،'' وہ دھیمی آواز میں بولی۔ ''تمہیں یہ یاد دلانے کے لیے کہ میں چاہوں تو کیا کر سکتی ہوں۔''

درّاب نے اس کی کلائی پکڑی —— زور نہیں، بس اختیار۔ ''تم میرے دل سے کھیل رہی ہو، مایا۔''

''نہیں، درّاب... میں تمہیں وہ دل یاد دلا رہی ہوں جسے تم کب کا نظرانداز کر چکے ہو۔''

درّاب خاموش ہو گیا۔ وہ پہلی بار سمجھ رہا تھا —— یہ غصے کا کھیل نہیں تھا، یہ اختیار کا تھا۔ اور اسی معاملے میں تو اس کا اختیار نہیں چلتا تھا۔

''دوبارہ ایسا مت کرنا،'' اس کی آواز میں دھمک نہیں، فیصلہ تھا۔ ''اگلی بار میں خاموش نہیں رہوں گا۔'' مایا نے ہاتھ نہیں چھڑایا۔ الٹا ذرا قریب جھک آئی۔

''تم کر بھی کیا لو گے؟'' وہ سرگوشی میں بولی۔ درّاب کے چہرے پر لمحے کو وہ تاثر آیا جو صرف مایا دیکھ سکتی تھی —— بے بسی۔ اس نے ہاتھ چھوڑ دیا۔

"ابھی تو بیس کروڑ کا جھٹکا تھا،" مایا نے نرمی سے کہا، لیکن لفظ کاٹ دار تھے۔ "اگلی بار یاد دہانی اس سے کہیں زیادہ مہنگی ہو سکتی ہے۔"

درّاب نے دانت بھینچ لیے۔ "یہ مت سمجھنا کہ میں خاموش رہوں گا۔"

مایا نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا: "اور تم یہ مت سمجھنا کہ مجھے اس کا ڈر ہے۔"

چند لمحے دونوں خاموش رہے۔ وہ خاموشی جو صرف دو ضدی دلوں کے بیچ آتی ہے۔ درّاب نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایک لمحے کے لیے وہ اور کچھ نہیں کہہ سکا۔

مایا نے اپنا پرس اٹھایا، دو قدم پیچھے ہٹی۔ "اچھا... میں چلتی ہوں۔"

درّاب نے چونک کر دیکھا۔ "کہاں؟"

مایا مسکرائی——وہ مسکراہٹ جو زخم سے زیادہ گہری ہوتی ہے۔ "تمہیں انٹرویوز دینے ہوں گے نا؟ آخرکار——اتنے فیمس جو ہو گئے ہو۔"

وہ دروازے کی طرف بڑھی۔ "باہر میڈیا کی لائن لگی ہے، مسٹر اینجل آف لندن جلدی سے ریڈی ہو کر باہر آئیں، لندن اپنے فرشتے کا انتظار کر رہا ہے..." درّاب وہیں کھڑا رہ گیا——غصے میں، جلن میں، اور عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ——

ڈرائنگ روم کے دروازے کے بند ہوتے ہی دُرّاب عالم نے گہری سانس لی۔ باہر سے شور کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں۔ کیمرے، فلیش، نام کی صدائیں

"Mr. Alam! Sir, one comment please!" "London's biggest philanthropist— how does it feel?"

دُرّاب نے ٹائی درست کی۔ آئینے میں خود کو دیکھا—وہی پُر سکون چہرہ، وہی قابو میں رکھی ہوئی آنکھیں۔ بس آنکھوں کی گہرائی میں مایا کی مسکراہٹ اٹکی ہوئی تھی۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک رُکا۔

"Angle of London..."

وہ خود سے بڑبڑایا۔ "تم نے مجھے فرشتہ بنا دیا، مایا—اور خود... شیطان بن کر مسکرا کر چلی گئیں۔" ایک لمحے کو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی، غصے میں لپٹی ہوئی مسکراہٹ۔

"تم جانتی ہو کہ میں تمہیں روک نہیں سکتا۔ اور یہی تمہاری اصل طاقت ہے۔"

دروازہ کھلا مینیجر نے سر جھکا کر کہا

"Sir, media is ready."

دُرّاب نے سیدھا کھڑے ہو کر اپنا کوٹ درست کیا۔

“Ready?”

”اس نے آہستہ کہا۔“نہیں——انہیں کیا خبر کہ اصل خبر تو ابھی مایا کے پاس ہے۔

وہ باہر نکلا۔ فلیش لائٹس ایک ساتھ چمک اٹھیں۔ کیمروں کی آنکھیں جیسے صرف ایک ہی ——چہرہ تلاش کر رہی ہوں درّاب عالم۔

وہ پوڈیم کے سامنے کھڑا تھا، کندھے سیدھے، چہرے پر وہی شائستہ مسکراہٹ جو لندن کو مطمئن کر دیتی ہے۔

“Sir, people are calling you the Angel of London,”

ایک رپورٹر نے جوش سے کہا۔

“Twenty crore in a single night— that’s historic. How does it feel?”

درّاب نے مائیک کے قریب جھک کر ذرا سا توقف کیا جیسے لفظوں کو تول رہا ہو۔ پھر نرم، باوقار لہجے میں بولا۔

Clubb of Quality Content

چیئرٹی کبھی احساسِ برتری نہیں ہوتی یہ بس ایک ذمہ داری ہے جو کچھ لوگوں پر زیادہ بھاری پڑ جاتی ہے“

تالیاں گونج اٹھیں۔کیمروں کے شٹر تیز ہو گئے۔

“Sir, was this planned? Will you continue this generosity? Who inspired you?”

درّاب کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔آنکھوں میں وہی ٹھہرا ہوا سکون مگر اندر کہیں ایک نام بجلی کی طرح چمکا

مایا۔

اسی لمحے اس کی نظر ہال کے ایک کونے پر پڑی وہاں ہلکے رنگ کے لباس میں بازو سینے پر باندھے مایا کھڑی تھی۔ہرے پر ایسی معصوم سی مسکراہٹ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔جیسے وہ کہہ رہی ہو ہاں،ہاں...بولتے رہو سب تمہاری تعریفیں ہی تو ہیں۔

درّاب کی جبڑے کی لکیر سخت ہو گئی،دانت آپس میں بھینچے—ایک پل کے لیے۔پھر اس نے خود کو سنبھالا،مسکراہٹ واپس آ گئی۔اسی لمحے مایا نے ہلکا سا سر ایک طرف جھکایا اور ہوا

میں ایک فلائنگ کس بھیج دی —— نہ شوخ، نہ بے باک، بس اتنی کہ صرف وہی سمجھے جس کے لیے تھی۔

درّاب کی آنکھوں میں ایک لمحے کو شعلہ سا لپکا۔ "یہ لڑکی..." وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا، "میری ساکھ سے کھیل کر تالیاں سمیٹ رہی ہے۔" مگر اگلے ہی لمحے وہی پُر سکون چہرہ، وہی مہذب انداز۔

"Absolutely,"

وہ رپورٹر کی طرف دیکھ کر بولا، "اگر میرے ایک قدم سے کسی اور کی زندگی میں آسانی آ سکتی ہے تو یہ سودا مہنگا نہیں۔" تالیاں پھر بجیں۔ مایا نے دور سے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک اور پیغام دیا

Enjoy it, Mr. Famous... : یہ صرف ٹریلر تھا۔

درّاب نے ہلکی سی سانس لی، مسکرایا —— اس طرح جیسے اس کھیل کو قبول کر رہا ہو۔

"تم مجھے سب کے سامنے فرشتہ بنا رہی ہو، مایا، اور خود... پردے کے پیچھے کھڑی ہو کر میری حدیں آزما رہی ہو۔" اس کی نگاہ ایک لمحے کو پھر مایا پر ٹھہری، مگر —— مایا؟ وہ اب ہال کے

کونے میں نہیں تھی۔ وہ آہستہ آہستہ سامنے کی صفوں میں آچکی تھی، بالکل ویسے جیسے کوئی فلم میں ہیرو کے قریب آکر اسے یاد دلادے کہ اسکرپٹ اُس نے لکھی ہے۔

ایک رپورٹر نے زور سے کہا:

"Sir! London is obsessed with you today! Social media is calling you the Man with a Golden Heart!"

"سوشل میڈیا کو ایگزیجریٹ کرنے کی عادت ہے...دل اگر سونے کا ہو بھی جائے تو شور زیادہ کر دیا جاتا ہے۔"

ہنسی، تالیاں، وِسلز۔

درّاب کی نظر اچانک نیچے گئی——سامنے مایا پہلی صف میں بیٹھ چکی تھی۔ وہ پرس کھول کر آرام سے لپ اسٹک نکال رہی تھی، جیسے یہ سب کوئی بورنگ میٹنگ ہو۔

درّاب کی آنکھ ذرا سی تنگ ہوئی۔ یہ لڑکی... میرے ٹوئنٹی کروڑ پر لِپ اسٹِک ٹچ-اپ کر رہی ہے؟

اسی لمحے مایا نے لپ اسٹک بند کی، سر اٹھایا، اور سیدھا اس کی طرف دیکھا—آنکھوں میں شرارت، ہونٹوں پر مسکراہٹ۔ درّاب کے جبڑے پھر سخت ہو گئے

وہ رپورٹر بول پڑا: “Sir, who should get the credit for inspiring such generosity?”

درّاب نے ایک لمحے کو سوچا—پھر نظریں مایا سے ہٹائے بغیر بولا

“Some people don’t inspire… they provoke.”

ہال میں ہلکا سا قہقہہ۔ مایا نے فوراً اپنے دل پر ہاتھ رکھا، جیسے کہہ رہی ہو اوہ، یہ تو میرے لیے تھا؟ پھر وہ جھک کر اپنی دوست کے کان میں کچھ کہتی ہے—اور دونوں ہنس دیتی ہیں۔

درّاب نے گہری سانس لی۔ بے حیا لڑکی…

ایک اور رپورٹر چیخا “Sir! Any message for young philanthropists?”

درّاب نے مسکراتے ہوئے کہا “Yes. If you’re donating quietly—make sure no Maya exists in your life.”

Clubb of Quality Content

!اوکے اوکے… گلِٹی :مایانے دونوں ہاتھ اٹھا کر سرینڈر کا اشارہ کیا

درّاب نے دانت بھینچے۔ایک رپورٹر نے آواز دی،

“Any message for people calling you ‘The Angel of London’?”

درّاب نے مائیک تھاما۔

“Angel”؟

“فرشتے غلطیاں نہیں کرتے۔ میں کرتا ہوں—اور ان کی قیمت بھی چکاتا ہوں۔” کچھ لوگ ہنسے،اور کچھ کنفیوز ہو گئے۔مایانے آہستہ سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور ایگزیجریٹڈ سیریسنیس سے سر ہلایا۔

“True. Very true.”

ہال میں تقریر جاری تھی کہ اچانک درّاب کی جیب میں پڑا فون ہلکی سی وائبریشن کے ساتھ بجا۔اس نے بے اختیار نیچے دیکھا؛اسکرین پر ایک نیا نوٹیفیکیشن چمک رہا تھا۔وہ فون چیک کرنے ہی والا تھا کہ اسی لمحے اس کی نظر مایا پر پڑی۔

”.اوپن اٹ“ مایانے بالکل مدھم انداز میں آنکھوں سے اشارہ کیا

درّاب نے آہستہ سانس بھری، فون ان لاک کیا اور میسج کھولا۔ اسکرین پر مایا کا جملہ نمایاں تھا

"سمائل پر اپرلی، اینجل آف لنڈن... فوٹوز خراب ہو رہی ہیں۔"

درّاب کے ہونٹ تھوڑا سا کانپے — غصے سے نہیں، مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں۔ وہ مائیک کے قریب آیا، آخری لائن بولی

"Thank you everyone. I hope my good deeds stay louder than the people who enjoy teasing me."

فلیشز کے شور کے درمیان درّاب پوڈیم سے اتر گیا۔ وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا اس کے سامنے آ کر رُکا۔ ہال کا شور پیچھے دھندلا گیا تھا، مگر مایا پوری شان سے، ایک فاتح کی طرح آرام سے کھڑی تھی — پُرسکون، اور خطرناک حد تک کنڑول میں۔

"تمہیں آئیڈیا ہے تم نے آج کیا سرکس کریئیٹ کیا ہے؟"

مایا نے نظریں ہٹائے بغیر بڑے آرام سے ہال کے شیشے نما پینلز کے باہر دیکھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی، "سرکس نہیں... برانڈنگ کہتے ہیں۔ تم فیمس ہونا ڈیزرو کرتے تھے۔"

درّاب کے جبڑے بھینچ گئے،اس نے ہاتھ سینے پر باندھ لیے۔''میرے پرسنل اکاؤنٹ سے ٹوئنٹی کروڑ نکلوا دینا برانڈنگ نہیں ہوتی،مایا۔''

مایا نے آہستہ سے اس کی طرف رُخ موڑا،چہرے پر مکمل معصومیت،''تو کیا ہوا؟ واپس آ جائیں گے۔ تمہیں پیسے کی کمی تھوڑی ہے۔''

درّاب نے ایک بے اختیار سی ہنسی نکالی،مگر وہ ہنسی تلخ تھی۔''مسئلہ پیسے کا نہیں ہے۔مسئلہ یہ ہے کہ تم نے بغیر پوچھے میرے نام سے فیصلہ کیا۔''مایا نے فوراً بات کاٹ دی،

''نہیں،میں نے تمہارے نام سے نہیں—تمہارے ایگو کے نام سے فیصلہ کیا۔''اس جملے کے بعد دونوں کے بیچ ایک لمحے کو خاموشی لٹکی؛ہال کا شور پیچھے مدھم پڑ گیا،جیسے وقت لمحہ بھر رک گیا ہو۔درّاب نے آہستہ سے قدم بڑھایا،اس کے قریب آ کر بولا،

''تم کھیل رہی ہو،مایا۔اور میں کھیل ہارنے والوں میں نہیں ہوں۔''

مایا بھی ایک انچ آگے ہوئی،اس کی آواز مخملی مگر خطرناک حد تک پُراعتماد،''مجھے پتا ہے۔اسی لیے تو تمہیں چُنا ہے۔''

درّاب پلکیں جھپکنا بھول گیا،پھر آہستہ سے کہا،''ایک ڈنر کینسل کرنے پر یہ سزا تھی؟''

مایا نے کندھے اچکائے،''سزا نہیں...ریمائنڈر۔''

"کس بات کا؟"

وہ مسکرائی——وہی مسکراہٹ جو سیدھی دل پر وار کرتی تھی۔

"کہ میں مایا ہوں۔اور تم درّاب عالم ہو——مگر میرے سامنے نہیں۔

درّاب نے گہری سانس لی، نگاہیں جھکا لیں، پھر آہستہ سے کہا: "...تم بہت خطرناک ہو۔"

مایا نے سر ہلایا۔"اور تم بہت برے ہو یہ ماننے میں کہ تمہیں یہ خطرہ پسند ہے۔بہت زیادہ۔"

درّاب کچھ نہ کہہ سکا۔اس نے آنکھیں بند کر لیں؛اس کی سانسیں بھاری تھیں——مایا کی موجودگی،اس کی ضد،اس کا ہاتھ بند اکاؤنٹ سے کروڑوں دور پھینک دینا...یہ سب درّاب کی ناکامی نہیں بلکہ مایا کی فتح تھی۔وہ جا چکی تھی، مگر درّاب وہیں کھڑا رہ گیا؛فلیشز، آوازیں اور لوگ سب اس کے اندر کے طوفان کے سامنے بے حس ہو گئے۔اس کا سینہ اوپر نیچے ہو رہا تھا اور آنکھوں میں وہ چبھن جھلک رہی تھی——جلن، غصہ اور وہ بے بس سی ہار جو صرف مایا ہی اس میں جگا سکتی تھی۔وہ جانتا تھا کہ جس عورت کو وہ خبردار کر رہا تھا، وہی اس کے ضبط کی سب سے حسین آزمائش بن چکی تھی،اور درّاب عالم——جو جنگیں ہارنے کا عادی نہیں تھا مایا کے سامنے ہمیشہ ہتھیار ڈال دیا کرتا تھا؛خاموشی سے، مگر پوری شان و شوکت کے ساتھ۔

دُرّاب عالم کا آفس شیشے، لکڑی اور خاموشی کا ایسا امتزاج تھا جو عام آدمی کو گھبرا دے؛ یہ جگہ بولتی نہیں تھی، یہ جگہ فیصلے کرتی تھی۔ روشنی فلور ٹو سیلنگ ونڈوز سے اندر چھن کر آ رہی تھی۔ دُرّاب اپنی کرسی پر نہیں بیٹھا تھا، وہ کھڑا تھا، ہاتھ جیب میں، نگاہ لندن کے آسمان پر۔ چہرے پر وہی پر سکون سختی تھی، جو صرف اُن لوگوں میں ہوتی ہے جو دوسروں کے مقدر پر دستخط کرتے ہیں۔ دروازہ کھلا تو حماس اندر آیا، ہمیشہ کی طرح خاموش، محتاط، اور آنکھوں میں وہ چوکنا پن لیے جو صرف میدان دیکھنے والوں میں ہوتا ہے۔

“Sir… Roman Alzedi is here.”

دُرّاب نے پلٹ کر نہیں دیکھا، بس ہلکی سی مسکراہٹ ابھری، ایسی مسکراہٹ جو خوشی کی نہیں، حساب کی ہوتی ہے۔

“Let him in.”

چند لمحوں بعد رومان الزیدی کمرے میں داخل ہوا، قد لمبا، جسم مضبوط، سیاہ کوٹ اور چہرے پر وہ اعتماد جو یا تو بہت کچھ جیت چکا ہو یا بہت کچھ چھیننے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس نے نظریں دوڑائیں —— کمرہ، دیواریں، میز… اور آخر میں دُرّاب پر۔

“Mr. Alam,”

رومان کی آواز میں نرمی نہیں تھی، لیکن بے ادبی بھی نہیں۔ دُرّاب آہستہ آہستہ مڑا، آنکھیں رومان پر جم گئیں۔

“Roman,”

اس نے نام ایسے لیا جیسے پرانا کھلاڑی سامنے آ گیا ہو۔ دونوں چند لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے؛ یہ ملاقات نہیں تھی، یہ اندازہ تھا۔ دُرّاب نے کرسی کی طرف اشارہ کیا،

“Sit.”

رومان بیٹھ گیا، لیکن مکمل سکون سے نہیں — وہ جانتا تھا، یہ آفس کسی اور کی زمین ہے۔

دُرّاب خود بھی بیٹھا، پھر بولا، بغیر کسی تمہید کے،

”تم نے پچھلی بار کوئی جواب نہیں دیا تھا، رومان۔“

رومان کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی، ”میں جواب تب دیتا ہوں جب سامنے والا قیمت جانتا ہو،“ اس نے آہستہ کہا۔ ”اور تم ہمیشہ مہنگے پڑتے ہو، دُرّاب عالم۔

دُرّاب نے ہلکی سی سانس لی، ایسی سانس جو ہتھیار اٹھانے سے پہلے لی جاتی ہے۔ ”میں تمہیں مہنگا نہیں پڑتا،“ وہ بولا، ”میں تمہیں محفوظ پڑتا ہوں۔ فرق سیکھ لو، زندہ رہو گے۔

خاموشی چھاگئی۔ حماس دیوار کے قریب کھڑا رہا، لیکن کان ایک ایک لفظ پر تھے۔

جب تم آخری بار آئے تھے، تمہیں صرف طاقت دکھائی گئی تھی۔ آج تم شراکت مانگنے "آئے ہو۔ فرق سمجھتے ہو؟" دُرّاب نے کرسی سے ذرا سا جھک کر کہا۔

طاقت اکیلی ہو تو خطرناک ہوتی ہے، طاقت تقسیم ہو جائے تو... سلطنت بنتی ہے،" رومان" نے نظریں نہیں چرائیں۔

دُرّاب کی آنکھوں میں پہلی بار دلچسپی اتری۔ اُس نے میز پر رکھی فائل کو ہاتھ بھی لگائے بغیر "کہا،" تمہیں یاد ہے وہ رات... جب تم ایک لڑکی لینے آئے تھے؟

رومان کی آنکھ میں ہلکی سی جنبش ہوئی—— بس اتنی کہ دُرّاب دیکھ لے۔

اُس رات میں نے تمہیں ایک جسم نہیں دیا تھا،" دُرّاب نے کہا،" میں نے تمہیں ایک "دروازہ دکھایا تھا۔ تم نے اس وقت داخل ہونے سے انکار کیا۔

"رومان ذرا سا آگے جھکا۔" اور آج؟

دُرّاب کی آواز میں اب کوئی نرمی نہیں تھی،" آج تم خود چل کر آئے ہو... اس کا مطلب ہے "تم نے فیصلہ کر لیا ہے۔

رومان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔اس نے نظریں اٹھا کر دُرّاب کو دیکھا اور سکون سے جواب دیا، ''فیصلے ہمیشہ ضرورت کرواتی ہے، دُرّاب۔اور آج... ضرورت نے مجھے تم تک پہنچا دیا ہے۔''

دُرّاب نے آہستہ سے رخ موڑا اور اسے غور سے دیکھا۔اس کی نگاہ میں نہ حیرت تھی، نہ خوشی——صرف ایک خاموش سی جانچ تھی، جیسے وہ رومان کے ہر لفظ کا وزن تول رہا ہو۔

''ضرورت کس چیز کی ہے؟ طاقت؟ پیسہ؟ یا وہ چیز... جو تمہارے جیسے لوگ اونچی آواز میں نہیں مانگتے؟''

رومان ذرا سا آگے جھکا، آنکھوں میں سنجیدگی گہری ہو گئی۔''کنٹرول۔ میں اپنی چیزوں پر کنٹرول چاہتا ہوں... اور تم وہ آدمی ہو جس کے ہاتھ میں کنٹرول رہتا ہے۔''

کمرے کی فضا ایک لمحے کے لیے بھاری ہو گئی۔

دُرّاب نہ ہنسا، نہ مسکرایا۔اس کی نظریں سخت ہو گئیں۔''کنٹرول... یہ لفظ تم نے بہت آسانی سے استعمال کر لیا، رومان۔ کنٹرول دیا نہیں جاتا——چھینا جاتا ہے۔اور جو چھیننے آئے، اسے پہلے ثابت کرنا پڑتا ہے کہ وہ اسے برداشت بھی کر سکتا ہے۔''

رومان کی پلک ایک بار جھپکی، مگر اس کے چہرے کا سکون نہیں بدلا۔ ''میں برداشت نہ کرتا... تو آج یہاں بیٹھا نہ ہوتا۔''

دُرّاب چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ کمرے میں صرف گھڑی کی مدھم ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔ اس کی نظریں رومان پر جمی ہوئی تھیں، ایسی نظریں جو عام آدمی کو بے چین کر دیتی تھیں — جیسے وہ سامنے والے کے الفاظ نہیں، اس کے ارادے تول رہا ہو۔ پھر وہ آہستہ سے کرسی سے اٹھا اور لمبے قدموں سے چلتا ہوا شیشے کی دیوار کے پاس جا رکا۔ نیچے لندن کی سڑکیں روشنیوں سے بھری ہوئی تھیں، گاڑیاں چیونٹیوں کی طرح حرکت کر رہی تھیں، مگر دُرّاب کی آنکھوں میں شہر نہیں... ایک اور ہی کھیل چل رہا تھا۔

لوگ اکثر سمجھتے ہیں طاقت پیسے سے آتی ہے،'' اس نے دھیمی مگر بھاری آواز میں کہا۔ ''

'' بڑے بینک اکاؤنٹس... بڑی عمارتیں... بڑے نام۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ پیسہ صرف ایک آلہ ہے۔ اصل طاقت معلومات ہوتی ہے۔ جو آدمی سب کچھ جانتا ہو — لوگوں کے راز، ان کی کمزوریاں، ان کے خوف — وہی اصل میں دنیا چلاتا ہے۔ باقی سب صرف اس کے مہرے ہوتے ہیں۔''

رومان نے کرسی پر ذرا سا پیچھے ٹیک لگائی۔اس کے چہرے پر سکون تھا، مگر آنکھیں پوری طرح بیدار تھیں۔وہ دُرّاب کے ہر لفظ کو سن بھی رہا تھا اور پرکھ بھی رہا تھا۔

اور جو آدمی کھیل چلاتا ہے،''اس نے آہستگی سے کہا،''وہ اکثر یہ بھول جاتا ہے کہ کبھی کبھی''

''نیا کھلاڑی بورڈ پر آکر قواعد بدل دیتا ہے۔

دُرّاب آہستہ سے مڑا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی—مگر آنکھوں میں ایک خطرناک سی چمک ابھر آئی تھی۔

قواعد بدلنے والے زیادہ دیر زندہ نہیں رہتے،رومان۔دنیا انہیں مثال بنا دیتی ہے تاکہ باقی''

''لوگ سبق سیکھ سکیں۔

رومان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، جیسے یہ بات اس کے لیے نئی نہ ہو۔''شاید،''وہ بولا،''مگر تاریخ میں ہمیشہ وہی لوگ یاد رکھے جاتے ہیں جنہوں نے خطرہ مول لیا ہو۔باقی

''لوگ...صرف بھیڑ ہوتے ہیں۔

دُرّاب چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔پھر وہ آہستہ آہستہ واپس میز کی طرف آیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے سامنے رکھی فائل کو انگلیوں سے تھپتھپایا، جیسے کسی سوچ کو ترتیب دے رہا ہو۔

تمہاری باتوں میں اعتماد ہے،" اس نے کہا، "مگر اعتماد اور طاقت ایک ہی چیز نہیں ہوتے۔"

"بہت سے لوگ خود کو شیر سمجھتے ہیں... جب تک وہ اصل جنگل میں قدم نہیں رکھتے۔

رومان ذرا سا آگے جھکا۔ اس کی آواز اب پہلے سے بھی زیادہ دھیمی تھی، مگر اس میں عجیب سی مضبوطی تھی۔

"اگر میں جنگل سے ڈرتا ہوتا، دُرّاب... تو آج یہاں نہ بیٹھا ہوتا۔"

دُرّاب کی انگلیاں میز پر رک گئیں۔ وہ کچھ لمحے خاموش رہا، پھر اس کے ہونٹوں پر ایک بہت ہلکی، تقریباً پوشیدہ مسکراہٹ ابھری۔

دلچسپ۔ بہت کم لوگ میرے سامنے بیٹھ کر اس لہجے میں بات کرتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ یا"

"تو متاثر ہو جاتے ہیں... یا ڈر جاتے ہیں۔

اور میں دونوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوں،" رومان نے سکون سے جواب دیا۔"

کمرے کی فضا ایک بار پھر بھاری ہو گئی۔ یہ وہ خاموشی تھی جس میں الفاظ کی ضرورت نہیں ہوتی——صرف ارادے بولتے ہیں۔

دلچسپ..." اس نے دوبارہ کہا، مگر اس بار آواز میں ہلکی سی کاٹ تھی۔" کیونکہ پچھلی بار"

"جب تم میرے پاس آئے تھے تو تمہاری آنکھوں میں صرف لالچ تھا، یقین نہیں۔

"رومان نے نظریں اٹھائیں۔"اور آج؟

"دُرّاب نے ہلکی سی مسکراہٹ دی۔"آج... تم ڈرے ہوئے ہو۔

رومان ہنسا، لیکن آنکھیں نہیں ہنسیں۔"ڈر؟ نہیں، دُرّاب۔ میں بس یہ سمجھ گیا ہوں کہ اکیلا

"طاقتور ہونا کافی نہیں ہوتا۔ صحیح آدمی کے ساتھ طاقتور ہونا اصل کھیل ہے۔

"دُرّاب نے فائل اٹھائی، کھولی نہیں۔" صحیح آدمی؟ یا صحیح نیٹ ورک؟

رومان ذرا آگے جھک کر بولا،"راستے، دُرّاب۔ وہ راستے جو نقشوں پر نہیں ہوتے۔ جہاں

"قانون صرف ایک لفظ ہے، اور لفظ... قیمت پر بدل جاتے ہیں۔

دُرّاب کی انگلی فائل پر تھپتھپائی۔"راستے مجھے معلوم ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ میں ان پر

"خود نہیں چلتا—لوگوں کو چلاتا ہوں۔

"رومان کی بھنویں ذرا سی اٹھیں۔"اور تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے چلوں؟

دُرّاب نے آنکھیں تنگ کیں۔"نہیں۔ میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ چلو۔ فرق سمجھو،

"رومان۔ میرے لیے چلنے والے زیادہ دیر نہیں چلتے۔

خاموشی۔ باہر کہیں سائرن کی آواز آئی اور پھر گم ہو گئی۔

"رومان نے آہستہ کہا،"تم جانتے ہو میں کیا لا سکتا ہوں؟

ہاں۔ شمال کے راستے۔ سمندر کے نیچے سے آنے والی چیزیں۔ اور وہ سامان جو قانونی"

"کاغذوں میں صرف مشینری لکھا جاتا ہے۔

"رومان کی آنکھوں میں چمک آئی۔" اور تم جانتے ہو تم مجھے کیا دے سکتے ہو؟

"دُرّاب ذرا سا پیچھے جھکا۔" تحفظ۔ نام۔ اور وہ دروازے جو صرف ایک بار کھلتے ہیں۔

"رومان نے سر ہلایا۔" تم کھیل لمبا کھیلتے ہو۔

"دُرّاب کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔" کیونکہ میں جلدی جیتنے والوں پر شرط نہیں لگاتا۔

خاموشی۔ پھر رومان بولا، آواز میں خطرہ صاف تھا،" اگر میں تمہارے ساتھ آیا تو میرا نام

"نہیں، میری جنگ بھی تمہاری ہوگی۔

دُرّاب کی آنکھوں میں ایک لمحے کو کچھ چمکا—جیسے یہی جملہ وہ سننا چاہتا تھا۔" نہیں،

رومان،" وہ دھیرے سے بولا،" تمہاری جنگ تمہاری ہی رہے گی۔ میں صرف تمہیں یہ

"سکھاؤں گا کہ دشمن کہاں نہیں ہوتا۔

"رومان نے ہلکی سی ہنسی ہنسی۔" تم باتیں کم اور چالیں زیادہ چلتے ہو۔

دُرّاب اٹھ کھڑا ہوا۔ اب دونوں برابر کھڑے تھے۔

اسی لیے میں زندہ ہوں،" دُرّاب نے کہا۔"

ایک لمحہ ٹھہرا۔ پھر رومان نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"میں تیار ہوں۔ لیکن شرط پر۔"

دُرّاب نے ہاتھ نہیں ملایا، بس آنکھوں میں دیکھ کر کہا، "شرطیں ہم نہیں مانتے، رومان۔ ہم وقت دیتے ہیں—اور وقت ہمیشہ سود سمیت واپس آتا ہے۔"

رومان نے ہلکی سی سیٹی بجائی۔ "تم خطرناک آدمی ہو، دُرّاب۔"

دُرّاب نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔ "خطرناک وہ ہوتے ہیں جن کے پاس کھونے کو کچھ ہو۔ میرے پاس صرف حاصل کرنا ہے۔"

دُرّاب چند لمحے خاموش رہا، پھر بولا، "ایک بات واضح کر لو۔"

رومان چونکا نہیں، "سن رہا ہوں۔"

"میری بزنس پارٹنر—مایا۔ اس کے سامنے کوئی ڈیل فائنل نہیں ہو گی۔"

رومان کی بھویں ذرا سی اٹھیں، "اعتماد کا مسئلہ؟"

دُرّاب کا لہجہ ٹھنڈا رہا، "نہیں۔ علم کا۔ وہ صرف میرے لیگل بزنس جانتی ہے۔ باقی دنیا...اس کے لیے موجود نہیں۔"

رومان نے سر ہلایا، "سمجھ گیا۔ ماسک ضروری ہوتے ہیں۔"

دُرّاب کی مسکراہٹ گہری ہوئی، ''ضروری نہیں، رومان۔ کبھی کبھی ماسک ہی اصل چہرہ ہوتے ہیں۔''

رومان نے سر ہلایا۔ ''راز وہی محفوظ رہتے ہیں جن کا مالک خوفناک ہو۔''

دُرّاب کے ہونٹوں پر بہت ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ پھر رومان کی طرف دیکھ کر بولا، ''اور یاد رکھو، یہ میٹنگ تمہاری شمولیت کی نہیں — تمہاری آزمائش ہے۔''

رومان کھڑا ہوا، کوٹ سیدھا کیا۔ ''اور اگر میں اس آزمائش میں پورا نہ اترا؟''

دُرّاب بھی کھڑا ہو گیا، آواز اب بھی پر سکون تھی، مگر لہجہ بندوق جیسا، ''تو تم آج یہ کمرہ چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ اور کل... لندن تمہیں بھولنا شروع کر دے گا۔''

''دلچسپ ہے، دُرّاب۔ میں طاقت خریدنے آیا تھا، اور تم... مجھے کھیل بیچ رہے ہو۔''

دُرّاب نے صرف ایک جملہ کہا، ''کیونکہ طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ کھیل نہیں۔ لیکن یاد رکھو —'' وہ ذرا سا جھکا، ''میرے ساتھ چلنے والا یا تو بہت آگے جاتا ہے... یا کہیں نہیں رہتا۔''

مایا آ رہی تھی۔ اور اس کمرے میں طاقت کے دو شکاری اب ایک ہی شکار پر نظر رکھے ہوئے تھے — لیکن اصل کھیل... ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔

درّاب کے آفس میں وقت ٹھہر سا گیا تھا۔ دیوار پر لگی گھڑی کی سیکنڈ والی سوئی باقاعدہ آواز کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی—ہر ٹک... درّاب کے اعصاب پر ایک ہلکا سا وار۔ رومان سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا، پرسکون، خاموش، آنکھیں کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں—جیسے دیواروں کے پیچھے چھپے راز گن رہا ہو۔ درّاب نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ ٹھیک ایک گھنٹہ۔ وہ مسکرایا۔ لیکن یہ مسکراہٹ خوشی کی نہیں تھی—یہ وہ مسکراہٹ تھی جو صرف طاقتور آدمی وقت کی توہین پر کرتا ہے۔

"Your partner is punctual,"

رومان نے ہلکے طنز کے ساتھ کہا، آواز نرم مگر معنی تیز۔ درّاب نے نظریں اس سے ہٹائے بغیر سرسری جواب دیا:

"مایا میرے وقت کی پابند نہیں۔ وہ اپنی مرضی کی پابند ہے۔

رومان ہلکا سا مسکرایا۔ "دلچسپ عورت لگتی ہے۔ ایک گھنٹہ لیٹ...اور تم انتظار کر رہے ہو۔

"دُرّاب نے مسکرا کر کہا: "طاقتور عورتیں انتظار کرواتی ہیں۔

رومان نے ہلکی سی نظر اٹھائی۔ ''اور طاقتور مرد؟

درّاب نے پر سکون مگر گہرے لہجے میں کہا، ''طاقتور مرد...انتظار کر لیتے ہیں۔

ابھی جملہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ دروازہ کھلا۔اور کمرے کی فضا بدل گئی۔مایا اندر داخل ہوئی۔ کوئی جلدی نہیں۔کوئی معذرت نہیں۔کوئی وضاحت نہیں۔جیسے یہ ایک گھنٹہ اس کے لیے بالکل غیر ضروری ہو۔وہ چار کول بلیک کلر کا فٹڈ کوٹ پہنے ہوئے تھی،اندر آئیوری سلک ٹاپ——سادہ، مگر اتنا نفیس کہ نظر رک جائے۔بال کھلے تھے، قدرتی لہروں میں کندھوں پر گرتے ہوئے، چہرے پر ہلکا سا میک اپ—— لیکن آنکھوں میں وہ اعتماد جو کسی جیولری سے زیادہ چمکتا ہے۔ہیلز کی آواز کمرے میں گونجی——ہر قدم جیسے اعلان کر رہا ہو: میں آئی ہوں۔

Clubb of Quality Content

درّاب سیدھا کھڑا ہو گیا۔ ''مایا۔'' اس کی آواز میں سختی تھی۔ ''تم ایک گھنٹہ لیٹ ہو۔ تم جانتی تھیں یہ میٹنگ کتنی اہم ہے۔''

مایا نے نہ اس کی طرف دیکھا۔نہ جواب دیا۔یہ نظراندازی درّاب کے غرور پر براہِ راست وار تھی۔وہ سیدھی رومان کی طرف بڑھی۔رک کر، ہلکا سا سر جھکایا——آنکھوں میں تجسس، لبوں پر شائستہ سی مسکراہٹ

"Let me guess..."

وہ رکی، "آپ مسٹر رومان ہیں؟ یا

should I say—the man everyone's suddenly talking about

رومان کھڑا ہوا۔ ایک لمحے کے لیے اس نے مایا کو ایسے دیکھا جیسے کوئی صرف خوبصورتی نہیں——دماغ بھی تول رہا ہو۔ رومان نے آہستہ سے مایا کی طرف نظریں اٹھائیں، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ مڑ کر بولا،

اور آپ وہ ہیں جس کا میں نے ایک گھنٹہ انتظار کیا...اور اب آپ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ واقعی کچھ لوگ انتظار کے قابل ہوتے ہیں۔

"اچھا"۔۔۔وہ مسکرائی۔ تو پھر یہ میٹنگ بہت دلچسپ ہونے والی ہے۔ درّاب کے جبڑے سخت ہو گئے۔

"Pleasure." رومان نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

مایا نے بلا جھجک ہاتھ ملایا۔ اس کا لمس مختصر تھا——مگر آنکھوں کا رابطہ غیر معمولی حد تک گہرا۔

“Pleasure is mutual,” مایا نے کہا۔

“خاص طور پر جب سامنے والا خاموش رہ کر زیادہ بولتا ہو۔” یہ جملہ —— درّاب کے لیے نہیں تھا۔اور یہی بات اسے جلانے کے لیے کافی تھی۔درّاب نے کرسی پیچھے کی، زور سے۔

"انف"۔وہ سخت لہجے میں بولا۔“ہم یہاں تعارف کے لیے نہیں بیٹھے۔"مایا نے پہلی بار اس کی طرف دیکھا۔

درّاب نے اپنی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔مایا کی مخصوص جگہ۔ لیکن —— مایا نے وہ کرسی نظرانداز کی۔وہ سیدھا رومان کے برابر والی کرسی کی طرف بڑھی اور بیٹھ گئی۔ بالکل اُس کے ساتھ۔یہ فیصلہ —— سوچا سمجھا تھا۔درّاب کے لیے یہ صرف نشست نہیں تھی، یہ اختیار کی توہین تھی۔

Clubb of Quality Content

رومان نے ہلکے لہجے میں کہا۔ ”انٹرسٹنگ چوائس“

مایا نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی، پرسکون انداز میں جواب دیا"مجھے ہمیشہ دلچسپ ذہنوں کے پاس بیٹھنا پسند ہے"

درّاب کی انگلیاں میز پر مٹھی بن گئیں ایک لمحے کے لیے کمرے کی فضا سخت ہو گئی——جیسے ہوا بھی رک کر دیکھ رہی ہو کہ اب آگے کیا ہونے والا ہے۔ مگر مایا نے جیسے کچھ محسوس ہی نہ کیا ہو۔ وہ آرام سے کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھی رہی اور ہلکے سے رومان کی طرف مڑی۔

"تو مسٹر رومان،" اس نے دلچسپی سے کہا، "میں نے آپ کے بارے میں بہت سنا ہے... مگر ہمیشہ مختلف کہانیاں۔ کوئی کہتا ہے آپ راستے بناتے ہیں، کوئی کہتا ہے آپ راستے غائب کر دیتے ہیں۔"

رومان کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آئی۔ "لوگ کہانیاں بنانا پسند کرتے ہیں، مس مایا سچ عام طور پر اس سے زیادہ سادہ ہوتا ہے۔"

مایا کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی۔ "سچ کبھی سادہ نہیں ہوتا... خاص طور پر ان لوگوں کے بارے میں جو خاموش رہ کر طاقتور ہو جاتے ہیں۔" درّاب نے کرسی پر ذرا سا پہلو بدلا۔ اس کی نظریں اب دونوں پر تھیں——ٹھنڈی مگر اندر کہیں غصہ جل رہا تھا۔

"ہم یہاں کاروبار کی بات کرنے آئے ہیں،" اس نے سختی سے کہا، مگر مایا نے اس کی بات جیسے سنی ہی نہیں۔ وہ ذرا سا جھک کر رومان کے قریب ہوئی۔"

"مجھے ہمیشہ دلچسپی رہتی ہے ان لوگوں میں... جو درّاب جیسے آدمی کے ساتھ میز پر بیٹھنے کی ہمت رکھتے ہیں۔"

رومان ہلکا سا ہنسا۔ "ہمت نہیں، مس مایا... اعتماد۔"

مایا نے سر ہلایا۔ "اور اعتماد ہمیشہ خطرناک لوگوں میں ہوتا ہے۔"

یہ جملہ سنتے ہی درّاب کے جبڑے کی لکیر اور سخت ہو گئی۔ "مایا۔" اس بار اس کی آواز پہلے سے زیادہ نیچی تھی — مگر اس میں واضح تنبیہ تھی۔

مایا نے آہستہ سے اس کی طرف دیکھا، جیسے ابھی یاد آیا ہو کہ وہ بھی کمرے میں موجود ہے۔

"ہاں، درّاب؟"

درّاب کی آنکھوں میں وہ خاموش غصہ تھا جو صرف تب نظر آتا تھا جب کوئی اس کی حدوں کو چھو لے۔ "تم یہاں میٹنگ کے لیے آئی ہو... یا انٹرویو لینے کے لیے؟"

مایا کے ہونٹوں پر ایک دلکش سی مسکراہٹ آئی۔

"درّاب،" اس نے ہلکے سے کہا۔ "میں صرف اس آدمی کو جاننے کی کوشش کر رہی ہوں" جس کے ساتھ تم ڈیل کرنے والے ہو۔"

پھر اس نے جان بوجھ کر رومان کی طرف دیکھا۔ ''اور سچ کہوں... مجھے لگتا ہے تمہارا انتخاب دلچسپ ہے۔'' درّاب نے کرسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔ رومان نے خاموشی سے دونوں کو دیکھا—آنکھوں میں ہلکی سی تفریح کے ساتھ۔

''مجھے لگتا ہے،'' اس نے آہستہ سے کہا، ''میں غلط وقت پر صحیح جگہ آ گیا ہوں۔''

مایا ہنس دی—نرم مگر واضح۔ ''نہیں، مسٹر رومان،'' وہ بولی، ''آپ بالکل صحیح وقت پر آئے ہیں۔'' اور اسی لمحے درّاب کو محسوس ہوا کہ مایا یہ سب جان بوجھ کر کر رہی ہے—وہ خاموشی سے اس کے صبر کو آزماتے ہوئے آگ کو ہوا دے رہی تھی۔

درّاب نے فائل آہستگی سے میز پر رکھ دی۔ موٹی جلد والی وہ فائل جیسے پورے منصوبے کا وزن اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھی۔ اس نے انگلیوں سے اس کے کنارے سیدھے کیے اور پرسکون مگر حاکمانہ لہجے میں بولا،

''کنسٹرکشن سیکٹر، کمرشل ٹاورز، ری ڈویلپمنٹ پروجیکٹس، گورنمنٹ اپرووڈ سائٹس، صاف پیسہ... صاف معاہدے۔''

رومان نے بغیر جلدی دکھائے فائل اپنی طرف کھینچی اور چند صفحات پلٹے، جیسے ہر لائن کو غور سے تول رہا ہو۔اس کی نظریں کاغذ پر تھیں مگر ذہن کہیں اور پھر اس نے سر اٹھایا اور صرف ایک لفظ کہا،"راستے؟"

درّاب کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی، وہی مسکراہٹ جو آدھی بات بتاتی ہے اور آدھی چھپا لیتی ہے۔"آفیشل راستے ہی، لائسنسز، پرمٹس، جوائنٹ وینچرز، سب کچھ... نظر آنے والا۔" وہ بولتے ہوئے مایا کی طرف دیکھے بغیر بولا

مگر مایا نے کرسی پر ذرا سا جھکتے ہوئے گفتگو میں حصہ لیا۔اس کی آواز میں اعتماد اور ہلکی سی شوخی تھی۔"اور فائدہ مند بھی۔"

رومان کی نظر اب پہلی بار پوری طرح اس پر ٹھہری، چند لمحوں کے لیے جیسے کمرے میں صرف وہ دونوں رہ گئے ہوں۔

"فائدہ تو اکثر لوگ دیکھ لیتے ہیں،" اس نے آہستہ سے کہا، "لیکن وژن کے ساتھ فائدہ... وہ کم لوگوں کو آتا ہے۔آپ شاید صرف نمبرز نہیں دیکھتیں... اثر بھی سمجھتی ہیں۔

''مایا کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ وہ اس طرح کی باتوں کی عادی تھی، مگر رومان کی آواز میں ایک عجیب سی نرمی تھی جو اسے خوشگوار لگ رہی تھی۔'' یہ تعریف اگر واقعی ہے تو میں اسے قبول کرلوں گی، مسٹر رومان۔''

درّاب نے ہلکا سا کھانسا—ایسا کھانسا جو محض کھانسی نہیں تھا بلکہ ایک یاددہانی تھی کہ کمرے میں تیسرا شخص بھی موجود ہے۔ رومان نے جیسے وہ اشارہ سنا ہی نہ ہو۔ وہ فائل بند کرتے ہوئے بولا، ''

سچ کہوں تو... اگر یہ پروجیکٹ صرف درّاب ہینڈل کر رہے ہوتے تو شاید میں تھوڑا ہچکچاتا۔''

درّاب کی نظریں فوراً اُس پر اٹھیں۔ رومان نے جملہ مکمل کیا، ''لیکن جب شراکت داری میں آپ جیسی کوئی شامل ہو... تو مساوات بدل جاتی ہے۔''

مایا نے ہلکے سے بھنویں اٹھائیں۔ ''اوہ؟ میں اتنا فرق ڈالتی ہوں؟''''

شاید آپ کو اندازہ نہیں، ''رومان نے مسکراتے ہوئے کہا، ''کچھ لوگ صرف کاروبار کو بہتر بناتے ہیں... اور کچھ لوگ پورے ماحول کو دلچسپ بنا دیتے ہیں۔''

مایا ہنس دی، اور اس ہنسی میں صاف ظاہر تھا کہ وہ یہ توجہ انجوائے کر رہی ہے۔ درّاب کی انگلیاں میز پر ہلکے ہلکے بجنے لگیں۔

"میٹنگ ابھی ختم نہیں ہوئی، مسٹر رومان،" درّاب نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ "لہٰذا گفتگو کو پروجیکٹ تک رکھیں تعریفیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔"

رومان نے سکون سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ "تعریف بھی مذاکرات کا حصہ ہوتی ہے، مسٹر عالم۔ بعض اوقات صحیح جگہ پر کہی گئی بات... معاہدے کو آسان بنا دیتی ہے۔"

مایا نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا، "دیکھا؟ میں نے کہا تھا نا... کبھی کبھی تازہ نقطۂ نظر فائدہ دیتا ہے۔"

درّاب نے اس کی طرف نظریں موڑیں۔ وہ جان بوجھ کر مسکرا رہی تھی——اور یہی بات اسے سب سے زیادہ کھٹک رہی تھی۔ رومان نے فائل دوبارہ کھولی اور ایک صفحے پر انگلی رکھ دی۔

"پلان مضبوط ہے۔ خاص طور پر اگر اس کا کریئیٹو اور اسٹریٹجک پہلو مس مایا دیکھ رہی ہوں۔"

مایا نے کرسی پر ذرا سا سیدھا ہو کر کہا، "میں صرف چیزوں کو... زیادہ خوبصورت اور مؤثر بنانے کی کوشش کرتی ہوں۔"

رومان کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی۔ ''اگر ہر پروجیکٹ کو آپ جیسی نگرانی مل جائے تو شہر بھی خوبصورت ہو جائیں۔''

مایا نے آہستہ سے ہنسی دبائی۔ درّاب نے اس لمحے دونوں کو دیکھا—ایک کی شرارتی نظر، دوسری کی مطمئن مسکراہٹ۔ وہ جانتا تھا یہ گفتگو حد سے آگے نہیں گئی تھی... مگر پھر بھی اس کے اندر کہیں ایک چنگاری بھڑک رہی تھی۔

اس نے اچانک فائل بند کر دی۔ ''کافی ہے باقی تفصیلات بعد میں فائنل ہو جائیں گی۔'' اس نے مختصر انداز میں کہا

رومان جو ابھی تک کرسی کی پشت سے آرام سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا، ذرا سا سیدھا ہوا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک آہستہ سی مسکراہٹ آئی۔

اتنی جلدی؟'' ''مجھے تو لگا تھا اصل گفتگو ابھی شروع ہو گی۔ اس نے ہلکے طنزیہ انداز میں'' کہا۔

درّاب نے کوئی جواب نہیں دیا، بس خاموشی سے اسے دیکھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رومان نے نظریں مایا کی طرف موڑ دیں۔اس کی آواز اب نرم بھی تھی اور ذرا شوخ بھی۔

"ویسے مس مایا...مجھے آپ سے ابھی بہت سی باتیں ڈسکس کرنی تھیں۔اس پروجیکٹ کے کریئیٹو اینگلز، ڈیزائن اپروچ...اور شاید کچھ آئیڈیاز جو صرف آپ ہی سمجھ سکتی ہیں۔

مایا کے لبوں پر فوراً ایک مسکراہٹ آگئی، جیسے وہ یہی سننے کا انتظار کر رہی ہو۔اس نے ذرا سا سر جھکایا اور نہایت آرام سے کہا،

"Sure, Mr. Roman. I'm always there for you."

یہ سنتے ہی درّاب کی نظریں فوراً رومان پر جا ٹھہریں۔اس کے چہرے پر کوئی خاص ردِ عمل نہیں تھا مگر اس کی آنکھوں میں وہی ہلکی سی سختی آگئی جو مایا اچھی طرح پہچانتی تھی۔رومان نے وہ نظر محسوس کی اور ایک لمحے کے لیے ہلکا سا مسکرا دیا، جیسے اسے اندازہ ہو گیا ہو کہ فضا ذرا دلچسپ ہو رہی ہے۔اس نے آہستہ سے فائل بند کی اور کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا،

"ایکچولی...مجھے ایک ضروری کال اٹینڈ کرنی ہے۔"اس نے جیب سے موبائل نکالا، اسکرین پر سرسری نظر ڈالی اور ہلکے انداز میں کہا،

"آپ لوگ تب تک ڈسکس کر لیں، میں بس دس منٹ میں آتا ہوں۔"

مایا نے ہلکا سا ابرو اٹھایا، جیسے اسے اس بہانے کی سچائی پر ذرا سا شک ہو۔ رومان نے دونوں کو ایک مختصر سی مسکراہٹ دی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا اور پھر آہستہ سے بند ہو گیا۔

کمرے میں ایک گہری خاموشی پھیل گئی۔ مایا اپنی کرسی پر بیٹھی تھی، بازو کرسی کے ہینڈل پر ڈھیلے پڑے ہوئے، چہرہ پر سکون... مگر آنکھوں میں وہی ضد۔ اور درّاب ——وہ چند قدم دور کھڑا اسے مسلسل گھور رہا تھا۔ ایسی نظریں جن میں غصہ بھی تھا... سوال بھی... اور کہیں دبے ہوئے جذبات بھی۔ چند لمحے اسی طرح گزر گئے۔ آخر کار مایا جھنجھلا گئی۔

"کیا ہوا؟" اس نے بھنویں سکیڑ کر کہا۔ "ایسے کیوں گھور رہے ہو؟"

درّاب نے ایک قدم آگے بڑھایا۔ جواب دینے کے بجائے اچانک اس نے اس کی کرسی پکڑی اور زور سے اپنی طرف کھینچ لی۔ کرسی فرش پر سرکی اور مایا ایک دم اس کے قریب آ گئی۔

وہ چونکی۔ "درّاب ——!"

مگر درّاب کی نظریں ابھی بھی اسی شدت سے اس پر جمی تھیں۔

"یہ سب کیا تھا؟" اس نے دبی مگر سخت آواز میں کہا۔ "مایا، بتاؤ... یہ سب کیا تھا؟"

مایا نے پلکیں جھپکائیں، چہرے پر انجان بننے والا تاثر لاتے ہوئے۔ ''کیا کیا تھا؟''

درّاب کا صبر ٹوٹنے لگا۔ ''بنو مت۔ تم اچھی طرح جانتی ہو میں کس کی بات کر رہا ہوں۔''

''میں واقعی نہیں سمجھ رہی۔'' مایا نے کندھے اچکائے۔

درّاب نے بے اختیار اس کے بازو کو پکڑ کر ہلکا سا جھٹکا دیا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے؟'' اس کی آواز اب تیز ہو رہی تھی۔ ''یہ گھٹیا حرکتیں کر کے تم میری اٹینشن لے لو گی؟ ہاں؟ بولو!'' یہ الفاظ جیسے سیدھے مایا کے دل میں اتر گئے۔ ایک لمحے کے لیے اس کا چہرہ بالکل ساکت ہو گیا۔ آنکھوں میں چوٹ کی ہلکی سی نمی چمکی۔ مگر اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ سانس اندر کھینچی... اور پھر حیرت انگیز سکون سے بولی،

''مجھے اب تمہاری اٹینشن نہیں چاہیے، درّاب۔''

درّاب کے چہرے پر حیرت دوڑ گئی۔ ''کیا؟''

مایا نے آہستہ سے اس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کیا، پھر اسے سیدھا دیکھتے ہوئے کہا،

''میرے دل نے اب تمہارا نام لینا چھوڑ دیا ہے، درّاب عالم۔''

یہ جملہ سن کر درّاب ایک لمحے کو بالکل خاموش رہ گیا۔ مایا نے سرد لہجے میں بات جاری رکھی،

"اور جہاں تک اٹینشن لینے کی بات ہے... تو تمہاری اٹینشن جہاں ہے وہیں رہنے دو تو بہتر ہے۔"

درّاب کی بھنویں سکڑ گئیں۔ "کہاں ہے میری اٹینشن؟"

مایا کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آئی۔ "میرت ابراہیم کی طرف۔"

یہ نام سنتے ہی درّاب کا چہرہ سخت ہو گیا۔ "وہ... جو بقول تمہارے، تمہاری دشمن ہے——" مایا کی آواز میں طنز بڑھ گیا، "مگر لگتا ہے... تمہاری محبوبہ زیادہ ہے۔"

"شٹ اپ، مایا!" درّاب کی آواز اچانک کمرے میں گونج گئی۔

مگر مایا پیچھے نہیں ہٹی۔ وہ بھی اونچی آواز میں بولی، "شٹ اپ کہنے سے سچ نہیں بدل جائے گا، درّاب!"

درّاب نے جبڑے بھینچ لیے۔ "مایا، جو تم سمجھ رہی ہو ویسا نہیں ہے——"

مایا اچانک طنزیہ ہنسی۔ "اوہ پلیز... مجھے سب سمجھ آ رہا ہے۔" اس نے سرد نظر سے اسے دیکھا۔ "ایک طرف تم اسے دشمن کہتے ہو... اور دوسری طرف آدھی رات تک اس کے

ساتھ رہتے ہو۔اسے ہر مسئلے سے بچاتے ہو،اس کے لیے وقت بھی ہے، فکر بھی...اور شاید احساس بھی۔"

وہ ایک لمحے کو رکی، آنکھوں میں چبھتی ہوئی نمی اب صاف نظر آ رہی تھی۔"اور میرے لیے؟"اس نے دھیمی مگر زخمی آواز میں کہا۔"میرے لیے تمہارے پاس ہمیشہ صرف خاموشی ہوتی ہے۔"

درّاب نے تیز سانس لی۔"یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔"

"مایا نے فوراً جواب دیا،"نہیں،درّاب۔یہ وہ حقیقت ہے جسے تم ماننا نہیں چاہتے۔

درّاب نے ایک گہری سانس لی،ایسی جیسے اپنے اندر ابلتے غصے کو زبردستی قید کر رہا ہو۔پھر آہستہ آہستہ مایا کی طرف جھکا۔اب اس کی آواز پہلے سے کہیں زیادہ دھیمی تھی، مگر اس دھیمی آواز میں تھکن اور التجا دونوں چھپی تھیں۔

"دیکھو مایا..."اس نے دھیرے سے کہا،"تم سب جانتی ہو۔میرا پاسٹ...میرا پیرنٹ... سب کچھ۔"وہ ایک لمحے کو رکا، جیسے الفاظ تلاش کر رہا ہو۔"پھر کیوں...کیوں میرے لیے مزید مشکلیں پیدا کر رہی ہو یار؟

مایا کی آنکھوں میں فوراً چمک سی آئی، مگر وہ چمک تلخی سے بھری ہوئی تھی۔اس نے سیدھا اسے دیکھا اور دھیمی مگر بھاری آواز میں بولی، ''میں مشکلیں پیدا کر رہی ہوں؟'' پھر ہلکا سا طنزیہ مسکرائی۔

''نہیں درّاب... مشکلیں میں نہیں، تم خود پیدا کر رہے ہو۔اپنے لیے... میرے لیے... ہم سب کے لیے۔ تم خود اپنی زندگی کو اور زیادہ الجھا رہے ہو۔''

وہ ایک لمحے کو رکی، نظریں اس کے چہرے پر ٹک گئیں۔''اگر واقعی اتنی مشکل ہے تو...''

''اس کی آواز اور نرم ہو گئی، ''پھر چھوڑ کیوں نہیں دیتے یہ سب؟

درّاب کے چہرے پر ایک لمحے کو سختی دوڑ گئی، مگر مایا نے بات جاری رکھی۔''بھول جاؤ سب کچھ، درّاب۔ یہ انتقام... یہ جنگ... یہ چالیں... سب چھوڑ دو۔''

اگلے ہی لمحے درّاب کا چہرہ بدل گیا، جیسے کسی نے اس کے اندر جلتی آگ پر تیل ڈال دیا ہو۔ وہ اچانک آگے بڑھا اور مایا کا بازو زور سے پکڑ لیا۔اتنا زور سے کہ مایا کو اپنی ہڈیوں تک درد اترتا محسوس ہوا۔

''کیا بھول جاؤں؟!'' درّاب کی آواز اب غصے سے کانپ رہی تھی۔''بولو! کیا بھول جاؤں؟!''

مایا کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔"اپنی ماں کی سسکیاں بھول جاؤں؟ہاں؟!"اس کا چہرہ اب واقعی کسی زخمی درندے جیسا لگ رہا تھا۔

"بولو!اپنی ماں کے ساتھ ہوئی ہر زیادتی بھول جاؤں؟یا اپنا وہ ادھورا بچپن بھول جاؤں؟!"

درّاب کی گرفت اور سخت ہو گئی۔"بتاؤ،مایا!کیا چاہتی ہو تم؟اپنی رانیہ کو بھی بھول جاؤں؟

مایا درد سے تڑپ اٹھی۔"درّاب...!"اس کی آواز ٹوٹ گئی۔

"مجھے..."مجھے...درد ہو رہا ہے

یہ الفاظ جیسے درّاب کے ہوش واپس لے آئے۔اس کی نظریں فوراً مایا کے چہرے پر گئیں——جہاں درد صاف دکھ رہا تھا۔اگلے ہی لمحے اس نے ہاتھ چھوڑ دیا۔مایا نے فوراً اپنا بازو تھام لیا۔درّاب ایک قدم پیچھے ہٹا۔اس کے چہرے پر غصہ ابھی بھی تھا،مگر اب اس میں بے بسی بھی شامل ہو چکی تھی۔اچانک اس نے میز پر رکھا شیشے کا گلاس اٹھایا اور پوری طاقت سے دیوار کی طرف دے مارا۔گلاس دیوار سے ٹکرا کر چکنا چور ہو گیا۔

مایا خوف سے سہم گئی۔دل زور سے دھڑکنے لگا۔وہ کرسی سے اٹھنا چاہتی تھی...مگر ٹانگوں میں جیسے جان نہیں رہی تھی۔درّاب نے دونوں ہاتھ بالوں میں پھیرے،چہرہ سختی سے بھرا ہوا۔پھر جیب سے سگریٹ نکالی اور لائٹر سے جلالی۔دھواں آہستہ آہستہ فضا میں پھیلنے لگا۔

وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا، پیٹھ مایا کی طرف۔ کمرے میں صرف سگریٹ کے دھوئیں اور خاموشی کی بو رہ گئی۔

کافی دیر گزر گئی۔ پھر اس نے بغیر پلٹے دھیمی مگر بھاری آواز میں کہا، ''چلی جاؤ، مایا...''

مایا نے سر اٹھایا۔ درّاب اب بھی کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔ ''یہاں سے چلی جاؤ... ورنہ میں کچھ ایسا کر بیٹھوں گا جس کا مجھے ساری زندگی پچھتاوا رہے گا"

مایا نے آہستہ سے پرس اٹھایا۔ دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔ دروازہ کھولنے سے پہلے وہ ایک لمحے کو رکی — مگر پلٹی نہیں۔ پھر خاموشی سے باہر نکل گئی۔

دروازہ آہستہ سے بند ہوا اور کمرے میں صرف ٹوٹے ہوئے شیشے کے ٹکڑوں کی ہلکی سی چمک اور سگریٹ کے دھوئیں کی تلخ بو باقی رہ گئی۔ درّاب چند لمحوں تک اسی طرح کھڑکی کے سامنے کھڑا رہا، پیٹھ دروازے کی طرف اور ہاتھ میں جلتی ہوئی سگریٹ۔ باہر شہر کی روشنیاں جگمگا رہی تھیں مگر اس کے چہرے پر جیسے اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ مایا کے الفاظ اب بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے —

''میرے دل نے اب تمہارا نام لینا چھوڑ دیا ہے، درّاب عالم۔''

اس کے جبڑے بھنچ گئے۔ اس نے گہری سانس لی اور سگریٹ کو ایش ٹرے میں زور سے مسل دیا۔ "نام لینا چھوڑ دیا ہے..." وہ آہستہ سے بڑبڑایا، "ڈرامہ..."

پھر اچانک اس نے مڑ کر اس کرسی کی طرف دیکھا جس پر مایا کچھ دیر پہلے بیٹھی تھی۔ وہ چند قدم چل کر اس کے پاس آیا اور چند لمحے اسے گھورتا رہا، جیسے ابھی بھی اس پر مایا کی موجودگی باقی ہو۔ پھر جھنجھلا کر اس نے کرسی کو ہاتھ سے دھکیل دیا اور کرسی فرش پر گھسٹتی ہوئی پیچھے جا رکی۔

"پاگل لڑکی..." وہ زیرِ لب بولا۔

اسی وقت دروازہ دوبارہ کھلا اور رومان فون جیب میں رکھتے ہوئے اندر آیا۔ "تو جناب... میٹنگ ختم؟"

اس کی نظر فوراً فرش پر پڑے شیشے کے ٹکڑوں پر گئی اور اس نے ابرو اٹھا کر آہستہ سے کہا، "اوہ... لگتا ہے میں کسی دلچسپ حصے سے محروم رہ گیا۔"

درّاب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ میز کے پاس کھڑا فائل کے کاغذ الٹ پلٹ کر رہا تھا مگر صاف ظاہر تھا کہ اس کا دھیان کہیں اور ہے۔ رومان نے آہستہ سے ایک کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مایا کہاں گئی؟" اس نے پوچھا۔

درّاب کا جواب مختصر تھا، "چلی گئی۔"

رومان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "اتنی جلدی؟ میں تو سوچ رہا تھا اسے ڈنر پر انوائٹ کروں گا۔"

درّاب کے ہاتھ کاغذوں پر ایک لمحے کو رک گئے۔ اس نے آہستہ سے فائل بند کی اور نظریں اٹھا کر رومان کو دیکھا۔ وہ نظر ایسی تھی جس سے عام آدمی فوراً خاموش ہو جاتا، مگر رومان نے جیسے وہ نظر محسوس ہی نہ کی ہو۔ وہ آرام سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور بولا "تمہیں ماننا پڑے گا... وہ لڑکی کمرے میں آتے ہی ماحول بدل دیتی ہے۔"

درّاب کی آواز سرد تھی، "وہ تمہاری دلچسپی کا موضوع نہیں ہے۔"

اوہ؟ "تو پھر ابھی کچھ دیر پہلے تم نے اسے ایسے کیوں دیکھا جیسے وہ تمہارے لیے سب کچھ ہو... تمہاری پوری دنیا ہو؟"

درّاب کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی۔ "اپنے کام سے کام رکھو، رومان۔"

رومان ہنس دیا۔" وہ کرسی سے اٹھ کر ٹوٹے ہوئے شیشے کے پاس آیا، جھک کر ایک ٹکڑا اٹھایا اور میز پر رکھ دیا۔

"ریلیکس، میں مذاق کر رہا ہوں۔" پھر آہستہ سے بولا،

"لیکن ایک بات ماننی پڑے گی... تم دونوں کے درمیان کیمسٹری خطرناک ہے۔"

درّاب کا لہجہ سخت تھا، "یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے۔" رومان نے کندھے اچکائے، "ہو سکتا ہے جلد ہو جائے۔"

درّاب کی نظریں فوراً اس پر جم گئیں۔ "کیا مطلب؟"

رومان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، "مطلب... اگر وہ واقعی تمہاری کچھ نہیں لگتی... تو شاید میں اسے ڈنر پر انوائٹ کر لوں۔"

اگلے ہی لمحے درّاب کے ہاتھ میز پر زور سے لگے۔ "رومان!"

اس کا لہجہ واضح وارننگ دے رہا تھا۔ رومان چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر ہلکا سا ہنسا۔

"انٹرسٹنگ... تم نے ابھی کہا تھا وہ تمہاری کچھ نہیں لگتی، پھر اتنی ٹینشن کیوں؟"

چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر درّاب آہستہ سے بولا، "وہ میرے مسئلوں کا حصہ ہے۔"

رومان ہنس پڑا۔ "اگر تمہارے مسئلے اتنے خوبصورت ہوتے ہیں... تو میں بھی ایسے مسئلے چاہوں گا۔

”درّاب نے تیز نظر اس پر ڈالی تو رومان نے فوراً ہاتھ اٹھا دیے۔“ٹھیک ہے... میں چھیڑ نہیں رہا۔” وہ فائل اٹھاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا، پھر رک کر مڑا اور بولا،“لیکن ایک بات بتاؤں ؟ اگلی بار جب تم دونوں لڑو... تو مجھے پہلے بتا دینا۔”

درّاب نے سخت لہجے میں پوچھا،“کیوں ؟”

رومان ہنس دیا،“میں پاپ کارن لے آؤں گا۔”

دروازہ بند ہوا اور کمرہ پھر خاموش ہو گیا۔ درّاب کچھ دیر وہیں کھڑا رہا، پھر آہستہ سے کھڑکی کی طرف مڑ گیا۔ باہر بارش ہو رہی تھی... شہر کی روشنیاں پانی میں جھلملاتے ہوئے سڑکوں پر لمبی لکیروں کی طرح چل رہی تھیں۔ مگر اس کے اندر عجیب سا شور تھا۔ مایا کے الفاظ اب بھی اس کے دماغ میں گونج رہے تھے

میرے دل نے اب تمہارا نام لینا چھوڑ دیا ہے، دراب عالم۔ اس نے ہونٹ بھینچے۔“ نام لینا چھوڑ دیا ہے...” وہ آہستہ سے بڑبڑایا،“ جیسے مجھے فرق پڑتا ہو...” مگر اگلے ہی لمحے اس نے بے زاری سے ہاتھ بالوں میں پھیرے۔ پھر میز کی طرف آیا، فائل بند کی اور کوٹ اٹھا لیا۔

اسی وقت دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ دراب نے بے دلی سے کہا،“آؤ۔”

دروازہ کھلا اور اندر اس کا اسسٹنٹ حماس آیا۔

"سر...وہ ایوننگ میٹنگ کے پیپرز—"

وہ بولتے بولتے رک گیا۔فرش پر پڑے شیشے کے ٹکڑے دیکھ کر حیرت سے بولا،

"سر...سب ٹھیک ہے؟"

دراب نے مختصر جواب دیا،"ہاں،صاف کروادو۔"

"""جی سر۔"حماس نے سر ہلایا اور پھر ہچکچاتے ہوئے بولا،"سر...ایک اور بات تھی۔

"دراب نے بے دلی سے پوچھا،"کیا؟

"مس مایا ابھی نیچے لابی میں ہیں۔"

دراب کے ہاتھ ایک لمحے کے لیے رک گئے۔

"کیا وہ ابھی تک نیچے ہے؟

جی سر...وہ شاید ڈرائیور کا انتظار کر رہی ہیں،لیکن بارش کی وجہ سے ان کی گاڑی کہیں خراب ہو گئی ہے،میں نے کہا کہ میں گاڑی کا انتظام کر دیتا ہوں،مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

"دراب ایک لمحے کے لیے خاموش رہا،پھر بولا"اور؟

حماس جھجکتے ہوئے آگے بولتا ہے، ''سر... مسٹر رومان بھی ابھی نیچے لابی میں ہیں، اور وہ مس مایا کے ساتھ ہیں۔

کمرے میں چند لمحے خاموشی رہی۔ دراب نے آہستہ سے کوٹ میز پر رکھ دیا۔

''تم جا سکتے ہو، حماس۔''

جی سر۔'' حماس فوراً باہر چلا گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔''

دراب چند لمحے وہیں کھڑا رہا۔ پھر اچانک تیز قدموں سے دروازے کی طرف بڑھا۔

نیچے لابی میں شام کی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی، بارش کی بوندیں زمین پر چھوٹے چھوٹے دائرے بنا رہی تھیں۔ مایا دروازے کے پاس کھڑی تھی، بازو سینے پر بندھے ہوئے، چہرہ سنجیدہ۔ وہ سڑک کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں ابھی تک کوئی گاڑی نہیں آئی تھی۔

آپ ابھی تک یہیں ہیں؟'' آواز سن کر مایا نے سر گھمایا۔ رومان اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا، ہونٹوں پر وہی دلکش مسکراہٹ۔''

''میں سمجھا تھا آپ تو غصے میں طوفان کی طرح نکل گئیں۔''

مایا نے ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

کوشش تو کی تھی۔"

"لیکن لگتا ہے آج ٹیکسی والوں نے بھی میرے خلاف سازش کر دی ہے۔

رومان ہنس دیا اور بولا، "دلچسپ ہے..." وہ شیشے کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ "ویسے مجھے ماننا پڑے گا... آپ کے آنے سے میٹنگ کافی دلچسپ ہو گئی تھی۔"

مایا نے طنزیہ انداز میں کہا، "مجھے خوشی ہے کہ کسی کا تو فائدہ ہوا۔"

رومان نے مسکرا کر پوچھا، "تو واقعی ٹیکسی کا انتظار کر رہی ہیں؟"

مایا نے مختصر جواب دیا، "جی ہاں۔"

رومان ذرا سیدھا ہو کر بولا، "اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ کو ڈراپ کر سکتا ہوں۔"

مایا نے فوراً جواب نہیں دیا، چند لمحے اسے غور سے دیکھا اور پھر آہستہ سے پوچھا، "اور کیوں کریں گے آپ یہ مہربانی؟"

رومان نے کندھے اچکائے اور مسکرا کر کہا، "کیونکہ میں ایک جنٹلمین ہوں۔" پھر وہ ہنستے ہوئے رک گیا۔

اور کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اگر میں نے آپ کو اس برستی بارش میں اکیلا چھوڑ دیا، تو لندن کی ہر بارش میں آپ مجھے یاد آئیں گی اور میں ایسا رسک نہیں لے سکتا۔''

مایا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔اس نے آسمان کی طرف دیکھا، واقعی بادل گھرے ہو چکے تھے۔اسی وقت عمارت کے دروازے کھلے اور دراب باہر آیا۔اس کی نظریں فوراً ان دونوں پر جا ٹھہریں۔مایا اور رومان ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے اور رومان کچھ کہہ رہا تھا جس پر مایا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔دراب کی آنکھوں میں فوراً سختی آ گئی اور وہ آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھا۔

رومان نے سب سے پہلے اسے دیکھا اور مسکرا کر بولا،''اوہ...پرفیکٹ ٹائمنگ، ہم ابھی آپ ہی کا ذکر کر رہے تھے۔''

دراب کی آواز ٹھنڈی تھی،''مجھے یقین ہے۔''

مایا نے نظریں ہٹا لیں اور سڑک کی طرف دیکھنے لگی۔

رومان نے ہلکے انداز میں کہا،''میں مس مایا کو ڈراپ کرنے کی آفر دے رہا تھا۔''

دراب کی نظریں فوراً مایا پر گئیں،ایک لمحے کو اس کے دل میں آیا کہ وہ کہہ دے میں چھوڑ دیتا ہوں

مگر اگلے ہی لمحے مایا کے الفاظ اس کے ذہن میں گونج اٹھے **"مجھے تمہاری اٹینشن نہیں چاہیے، دراب"**

اس کے جبڑے بھینچ گئے، اس کی انا اس کے راستے میں آ گئی، اور اس نے سرد لہجے میں کہا،

''ضرورت نہیں ہے آفس کی گاڑی موجود ہے''

مایا فوراً اس کی طرف مڑی، ''میں نے آپ سے رائے نہیں مانگی، مسٹر دراب عالم۔''

رومان نے دونوں کو دیکھا اور مسکرا کر بولا، ''مجھے لگ رہا ہے میں پھر کسی دلچسپ کہانی کے بیچ میں کھڑا ہوں۔''

دراب نے سختی سے کہا، ''رومان۔''

رومان نے ہاتھ اٹھائے، ''ریلیکس...میں صرف آفر دے رہا تھا،'' پھر مایا کی طرف دیکھ کر بولا، ''آفراب بھی موجود ہے۔''

مایا نے ایک لمحے کے لیے دراب کی طرف دیکھا، آنکھوں میں ضد بھی تھی اور کہیں گہرائی میں چوٹ بھی، جیسے وہ چاہتی ہو کہ دراب کچھ کہے...بس ایک جملہ ——''میں چھوڑ دیتا ہوں

مگر دراب خاموش کھڑا رہا، چہرہ پتھر کی طرح سخت۔ مایا کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ آئی،

''ٹھیک ہے، چلیں مسٹر رومان۔''

دراب کے اندر کچھ تڑپ اٹھا، "مایا— "مگر لفظ مکمل نہ ہو سکے۔ مایا نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا اور رومان کے ساتھ پارکنگ کی طرف چل دی۔

رومان جاتے جاتے رکا، مسکرا کر بولا، "گڈ نائٹ، پارٹنر،" اور پھر آگے بڑھ گیا۔

دراب وہیں کھڑا رہ گیا، اس کے ہاتھ آہستہ آہستہ مٹھیوں میں بند ہو گئے۔ پارکنگ میں رومان نے گاڑی ان لاک کی، مایا پیسنجر سیٹ میں بیٹھ گئی، اور دراب دور کھڑا یہ سب دیکھتا رہا۔ ایک لمحے کو اس کے دل میں آیا کہ وہ جا کر دروازہ کھولے، مایا کا ہاتھ پکڑے اور کہے، تم کہیں نہیں جا رہیں،

مگر اس کے قدم نہیں ہلے، اس کی انا اس کے قدموں سے بھاری تھی۔ گاڑی اسٹارٹ ہوئی، ہیڈلائٹس جلیں اور چند لمحوں بعد وہ سڑک پر مڑ گئی۔ دراب کی نظریں دیر تک اس گاڑی کے پیچھے جمی رہیں، پھر اس نے آہستہ سے سر جھکا لیا،

"پاگل لڑکی..." وہ بڑبڑایا، مگر اس کی آواز میں غصے سے زیادہ پچھتاوا تھا۔

گاڑی عمارت کے سامنے آ کر رکی تو بارش یک دم تیز ہو گئی، جیسے آسمان نے ایک ساتھ سب کچھ برسا دیا ہو۔ شیشے پر پڑتے قطروں کی آواز گاڑی کے اندر تک صاف سنائی دے رہی تھی۔

مایا نے کھڑکی سے باہر دیکھا، پھر نظر ہٹالی، چہرہ ویسا ہی پر سکون جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

لگتا ہے آج بارش رکنے کا ارادہ نہیں رکھتی"

کچھ چیزیں رکتی نہیں...چاہے ہم" مایا نے ہلکی سی نظر اس کی طرف ڈالی...پھر واپس باہر۔

"کتنی ہی چاہیں۔

اس کا لہجہ سیدھا تھا...بغیر کسی کمزوری کے۔

رومان نے اسے غور سے دیکھا، جیسے اس کے الفاظ کے پیچھے چھپی تہہ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔"تو آپ اُن لوگوں میں سے ہیں...جو رکتی نہیں؟"

مایا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی،"میں اُن لوگوں میں سے ہوں...جو رکتی بھی ہیں اور رکواتی بھی ہیں۔"

رومان ہلکا سا مسکرایا،"انٹرسٹنگ..."

Clubb of Quality Content

چند لمحے خاموشی رہی اور بارش مزید تیز ہو گئی۔ آخر کار مایا نے دروازہ کھولا، ٹھنڈی ہوا اور تیز بارش کے قطرے اندر آئے، مگر اس نے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہ دکھائی۔ وہ باہر نکلی... بغیر جلدی کیے۔ رومان نے آواز دی، ''چھتری لے لیجیے۔''

مایا نے رکے بغیر کہا، ''ضرورت نہیں ہے۔'' پھر ایک لمحے کو مڑی، آنکھوں میں وہی مضبوطی اور خود اعتمادی، ''میں بارش سے نہیں بھاگتی، مسٹر رومان۔''

رومان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا، ''مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔''

مایا نے سر ہلایا، ''گڈ۔'' پھر ایک لمحہ رکی... اور آہستہ سے بولی،

"Thanks... for the ride."

"Pleasure is mine." رومان نے سر جھکا کر کہا،

پھر وہ مڑی اور بارش میں آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ قطرے اس کے بالوں اور کپڑوں پر گرتے رہے، مگر اس کے قدم نہ رکے نہ تیز ہوئے۔ وہ سیدھی سیڑھیوں تک گئی، دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی—ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

رومان کافی دیر تک اسے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے مسکرایا، ''اسٹرونگ... اور ڈینجرس بھی۔''

اس نے سر ہلایا جیسے کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو، پھر گاڑی اسٹارٹ کی اور بارش میں گم ہو گیا۔

شہر کی حدود سے بہت دور، جہاں سڑکیں بھی جیسے راستہ بھول جاتی تھیں، وہ پرانی سنسان فیکٹری کھڑی تھی۔ وقت نے اسے چھوڑ دیا تھا مگر اس کی دیواروں میں اب بھی راز سانس لیتے تھے۔ باہر سے یہ ایک ٹوٹا ہوا، بے جان ڈھانچہ تھا، مگر اندر ایک مکمل خفیہ دنیا آباد تھی—ہر دیوار کے پیچھے اسکرینز، ہر اسکرین پر چلتی تصویریں، ہر تصویر کے پیچھے ایک کہانی، اور ہر کہانی کے پیچھے ایک کھیل۔

رات کی نمی نے فضا کو بھاری کر رکھا تھا کہ اچانک ایک سیاہ گاڑی آ کر رکی، ہیڈلائٹس نے لمحہ بھر کے لیے ویرانی کو روشن کیا اور پھر سب کچھ دوبارہ اندھیرے میں ڈوب گیا،

دروازہ کھلا اور رومان باہر اترا، سنجیدہ چہرہ اور آنکھوں میں وہی سرد خاموشی، اس نے ایک نظر فیکٹری پر ڈالی جیسے یہ سب اس کے لیے نیا نہ ہو اور پھر اندر کی طرف بڑھ گیا؛ اندر کی ہوا باسی، بھاری اور کسی انجانے خوف سے بھری ہوئی تھی، اس کے آدمی فوراً سیدھے ہو گئے،

"سر..." ایک آدمی جلدی سے قریب آیا، "وہ کچھ کھا پی نہیں رہا، حالت بہت خراب ہے—"

مگر رومان کے قدم نہ رکے، بس ایک لمحے کو اس نے سرد لہجے میں کہا، ”مرنا نہیں چاہیے اسے،“ آدمی نے فوراً سر ہلایا

مگر رومان رک گیا، آہستہ سے مڑا اور اس کی آنکھوں کی سردی نے سامنے والے کے چہرے سے رنگ کھینچ لیا، ”میں نے کہا...اسے مرنا نہیں ہے، ابھی نہیں،“

آواز دھیمی مگر حکم واضح تھا، پھر وہ لمبی تنگ راہداری سے گزرتا ہوا ایک بھاری دروازے تک پہنچا، دروازہ کھلا اور وہ نیم اندھیرے کمرے میں داخل ہوا جہاں بیچ میں ایک کرسی پر زنجیروں میں جکڑا ہوا انسان بیٹھا تھا، پھٹے کپڑے، جسم پر زخم اور ٹوٹتی سانسیں، رومان چند قدم آگے بڑھا، جوتوں کی آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی گونجی، وہ اس کے سامنے رکا، لمحہ بھر اسے دیکھتا رہا اور پھر اچانک اس کے بالوں کو پکڑ کر سر اوپر کیا، قیدی درد سے کراہ اٹھا، آنکھیں کھلیں تو پہلے دھند، پھر حیرت اور پھر خوف ابھرا،

”اوہ...“ رومان کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ آئی، ”دی گریٹ رومان ال زیدی...یہ حال کر لیا تم نے اپنا؟“

قیدی کی سانسیں تیز ہو گئیں، ”تم...تم کون ہو...؟ تم میرے جیسے کیسے...؟“ یہ...کیسے ممکن ہے...؟“

ایک لمحے میں رومان کا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑا، زوردار آواز گونجی اور قیدی کا سر جھٹکا کھا گیا، رومان سیدھا ہوا، ”اس دنیا میں ناممکن جیسی کوئی چیز نہیں ہوتی... اور تم ابھی بہت کچھ دیکھنے والے ہو،“

قیدی بمشکل بولا، ”میں ہی رومان ہوں...“

مگر رومان ہنسا، وہ خالی اور خطرناک ہنسی تھی، ”نہیں... تم بس ایک کہانی ہو اور میں حقیقت،“ اس نے آدمیوں کی طرف دیکھ کر کہا، ”اسے کھلاؤ، جیسے بھی مگر زندہ چاہیے... اچھی حالت میں،“ اور وہ مڑ کر باہر نکل گیا جبکہ پیچھے ٹوٹی ہوئی سانسیں گونجتی رہیں؛

راہداری میں آکر وہ چند لمحے رکا، چہرہ ویسا ہی پُرسکون جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، پھر ایک اور دروازے پر جاکر ہلکی سی دستک دی،

اندر سے آواز آئی، ”آجائیے...“

وہ اندر داخل ہوا تو کمرہ سادہ مگر باقی جگہوں سے مختلف تھا، صاف، خاموش اور سنجیدہ، کھڑکی کے پاس ایک لڑکی کھڑی تھی، لمبے بال، تھکا ہوا چہرہ مگر آنکھوں میں خالی پن نہیں تھا، وہ مڑی، رومان نے دروازہ بند کیا اور چند لمحے خاموشی رہی، پھر اس کے ہاتھ آہستہ سے چہرے تک گئے اور اگلے ہی لمحے وہ چہرہ اترنے لگا — باریک، نرم مگر خوفناک حد تک حقیقی، جیسے

کسی انسان کی جلد ہو؛ماسک اترتے ہی اس نے گہری سانس لی جیسے کسی بوجھ سے آزاد ہوا ہو، جبکہ نیناز ہرا چند قدم کے فاصلے پر کھڑی اس کے ہاتھ میں موجود اس چہرے کو دیکھ رہی تھی، کمرے میں چند لمحے مکمل خاموشی رہی، پھر اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ماسک کو دیکھا،

''کمال... کیا چیز بنائی ہے تم نے، نینا،'' اس کی آواز میں پہلی بار حقیقی تعریف تھی، اور اسی لمحے نینا کے ذہن میں ایک پرانا منظر زندہ ہوا تھا——

وہ رات جو وہ کبھی بھول نہیں سکتی تھی، ایک وسیع مگر قید خانہ نما حویلی، بھاری دروازے، اونچی دیواریں اور ہر طرف پہرہ، وہ کمرے کے کونے میں بیٹھی تھی، خوف زدہ، کانپتی ہوئی، ہاتھوں میں وہی باریک اوزار، کہ دروازہ اچانک زور سے کھلا اور وہ چونک کر پیچھے ہٹ گئی،

''نہیں... قریب مت آنا مگر دروازے میں کھڑا آدمی چند لمحے اسے دیکھتا رہا، سیاہ لباس، پر سکون چہرہ اور آنکھوں میں عجیب سنجیدگی، وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھا،

''ڈرنے کی ضرورت نہیں... یہاں تم محفوظ ہو۔''

نینا کے لبوں پر ہلکی سی کڑوی ہنسی آئی، ''محفوظ؟ تم بھی تو انہی جیسے لگتے ہو... بے رحم... بے جان...'' درندے... جو لوگوں کو خریدتے ہیں، قید کرتے ہیں اور پھر——''

"خاموش ہو جاؤ، نینا،" اس کی آواز نرم تھی مگر ایسی کہ سننے والا خود رک جائے۔ نینا ایک لمحے کو ساکت رہ گئی۔"

میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا،" اس نے آہستہ سے کہا۔

نینا کی آنکھوں میں طنز ابھرا، "سب یہی کہتے ہیں... پھر وہی کرتے ہیں جو چاہتے ہیں۔"

ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں کچھ بدلا، پھر وہ آہستہ بولا، "میں اُن جیسا نہیں... میں وہ ہوں جو سائے میں رہتا ہے تاکہ روشنی زندہ رہ سکے۔"

الفاظ سیدھے نینا کے دل میں اتر گئے مگر ساتھ ایک عجیب اداسی بھی لے آئے۔

فرق کیا ہے تم میں اور اُس دراب عالم میں ہاں، اس نے بیچا اور تم نے خرید لیا؟" نینا نے چلا کر کہا۔

اس نے جواب دینے کے بجائے دروازے کی طرف اشارہ کیا، "آؤ... تمہیں دکھاتا ہوں۔"

نینا ہچکچائی مگر اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس نے اسے رکنے کے بجائے چلنے پر مجبور کر دیا، اور وہ اس کے پیچھے چل پڑی۔

لمبی، سنسان راہداری میں ہر قدم کے ساتھ اس کا دل تیز دھڑک رہا تھا۔ وہ ایک بھاری دروازے کے سامنے رکے، دروازہ کھلا تو اندر نیم اندھیرا تھا اور کمرے کے بیچ ایک کرسی،

جس پر ایک شخص بندھا ہوا تھا—سر جھکا ہوا، جسم زخموں سے بھرا، سانسیں ٹوٹی ہوئی۔ نینا آہستہ آہستہ آگے بڑھی،

"یہ... کون ہے...؟" اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

اگلے ہی لمحے اس نے آگے بڑھ کر قیدی کے بالوں کو پکڑ کر سر اوپر کیا، اور نینا کی سانس رک گئی، آنکھیں پھیل گئیں، "

یہ—!" اس کے ہونٹ کپکپائے—چہرہ بالکل وہی تھا جسے وہ جانتی تھی مگر اس حال میں، ٹوٹا ہوا اور قید۔

"تم نے... اسے مار دیا...؟!" نینا کی آواز خوف سے بھر گئی۔

وہ ہنسا، ایک سرد بے رحم ہنسی، پھر اس نے قیدی کو ہلکی لات ماری، "ابھی زندہ ہے یہ... اور زندہ ہی رہے گا جب تک مجھے اس کی ضرورت ہے۔"

قیدی کے لبوں سے مدھم سی کراہ نکلی اور نینا پیچھے ہٹ گئی،

"تم... تم کون ہو...؟ اور تمہیں میرا نام کیسے معلوم...؟ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

وہ آہستہ سے اس کی طرف مڑا، اس کی آنکھوں میں وہی سکون تھا مگر اس کے پیچھے ایک خطرناک ارادہ چھپا ہوا تھا، وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آیا،

"میں وہ ہوں..." اس نے دھیرے سے کہا، "...جو کہانی بدلنے آیا ہے۔"

نینا کی سانس رک گئی۔ "اور تم...؟" وہ ایک لمحہ رکا، پھر بولا، "...تم وہ ہو جو اسے ممکن بنائے گی۔"

"میں؟" نینا نے بے یقینی سے کہا، "میں کچھ نہیں کرتی——"

"جھوٹ مت بولو،" اس کی آواز پہلی بار ذرا سخت ہوئی، "تم چہرے بناتی ہو، نینا، ایسے چہرے... جو حقیقت کو دھوکہ دے سکیں۔"

نینا خاموش ہو گئی، آنکھیں جھک گئیں، "وہ... بس فن ہے..." اس نے آہستہ سے کہا۔

وہ جھکا، اس کے بالکل قریب آ کر دھیرے سے بولا، "تمہیں اندازہ بھی ہے تم کیا کہہ رہی ہو؟"

پھر وہ سیدھا ہوا اور قیدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، "یہ آدمی... صرف ایک انسان نہیں، ایک نام ہے، ایک پہچان... ایک طاقت۔"

اس نے دوبارہ نینا کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں گہرا مطلب چھپا ہوا تھا، "اور تم... اس طاقت کو کسی اور کے چہرے پر ڈال سکتی ہو۔"

نینا کے ہاتھ کانپنے لگے، "کیا... مطلب...؟"

Clubb of Quality Content!

"مطلب کو چھوڑو...اصل بات سنو،" وہ اس کے قریب آیا اور چند لمحے کی خاموشی کے بعد بولا، "

"میں تمہیں تمہارے ملک...ایران...واپس بھیج سکتا ہوں۔"

نینا نے فوراً سر اٹھایا، "سچ...؟"

"بالکل محفوظ، ایسے...جیسے تم کبھی یہاں آئی ہی نہیں،" وہ بولا۔

نینا کی آنکھوں میں امید اور خوف ایک ساتھ ابھرے، "کیوں...؟" "تم ایسا کیوں کرو گے؟"

وہ ہلکا سا مسکرایا، "کیونکہ مجھے تمہارا فن چاہیے۔"

نینا کی سانسیں بے ترتیب ہو گئیں، "میں...یہ نہیں کروں گی..." وہ سر ہلاتی رہی۔

مگر وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے بولا، "تم ایران واپس جانا چاہتی ہو؟"

نینا رک گئی، آنکھوں میں ایک چھپی ہوئی چمک ابھری، "...ہاں..."

"اپنے گھر، اپنے لوگوں کے پاس؟"

اس نے سر ہلایا، "ہاں

ایران واپس پہنچا دوں گا تمہیں،" اس نے بے تاثر لہجے میں کہا، جیسے یہ کوئی معمولی بات ہو، "

مگر اس کی آواز میں ایسی قطعیت تھی جس نے نینا کی سانس روک دی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بس ایک شرط پر۔"نینا کے ہونٹ خشک ہو گئے

"اپنا ہنر استعمال کرو۔" "میرے لیے۔" وہ آہستہ سے بولا۔

اور اگر میں نے انکار کیا...؟"نینا نے ہمت کر کے پوچھا۔

وہ چند لمحے خاموش رہا، پھر قیدی کی طرف دیکھ کر بولا، "پھر تم بھی اس کی طرح ہو جاؤ گی...

سانس لیتی ہوئی، مگر زندہ نہیں۔"کمرے میں سناٹا چھا گیا،نینا کے ہونٹ خشک ہو گئے،

صرف ایک کام...ایک چہرہ بنانا ہے،"وہ دوبارہ اس کی طرف آیا،"اور اس کے بعد تم آزاد

ہو۔"

نینا نے آنکھیں بند کر لیں، چند لمحے گزرے، پھر اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں، "کس کا

چہرہ...؟"

اس کی آواز اب پہلے سے مضبوط تھی۔وہ شخص مسکرایا، آگے بڑھا، قیدی کے بالوں کو پکڑ کر

اس کا سر دوبارہ اوپر کیا، چہرہ روشنی میں آیا اور زخموں کے باوجود پہچان واضح تھی،

"اس کا..."وہ دھیرے سے بولا، "...رومان الزیدی۔"

یہ نام دنیا جانتی ہے، اب وقت ہے کہ دنیا کو وہی چہرہ ایک نئی کہانی کے ساتھ دکھایا جائے۔

"نینا کے اندر کچھ ٹوٹا، کچھ بکھرا اور کچھ جاگ اٹھا

"اور اس کے بعد...؟" اس نے آخری سوال کیا۔

وہ اس کے سامنے آکر رکا، "اس کے بعد... تم آزاد ہو۔"

لمبی، گہری خاموشی کے بعد نینا نے قیدی کو دیکھا، پھر اس آدمی کو، اور بہت دھیرے سے کہا، "...کیسا چہرہ چاہیے؟"

وہ مسکرایا، اس مسکراہٹ میں جیت اور خطرہ دونوں تھے، "بالکل وہی... جو دنیا کو دھوکہ دے سکے۔" اور اسی لمحے ایک کھیل شروع ہوا، جس میں چہرے بدلنے تھے اور حقیقت بھی۔ اور جس کا انجام ابھی کسی کو معلوم نہیں تھا۔

حال میں واپس آکر نینا نے پلکیں جھپکیں، یادیں دھندلا گئیں، سامنے وہی آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں اب بھی وہ ماسک تھا، وہ اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو، نینا کی پلکیں ہلکی سی جھپکیں اور وہ آہستہ سے بولی، "آپ کے لیے تو یہ بس ایک ہتھیار ہے... مگر میرے لیے یہ میرا سب کچھ تھا،"

وہ اس کی طرف مڑا، "تھا...؟" اس نے سوال کیا،

نینا کے لبوں پر ایک کڑوی سی مسکراہٹ آئی، ''جب انسان اپنے ہنر کو کسی اور کے مقصد کے لیے استعمال کرے تو وہ اس کا نہیں رہتا،''

چند لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی، پھر وہ آہستہ سے صوفے کے کنارے بیٹھ گیا،

ماسک اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا،''

ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے، نینا... تم نے اسے بس جلدی سمجھ لیا،'' اس نے کہا،

مگر نینا نے سر ہلایا، ''نہیں... میں نے اسے دیر سے سمجھا،'' اس کی آواز میں ایک گہرا درد تھا

وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اچانک پوچھا، ''ڈر لگتا ہے مجھ سے...؟''

سوال غیر متوقع تھا، نینا نے نظریں اٹھائیں اور کافی دیر تک اسے دیکھتی رہی، پھر دھیرے سے بولی، ''پہلے لگتا تھا... اور اب سمجھ نہیں آتا... آپ سے ڈرنا چاہیے یا آپ کو سمجھنا چاہیے،''

وہ ہلکا سا ہنسا، ''مجھے سمجھنا سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے،''

نینا ایک قدم آگے بڑھی، ''پھر بھی... کچھ لوگ کوشش کر ہی لیتے ہیں،''

خاموشی پھر پھیل گئی، اس بار پہلے سے زیادہ قریب، نینا کی آواز مزید مدھم ہو گئی، ''آپ نے مجھے خریدا نہیں... آپ نے مجھے بچایا بھی نہیں... آپ نے مجھے ایک وجہ دی... زندہ رہنے کی... اور شاید اسی لیے میں ابھی تک یہاں ہوں،''

وہ اسے بغیر پلک جھپکائے دیکھتا رہا، پھر آہستہ سے بولا، ""تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا،""

نینا کے دل میں کچھ چبھا، ""پھر کیوں رکھا مجھے...؟""اس نے پوچھا

،وہ چند لمحے خاموش رہا پھر نظریں ہٹالیں، ""کیونکہ مجھے تمہاری ضرورت تھی،""جواب

سیدھا، سرد اور حقیقت سے بھرا تھا،

نینا کے لب کانپے، ""بس...؟""

مگر اس کی خاموشی نے سب کچھ کہہ دیا، کمرے میں جیسے ہوا بھی رک گئی، پھر اچانک اس نے

کہا، ""کل... تم جا رہی ہو،""

نینا چونک گئی، ""ک... کہاں...؟""

""ایران... تمہارا گھر،""اس نے سادہ لہجے میں کہا، نینا کی آنکھوں میں نمی بھر گئی،

""اتنی جلدی...؟""اس کی آواز میں گھبراہٹ تھی،

""یہی طے ہوا تھا، تم آزاد ہو، نینا،""وہ کھڑا ہو گیا، مگر یہ الفاظ جو وہ سننا چاہتی تھی آج اس کے

دل پر بوجھ بن گئے، نینا نے ایک قدم اس کی طرف بڑھایا،

""اور اگر... کوئی قیدی اپنی قید سے محبت کرنے لگے تو...؟""کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی،

وہ آہستہ سے اس کی طرف مڑا، آنکھوں میں اب نرمی نہیں، صرف حقیقت تھی،

"تو وہ قیدی نہیں رہتا...وہ کمزور ہو جاتا ہے،" نینا کا دل ٹوٹ گیا،

"یہ کمزوری نہیں ہے...یہ——"

مگر اس نے بات کاٹ دی،"یہ غلطی ہے، میرے جیسے لوگوں کے ساتھ احساسات نہیں جوڑے جاتے نینا،"

نینا کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے،"مگر انسان کبھی کبھی مجبور ہو جاتا ہے..." وہ سرگوشی میں بولی، وہ ایک قدم اس کے قریب آیا پھر رک گیا، اتنا قریب کہ سانسیں ٹکرا رہی تھیں،

"میں تمہاری مجبوری نہیں ہوں... میں تمہاری غلطی ہوں، اور غلطیوں کو وقت پر ختم کر دینا چاہیے،" وہ سیدھا ہوا، مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا،

"کل صبح تم یہاں نہیں ہو گی اور یہ سب...بس ایک خواب بن جائے گا،"

دروازہ کھلا، نینا وہیں کھڑی رہی، آنکھوں میں آنسو اور دل میں وہ سب کچھ جو وہ کہہ نہ سکی، اس کی ٹوٹی ہوئی آواز پیچھے سے آئی،

"آپ کے لیے شاید خواب ہو... مگر میرے لیے یہ حقیقت تھی،" وہ رکا نہیں، بس ایک لمحے کو اس کے قدم ٹھہرے، پھر وہ باہر چلا گیا، دروازہ بند ہو گیا، اور نینا وہیں کھڑی رہ گئی—— آزاد... مگر پہلی بار خود سے قید۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

--

وہ کمرے سے نکلا تو اس کے قدم معمول سے زیادہ پر سکون تھے، مگر اُس سکون کے نیچے ایک ایسا طوفان پل رہا تھا جو اب شکل لینے والا تھا۔ راہداری لمبی اور سنسان تھی، اس کے قدموں کی بازگشت دیواروں سے ٹکرا کر بار بار لوٹ رہی تھی، جیسے ہر آواز آنے والے انجام کی گواہی دے رہی ہو۔ وہ ایک دروازے کے سامنے آکر رکا، چند لمحے ٹھہرا، پھر دروازہ کھولا——اور اندر ایک بالکل مختلف دنیا اس کا انتظار کر رہی تھی۔ مدھم روشنی میں نہایا ہوا کمرہ، دیواروں پر لگی بڑی بڑی اسکرینز، اور ہر اسکرین پر چلتی تصویریں... جیسے کسی کے راز سانس لے رہے ہوں۔

وہ اندر داخل ہوا اور دروازہ خاموشی سے اس کے پیچھے بند ہو گیا۔ اس نے آہستہ سے ایک بٹن دبایا تو اسکرینز یکدم زندہ ہو اٹھیں۔ پہلی اسکرین پر دراب عالم کا آفس تھا——وہی میٹنگ، وہی لمحہ جب وہ اور دراب ایک ہی میز پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ اس نے چند لمحے اس منظر کو خاموشی سے دیکھا؛ اس کی آنکھوں میں نہ غصہ تھا نہ جلدی، صرف ایک سرد حساب چل رہا تھا۔ پھر دوسری اسکرین روشن ہوئی——مایا... اور وہ خود، وہی قربت، وہی باتیں، وہی

نظریں۔ایک لمحے کے لیے اس کی نگاہ ٹھہری، مگر چہرے پر کوئی تبدیلی نہ آئی۔تیسری اسکرین پر صرف مایا تھی——اکیلی، خاموش، جیسے کسی انجانے خوف کے سائے میں کھڑی ہو۔وہ اسے دیکھتا رہا...چند لمحے، شاید اس سے بھی زیادہ، پھر آہستہ سے بولا،"

تمہیں کیا لگا تھا، دراب عالم... کہ میں صرف ایک تاجر ہوں؟ ایک خریدار...ایک کنٹریکٹر جو سودے کرتا ہے؟"

اس کی آواز پورے کمرے میں پھیل گئی۔وہ ہلکا سا مسکرایا، مگر اس مسکراہٹ میں برف جیسی سردی تھی۔

"نہیں..."اس نے اسکرین پر چلتے دراب کو دیکھتے ہوئے کہا،"...میں وہ انجام ہوں جسے تم نے خود اپنے لیے چُنا ہے۔"وہ ایک قدم آگے بڑھا، نظریں اب بھی اسکرین پر جمی تھیں۔

"میں تمہاری شکست نہیں ہوں..."وہ دھیرے سے بولا،"...میں تمہارا احساب ہوں۔

"کمرے میں خاموشی مزید گہری ہو گئی، جیسے دیواریں بھی سن رہی ہوں۔پھر اس نے بہت آہستہ مگر واضح لہجے میں کہا،

"اور جب حساب پورا ہوتا ہے نا، دراب...تو انسان کو مرنے کی خبر بھی نہیں ہوتی——بس سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔"

اس کی نظر ایک بار پھر مایا والی اسکرین پر گئی، چند لمحے ٹھہری، پھر اس نے نگاہ ہٹا لی—جیسے فیصلہ مکمل ہو چکا ہو۔

"یاد رکھنا..."وہ آخری بار بولا، "...اس کھیل میں تمہیں صرف شکست نہیں ملے گی—تمہیں وہ انجام ملے گا جس کا نام بھی تم نہیں جانتے..."

وہ ہلکا سا جھکا، اور بہت دھیرے سے سرگوشی کی، "...اور تم یہ جان بھی نہ سکے کہ اصل میں تمہاری تباہی کا نام... 'میر ہے"

کمرے کی اسکرینز چلتی رہیں، مگر اب وہ صرف تصویریں نہیں تھیں—ایک جنگ باقاعدہ شروع ہو چکی تھی۔

Clubb of Quality Content

جاری ہے

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842